تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان کے ترمیم واضافہ کردہ نصاب کے عین مطابق

رَدِّ قادیانیت

"تفسیر تبیان القرآن کی روشنی میں"

مصنف

علامہ غلام رسول سعیدی رحمۃ اللہ علیہ

محشی

علامہ سجاد علی فیضی

مدرس وناظم دار العلوم جامعہ فیضیہ تاندلیانوالہ

280/1

تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان کے ترمیم واضافہ کردہ نصاب کے عین مطابق

ردقادیانیت

''تفسیر تبیان القرآن کی روشنی میں''





مصنف

علامہ غلام رسول سعیدی

پسند فرمودہ

علامہ غلام نصیر الدین چشتی

استاذ الحدیث جامعہ نعیمیہ لاہور

محشی

علامہ سجاد علی فیضی

مدرس و ناظم دار العلوم جامعہ فیضہ تاندلیانوالہ

ناشر: مکتبہ نعیمیہ جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور

فون: 0310-5050801, 0333-4183350

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام: آیت ختم نبوت کی تفسیر وردمرزائیت المعروف ردقادیانیت

مصنف: علامہ غلام رسول سعیدی

محشی: علامہ سجاد علی فیضی (مدرس وناظم دارالعلوم جامعہ فیضہ تاندلیانوالہ)

زیرسرپرستی: علامہ ڈاکٹر راغب حسین نعیمی

زیرنگرانی: علامہ غلام نصیرالدین چشتی

باہتمام: میاں حاجی عمران

کمپوزنگ: شاہد عزیز

ناشر: مکتبہ نعیمیہ جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہولاہور

0310-5050801, 0333-4183350



ہدیہ عقیدت بخدمت اقدس

حضرت قبلہ پیر سید فیض محمد شاہ (پیر قندھاری) رحمۃ اللہ علیہ

(فیض آباد تاندلیانوالہ، فیصل آباد)

و

مرشد گرامی

پیر سید اکبر علی شاہ صاحب گیلانی دامت برکاتہ العالیہ

(کوٹلی میانی، گوجرانوالہ)

و

استاد محترم

شہید پاکستان حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر سرفراز نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

(ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان / ناظم اعلیٰ جامعہ نعیمیہ لاہور)

و

مجاہد ختم نبوت

استاذی المکرم سید محمد اجمل گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

(کوٹلی میانی، گوجرانوالہ)

صاحب تحریر علامہ سعیدی صاحب کے مختصر سوانح

اسم گرامی

[illegible]

والد کا نام

[illegible]

کنیت: [illegible]

لقب: [illegible]

ولادت

[illegible]

ابتدائی تعلم

۹ سال کی عمر میں والدہ ماجدہ سے ناظرہ قرآن پاک پڑھا۔ ۱۰ سال کی عمر میں پنجاب اسلامیہ ہائی سکول قصبہ روڑکی سے پرائمری پاس کی۔

ہجرت پاکستان

[illegible] پاکستان ہجرت فرمائی اور کراچی میں مقیم ہوئے۔

دینی تعلیم کا آغاز

۱۹۵۸ء میں جامعہ محمدیہ رحیم یار خان سے دینی تعلیم کا آغاز فرمایا حضرت علامہ مولانا محمد نواز نوشہری سے قرآن کریم اور ترجمہ قرآن پڑھا۔



اساتذہ کرام

مولانا عبد المجید اویسی صاحب سے قاری کتب اور ابتدائی صرف ونحو۔ مولانا عبد الغفور صاحب سے کافیہ، شرح تہذیب، اصول شاشی اور نور الانوار پڑھیں۔ حضرت مفتی محمد حسین نعیمی علیہ الرحمہ سے شرح جامی، قطبی، جلالین اور ہدایۃ الحکمۃ۔ مفتی عزیز احمد صاحب سے خلاصی کے چند اسباق پڑھے بند یال میں رہیں ان اساتذہ علامہ عطاء محمد بند یالوی علیہ الرحمہ سے میبذی، شمس بازغہ، مختصر المعانی، مطول، ملا حسن، زاہد ملتہ، قاضی مبارک، حمد اللہ، ہدایۃ الاطرین، شرح نخبۃ الفکر اور جامع ترمذی شریف پڑھی۔ جامعہ قادریہ فیصل آباد میں مولانا ولی النبی علیہ الرحمہ سے اقلیدس اور تصریح پڑھیں اور حضرت مولانا عثمان احمد البلیوری علیہ الرحمہ سے سراجی پڑھی۔

شرف بیعت

غزالی دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی علیہ الرحمہ کے دست مبارک پر سلسلہ چشتیہ صابریہ میں بیعت کا شرف حاصل کیا۔

جن درسگاہوں سے فیض علم حاصل کیا

۱۔ جامعہ محمدیہ رضویہ (رحیم یار خان)
۲۔ سکندر آباد کالونی
۳۔ سراج العلوم (خانپور)
۴۔ جامعہ نعیمیہ (لاہور)
۵۔ مدرسہ امدادیہ مظہریہ (بند یال)
۶۔ جامعہ قادریہ (فیصل آباد)

تدریس

۱۹۶۶ء میں تدریس کا آغاز جامعہ نعیمیہ لاہور سے کیا ۳ سال معقولات سے متعلق اوراق کتب کی تدریس فرمائی اس دوران مشکوۃ شریف بھی مکمل پڑھائی۔

۱۹۷۰ء سے دورہ حدیث مکمل پڑھانا شروع کیا اور یہ سلسلہ تادم وصال جاری رہا جو کم وبیش ۴۵ برس پر محیط ہے۔ جس میں ۱۹۷۰ء تا ۱۹۸۵ء جامعہ نعیمیہ لاہور اور ۱۹۸۵ء تا ۲۰۱۶ء (آخری ایام تک) دار العلوم نعیمیہ کے شیخ الحدیث رہے۔

۱۹۷۰ء میں جب حدیث شریف کے لیے تدریس کا آغاز فرمایا اس وقت آپ کی عمر ۲۳ برس تھی اس وقت پاکستان کے تمام مدارس اہل سنت کے شیوخ الحدیث میں سب سے کم عمر تھے۔

اسناد حدیث

آپ کے شیوخ حدیث میں

۱۔ حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ ۲۔ حضرت مفتی محمد حسین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ حضرت مولانا محمد یونس نعیمی مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ ۴۔ غزالی زماں علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی رحمۃ اللہ علیہ

شامل ہیں جنہوں نے تمہیں اجازت حدیث کی سند عطا فرمائی۔

تصانیف

۱۔ توضیح البیان لخزائن العرفان ۲۔ [illegible] ۳۔ تذکرۃ المحدثین

۴۔ تاریخ مسجد و حجاز ۵۔ مقالات سعیدی

۶۔ اعلیٰ حضرت بریلوی کا علمی مقام ۷۔ معاشرے کے ناسور

۸۔ شرح صحیح مسلم شریف (آٹھ سال میں سات ضخیم مجلدات جو آٹھ ہزار صفحات پر مشتمل ہے اب تک ۱۹ ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ ۱۹۸۷ء تا ۱۹۹۴ء)

۹۔ تفسیر تبیان القرآن (بارہ سال میں بارہ ضخیم مجلدات جو بارہ ہزار صفحات پر مشتمل ہے اب تک ۱۳ ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ (۱۹۹۴ء تا ۲۰۱۶ء)

۱۰۔ نعمۃ الباری فی شرح صحیح البخاری (آٹھ سال میں سولہ ضخیم مجلدات جو ۱۶۰۰۰ صفحات پر مشتمل ہے اب تک اس کے پانچ سے زیادہ ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

۱۱۔ تفسیر تبیان الفرقان (یہ تفسیر اب تک چار مجلدات طبع ہو چکی ہیں۔ پانچویں جلد زیر طبع ہے اس کی اگلی جلد پر علامہ صاحب کا کام کر رہے تھے کہ فرشتہ اجل کو لبیک فرمایا اور حیات جاوید انی کی جانب منتقل ہو گئے۔)

مناظرے

۱۹۶۹ء اور ۱۹۷۲ء میں عبدالقادر روپڑی سے کامیاب مناظرے فرمائے۔

موضوع مناظرہ

۱۔ میلاد النبی ﷺ ۲۔ علم غیب نبی ﷺ

اسلامی نظریاتی کونسل کی رکنیت

۱۹۹۷ء تا ۲۰۰۰ء تک آپ اسلامی نظریاتی کونسل کے ممبر رہے۔

رکن مرکزی رویت ہلال کمیٹی

۱۹۹۱ء سے ۱۹۹۲ء تک آپ مرکزی رویت ہلال کمیٹی کے رکن رہے۔

جسٹس کے عہدے کی پیشکش

۱۹۹۰ء میں آپ کو جسٹس کے عہدے کی پیشکش ہوئی۔ جو آپ نے تدریسی وتحریری مصروفیات کی وجہ سے قبول کرنے سے معذرت کر لی۔

حج اکبر کی سعادت

۱۹۹۴ء میں حج اکبر کی سعادت حاصل کی۔

حکومت پاکستان کی طرف سے ''تمغہ امتیاز''

۱۴ اگست ۲۰۱۴ء کو صدر مملکت اسلامی جمہوریہ پاکستان کی جانب سے آپ کی دینی علمی خدمات کے اعتراف میں ''تمغہ امتیاز'' سے نوازا گیا۔

حضرت علامہ سعیدی علیہ الرحمہ کے قابل ذکر تلامذہ

حضرت علامہ سعیدی رحمۃ اللہ علیہ کے ہزاروں شاگرد ہیں اور سب دین کی خدمت میں مصروف ہیں۔ ہم چند مشہور تلامذہ کے نام تحریر کر رہے ہیں جو اپنی ذات میں انجمن یا ادارہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

۱۔حضرت ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف اشرفی الجیلانی (سجادہ نشین درگاہ عالیہ اشرفیہ)
۲۔حضرت مولانا محمد عبداللہ نورانی القادری ۳۔حضرت مفتی محمد اسماعیل نورانی
۴۔حضرت ابوالحسین حکیم سید اشرف اشرفی الجیلانی ۵۔مولانا عبدالرشید (ہالینڈ)
۶۔مولانا سید توقیر الاسلام قادری (سرینام) ۷۔مولانا محمد فیصل افریقی (مرحوم)
۸۔مولانا محمد فیصل ہاشمی (بنگلہ دیش) ۹۔مولانا احمد علی سعیدی (مدرس دارالعلوم نعیمیہ)
۱۰۔مولانا سید محمد اشرف (ناروے) ۱۱۔ڈاکٹر صاحبزادہ سید جمیل الرحمن شاہ (کاموکی)
۱۲۔علامہ غلام نصیر الدین چشتی (مدرس جامعہ نعیمیہ لاہور) ۱۳۔مولانا عارف حسین اشرفی (لندن)
۱۴۔مولانا عبداللہ سلطانی (برطانیہ، برمنگھم) ۱۵۔مولانا منور احمد نعیمی (دارالعلوم نعیمیہ)
۱۶۔مولانا علی عمران صدیقی (مدرس دارالعلوم نعیمیہ) ۱۷۔مولانا محمد صابر حسین نورانی
۱۸۔مولانا سید محمد علی شاہ قادری ۱۹۔مولانا مفتی ظہور احمد جلالی صاحب وغیرہ شامل ہیں۔

سفر آخرت

حضرت علامہ سعیدی رحمۃ اللہ علیہ یوں تو کافی عرصہ سے شوگر کمر کا درد، بلڈ پریشر کی تکالیف میں تھے۔ جنوری میں آپ کو پیٹ کی تکلیف لاحق ہوئی۔ آغا خان ہسپتال میں داخل کرایا گیا جہاں آپ کی آنتو کے ٹیومر کا آپریشن ہوا اور آنت کا متاثرہ حصہ نکال دیا گیا۔ رات میں دل کا دورہ پڑا اور آپ وینٹیلیٹر پر چلے گئے یہ وقت بڑا اذیت ناک تھا لیکن ۳ فروری کو ڈاکٹر مایوس ہو گئے اور تمام مشینیں ہٹادی گئیں اور آپ نے ۴ فروری ۲۰۱۶ء بمطابق ۲۴ ربیع الثانی ۱۴۳۷ھ کی شب بروز جمعرات بعد نماز مغرب داعی اجل کو لبیک کہا۔ ۷۹ سال کی عمر میں دنیائے اسلام کو اپنی علمی اور تحقیقی دولت سونپ کر بارگاہِ رب العزت اور بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سرخرو ہوئے۔

نماز جنازہ

بعد نماز جمعہ سوا چار بجے مسجد اقصیٰ سے ملحق عید گاہ گراؤنڈ میں ہزاروں علماء و مشائخ اور عوام اہل سنت کی موجودگی میں مفتی منیب الرحمن صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور آپ کو جامع مسجد اقصیٰ (فیڈرل بی ایریا) کے ملحق باغ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔



تقدیم

(علامہ نصیر الدین، جامعہ نعیمیہ لاہور)

اسلام کی بنیاد

اسلام کی بنیاد توحید، رسالت اور آخرت کے علاوہ جس بنیادی عقیدہ پر ہے وہ ہے "عقیدۂ ختم نبوت" حضرت محمد ﷺ پر نبوت اور رسالت کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔ آپ ﷺ سلسلہ نبوت کی آخری کڑی ہیں۔ آپ کے بعد کسی شخص کو اس منصب پر فائز نہیں کیا جائے گا۔

عقیدۂ ختم نبوت اسلام کا وہ بنیادی عقیدہ ہے جس میں معمولی سا شبہ بھی قابل برداشت نہیں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے جو شخص کسی جھوٹے مدعی نبوت کے دائی (نبوت کا دعویٰ کرنے والا) سے دلیل طلب کرے وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ کیونکہ دلیل طلب کر کے اس نے اجرائے نبوت (نبوت جاری ہے) کے امکان کا عقیدہ رکھا (اور یہی کفر ہے۔)

ختم نبوت اسلام کی جان ہے

یہ عقیدہ اسلام کی جان ہے ساری شریعت اور سارے دین کا مدار اسی عقیدہ پر ہے قرآن کریم کی ایک سو سے زائد آیات اور آنحضرت ﷺ کی سینکڑوں احادیث اس عقیدہ پر گواہ ہیں۔ اہل بیت، تمام صحابہ کرام، تابعین عظام، تبع تابعین، آئمہ مجتہدین اور چودہ صدیوں کے مفسرین، محدثین، متکلمین، علماء اور صوفیاء (اللہ ان سب پر رحمت کرے) کا اس پر اجماع ہے۔

Sir Muhammad Iqbal's Statement Regarding the Qadiani

"قادیانیوں کے متعلق سر محمد اقبال کا بیان"

یہ کتابچہ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام، لاہور کی طرف سے شائع ہوا۔

۱۹۳۵ء میں اخبار اسٹیٹسمین میں بھی احمدیوں کے متعلق اقبال اور نہرو کے درمیان خط و کتابت شائع ہوئی۔ اسی زمانے میں کلکتہ کے "ماڈرن ریویو" میں نہرو کے تین مضامین شائع ہوئے ان مضامین کا ردِ عمل یہ ہوا کہ مختلف مکاتب فکر کے لوگوں نے اقبال سے بعض سوالات کئے اور بعض باتوں کی وضاحت چاہی۔ چنانچہ اقبال نے

انگریزی میں ایک مضمون لکھا۔ جس کا عنوان تھا:

Islam and Ahmadism "اسلام اور احمدیت"

اس مضمون کو تین حصوں پر تقسیم کیا:

پہلے دو حصوں میں فرقہ احمدیہ اور اس کے پیروؤں کے بارے میں اظہارِ خیال کیا ہے اور تیسرے حصے میں جواہر لال نہرو کے بیان کا تجزیہ کیا ہے۔

اقبال کا یہ مضمون جناب خواجہ عبدالوحید صاحب (مقیم کراچی) نے ٹائپ کیا تھا۔ جب اقبال کے سامنے یہ ٹائپ شدہ مسودہ پیش کیا تو انہوں نے خواجہ صاحب کے قلم سے ہر صفحہ پر کانٹ چھانٹ کی۔ پھر آخر میں انجمن خدام الدین، لاہور کو طباعت کی تحریری اجازت دیتے ہوئے مع سنہ و تاریخ اپنے دستخط ثبت کر دیے۔ یہ مسودہ عرصہ دراز تک خواجہ عبدالوحید کے پاس محفوظ رہا اور اب قومی عجائب گھر، کراچی میں موجود ہے۔

بیس پچیس سال بعد رسالہ "الفضل" (ربوہ) میں دعویٰ کیا گیا کہ اقبال کا مضمون "اسلام اور احمدیت" جعلی ہے۔ اس کے جواب میں خواجہ صاحب ممدوح نے اپنے انگریزی اخبار "الاسلام"، کراچی میں حقائق واضح کیے، اور مسودے کے آخری صفحہ کا عکس بھی دیا جس پر اقبال کے دستخط موجود ہیں۔

ڈاکٹر اقبال کا یہ معرکۃ الآراء مضمون انجمن خدام الدین، لاہور کے جریدے "الاسلام"[1] کے ایک خصوصی شمارے (۲۳ شوال ۱۳۵۴ھ/ ۲۲ جنوری ۱۹۳۶ء، ج ۱، شمارہ نمبر ۱۶) میں خواجہ عبدالوحید مدیر "الاسلام" نے ڈاکٹر اقبال کی خصوصی اجازت حاصل کر کے شائع کرا دیا۔ حسن اتفاق سے ہم کو جریدہ "الاسلام" کا یہ خصوصی شمارہ جواب نایاب ہے، خواجہ عبدالوحید کی عنایت سے مل گیا ہے۔ اس کے علاوہ موصوف نے بعض اور چیزیں بھی عنایت کی ہیں جن کیلئے ہم ان کے تہہ دل سے ممنون ہیں۔

پیش نظر مضمون ڈاکٹر اقبال کے اسی انگریزی مضمون کے پہلے دو حصوں کے

---

[1] ...ام الدین، لاہور کا یہ ترجمان، ۷ جون ۱۹۳۴ء کو جاری ہوا اور مارچ ۱۹۴۰ء کو بند ہو گیا (اقبال ... شمارہ جنوری ۱۹۶۹ء، ص ۴۸

مندرجات سے مضامین اخذ کر کے اردو میں مرتب کیا گیا ہے۔ اور ساتھ ہی صفحات کی نشاندہی کر دی گئی ہے۔ (مزید تفصیل کے لیے دیکھئے "ختم نبوت حلف نامہ"، ناشر مکتبہ تعلیمیہ گڑھی شاہو لاہور)

علامہ اقبال اور مسئلہ قادیانیت

"دی سٹیٹسمین" کلکتہ سے شائع ہونے والا ہندوستانی اخبار ہے۔ اسے برطانوی اخبار نویس رابرٹ نائیٹ نے 1875 میں شروع کیا اور یہ اب تک مسلسل شائع ہو رہا ہے۔ رابرٹ نائیٹ نے 1872 میں سوچا کہ ہندوستان میں ایک معیاری انگلش اخبار ہونا چاہیے، اس کے پاس اتنے پیسے نہیں تھے کہ وہ اکیلا یہ اخبار جاری کرتا، اس نے کلکتہ کے چوبیس تاجروں کو راضی کیا، ان سے فنڈز لیے اور "دی سٹیٹسمین" جاری کر دیا۔ دی سٹیٹسمین بیسویں صدی میں ہندوستان کا اہم اخبار تھا، سیاسی لیڈر، بیوروکریسی، برطانوی باشندے، اساتذہ و طلبا اور ہندوستان کی ایلیٹ کلاس میں یہ مقبول تھا۔ جناح، نہرو، گاندھی اور اقبال جیسے سیاسی زعما بھی اس اخبار کا مطالعہ کرتے تھے۔ بیسویں صدی کی تیسری اور چوتھی دہائی میں ہندوستان میں قادیانیت کا مسئلہ شروع ہوا تو مختلف اطراف سے دی سٹیٹسمین میں تحریریں شائع ہونے لگیں۔ علامہ اقبال ان دنوں علیل تھے اس کے باوجود انہوں نے 14 مئی 1935 کو اس میں ایک آرٹیکل لکھا۔ اس آرٹیکل میں انہوں نے بغیر کسی لگی لپٹی کے قادیانیوں کے عقائد، امت مسلمہ کے اجتماعی مواقف سے انحراف، قادیانیوں کو حاصل حکومت برطانیہ کی سرپرستی اور مسلمانوں کی اجتماعیت کو نقصان پہنچانے کے باوجود مسلمانوں کو صبر و برداشت کی تلقین جیسے موضوعات کا احاطہ کیا۔ ذیل میں اس آرٹیکل کے اہم مندرجات پیش کیے جا رہے ہیں۔ علامہ اقبال لکھتے ہیں:

"قادیانیوں اور مسلمانوں کے درمیان تنازع کی اہمیت کے پیش نظر میں نے ارادہ کیا تھا کہ اس تنازع کے سیاسی و سماجی اثرات کے حوالے سے حکومت برطانیہ کو خط لکھوں گا مگر میری صحت نے اجازت نہیں دی۔ مجھے اندازہ ہے کہ میں ایک ایسے موضوع پر بات کر رہا ہوں جس نے مجموعی طور پر انڈین مسلمانوں کی زندگی پر اثرات مرتب کیے ہیں۔ میں یہاں کسی قسم کی مذہبی بحث نہیں کروں گا نہ ہی قادیانی تحریک کے بانی کی نفسیاتی حالت کا تجزیہ کروں گا۔ میں

صرف تاریخ اور تقابل ادیان کے طالب علم کی حیثیت سے اپنا نکتہ نظر پیش کروں گا۔

ہندوستان ایک تکثیری سماج ہے۔ اسلام ان مذاہب کی نسبت جو رنگ اور نسل کی
پر پروان چڑھے ہیں خالص مذہبی بنیادوں پر قائم ہے۔ اسلام نے نسل پرستی کو مسترد کر
صرف مذہبی نظریات کی اساس پر اپنی عمارت قائم کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام کے رو
رشتے کی مضبوطی خونی رشتوں سے کہیں بڑھ کر ہے اور مسلمان ان عوامل اور قوتوں کے بار
میں بہت حساس ہیں جو ان کی روحانی وحدت کو نقصان پہنچاتے اور ان کے داخلی استحکام
لیے نقصان دہ ہیں۔ کوئی ایسا مذہبی گروہ جو اسلام کی اساس پر قائم ہونے کا دعویدار ہو، ا
بنیاد کے لیے نئے پیغمبر کا دعویٰ کرتا ہو اور خود کو تسلیم نہ کرنے والے ہر مسلمان کو کافر سمجھتا ہ
ایک عام مسلمان کا اس کو اپنے لیے سنجیدہ خطرہ سمجھنا قرین قیاس اور لازم ہے کیونکہ مسلمانو
داخلی استحکام ختم نبوت کے تصور پر ہی قائم ہے۔ ختم نبوت کے تصور کی اہمیت کو صرف وہی لوگ
سمجھ سکتے ہیں جنہوں نے اسلام سے قبل مغربی اور وسطی ایشیا میں میجین تہذیب کو پڑھا ہو۔
جدید تحقیق کے مطابق میجین کلچر زرتشت، یہودیت، عیسائیت، کلڈین اور سبائی مذاہب پ
مشتمل تھا۔ اس مذہب میں نبوت کا تسلسل اہم عقیدہ تھا اور وہ لوگ مستقل کسی پیغمبر کے انتظا
میں رہتے تھے اور وہ اس حالت انتظار کو انجوائے کرتے تھے۔ میجین تہذیب کے اس عقید
رسالت کا نتیجہ یہ نکلا کہ قدیم مذہبی گروہ مستقل طور پر نئے مذہبی گروہوں میں ارتقا پذیر ہوتے
رہے اور میجین تہذیب مذہبی طور پر کبھی مستحکم نہیں ہو پائی۔

آج اسلام میں بھی کچھ مذہبی گروہ اسی قدیم میجین تہذیب کی تاریخ دہرانا چاہتے ہیں
لیکن اسلام جو تمام اقوام عالم کو ایک لڑی میں پرونے کا مدعی ہے ایک ایسی تحریک کے ساتھ کیسے
مصالحت کر سکتا ہے جو اس کے اپنے وجود میں دراڑ پیدا کر دے۔ مسلم ایران میں قدیم میجین
تہذیب کے زیر اثر جب عقیدے سے انحراف کی تحریک شروع ہوئی تو "بروز، حلول اور ظل"
جیسے الفاظ وضع کیے گئے تا کہ مسلمانوں کے لیے اس شدت کو شعوری طور پر کم کیا جا سکے۔ ہمیں
قدیم اسلامی لٹریچر میں "مسیح موعود" کی اصطلاح بھی نہیں ملتی اور یہ اصطلاح بھی بہت بعد میں
وضع کی گئی۔ اسلام کے ابتدائی ادوار میں یہ اصطلاح اس لیے استعمال نہیں کی گئی کہ اس کا اطلاق
غلط نتائج پر منتج ہو سکتا تھا۔ سوشیالوجی کے جدید ماہرین کے لیے قادیانی تحریک کے خلاف

روستانی مسلمانوں کا شدید ردعمل قابل فہم ہونا چاہئے۔ ایک عام مسلمان قادیانیت کے خلاف
س ردعمل کا اظہار کر رہا ہے وہ اس کے عقیدے اور اپنی ملت کے تحفظ کی جبلت کا حصہ ہے۔
غن نام نہاد روشن خیال مسلمان ختم نبوت کی ثقافتی اہمیت کو سمجھے بغیر غیر شعوری مغربیت کے زیر
ر اپنی ملت کے تحفظ کے احساس سے بھی محروم ہو چکے ہیں۔

ایسے نام نہاد روشن خیال مسلمان اپنے ہم عقیدہ مسلمانوں کو "برداشت" کی تبلیغ
کرتے نظر آتے ہیں۔ ہندوستان جیسے تکثیری سماج میں مستقبل میں مختلف مذہبی گروہوں کی بقا
ن کے داخلی استحکام میں مضمر ہے۔ ہندوستان کے مغربی حکمرانوں نے بظاہر مذہبی عدم
داخلت کی پالیسی اپنائی ہے لیکن بدقسمتی سے اس لبرل پالیسی نے ہندوستان جیسے ملک میں غلط
نتائج پیش کیے ہیں۔ بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ ہندوستان میں مسلمانوں کا وجود اس سے کم
محفوظ ہے جتنا حضرت مسیح کے دور میں رومی سلطنت میں یہودیت کا وجود محفوظ تھا۔ یہاں کوئی
بھی مذہبی راہنما کسی بھی وقت نہ صرف نیا مذہبی فرقہ قائم کر سکتا ہے بلکہ بشرط وفاداری اسے
مکمل ریاستی تحفظ بھی حاصل ہوتا ہے۔ اس سے کوئی باز پرس نہیں کر سکتا کہ اس مذہب کے
اکثریتی گروہ کے داخلی استحکام پر اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ اس صورتحال کو اکبر الہ آبادی نے
اس طرح بیان کیا ہے کہ آپ حکومت و ریاست کی تعریف میں رطب اللسان رہیں پھر آپ
خدائی کا دعویٰ بھی کریں آپ کو کچھ نہیں کہا جائے گا۔ میں راسخ العقیدہ ہندوؤں کو داد دیتا ہوں
جنہوں نے نئی مذہبی اصلاحات میں مذہبی تحفظ کا مطالبہ کیا ہے۔ مسلمان یہی مطالبہ ہندوؤں
سے بہت پہلے کر چکے ہیں۔

حکومت کو چاہئے کہ قادیانیت کے مسئلے میں ایک عام مسلمان کے ان خدشات کو سمجھے
جو ان کے داخلی استحکام کا معاملہ ہے۔ ظاہر ہے جب کسی مذہبی گروہ کے داخلی استحکام پر بات
آئے گی تو وہ عدم استحکام میں مبتلا کرنے والی قوتوں کے خلاف کھڑا ہو جائے گا۔ کسی مذہبی
آدمی کی اکثریتی گروہ کے متعلق متنازع تحریروں اور تقریروں کو جواز بخشنا اور اکثریتی گروہ کو
صبر اور برداشت کی تلقین کرنا کہاں کا انصاف ہے۔ کسی اقلیتی گروہ کو اکثریتی گروہ سے بغاوت
کی اجازت دینا اور اکثریتی گروہ سے یہ توقع رکھنا کہ وہ اپنی اجتماعی زندگی کو تباہ کرنے والی
قوتوں کو آرام سے برداشت کر لے کیسے ممکن ہے۔"

یہ اس آرٹیکل کے اہم مندرجات ہیں اور انہیں پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ ا
تحریر یا ایک صدی قبل علامہ اقبالؒ نے کتنے مدلل انداز میں قادیانیت کے مسئلے کو اپنا
تھا۔ کچھ نام نہاد مذہبی سکالر آج بھی یک طرفہ صبر و اعراض کی تلقین کرتے نظر آتے ہ
جائے بغیر کہ یہ فرقہ آج بھی بھرپور منصوبہ بندی کے ساتھ اپنی دعوت پھیلانے میں مص
اور انہیں حسب معمول مغربی آقاؤں کی تائید و توثیق حاصل ہے۔ (روزنامہ نئی بات)

ختم نبوت۔۔تین سوالات

علامہ زاہد الراشدی صاحب لکھتے ہیں۔

یہاں پر قادیانیت کے حوالے سے تین سوالوں کا جائزہ لینا پیش نظر ہے:

۱- اسلامی عقائد رکھنے کے باوجود قادیانی مسلمان کیوں نہیں؟

یہ سوال عام طور پر اُٹھایا جاتا ہے کہ ''قادیانی کلمہ پڑھتے ہیں، بلکہ ہمارے رد
کے باوجود پڑھتے ہیں، قرآن کریم بھی پڑھتے ہیں، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام بھی لی
ہیں، بیت اللہ کی بات بھی کرتے ہیں، تو وہ مسلمان کیوں نہیں ہیں؟'' آج کی یونی ورسٹیوں
جدید تعلیمی اداروں اور عالمی ماحول میں یہ سوال اکثر پڑھے لکھے دوستوں سے کیا جاتا ہے
خاص طور پر ان حضرات سے جو دینی ماحول سے فاصلے پر ہیں، اور جن کا مسجد، مدرسے، کی
دینی جماعت یا دعوت و تبلیغ کے ساتھ براہِ راست تعلق نہیں ہے، ان سے یہ سوال کیا جاتا ہے
کہ 'قادیانی کلمہ پڑھنے کے باوجود مسلمان کیوں نہیں ہیں؟'

یہی سوال سب سے پہلے علامہ محمد اقبال مرحوم و مغفور سے پنڈت نہرو نے کیا تھ
جب علامہ اقبال نے انگریز حکومت سے مطالبہ کیا کہ ''قادیانیوں کو ہمارے کھاتے میں نہ لکھ
جائے بلکہ ہم سے الگ غیر مسلموں میں لکھا جائے، یہ ہمارے مذہب و ملت کا حصہ نہیں ہیں''
پنڈت نہرو نے علامہ اقبال سے سوال کیا کہ ''جب قادیانی کلمہ پڑھتے ہیں، محمد رسول اللہ
مانتے ہیں، قرآن پاک کی بات کرتے ہیں، تو یہ مسلمان کیوں نہیں ہیں؟''

مطلب یہ کہ یہ پرانی بات ہے، کوئی نئی بات نہیں ہے کہ ہمارے تعلیم یافتہ طبقے

قادیانی اسی سوال سے بات کا آغاز کرتے ہیں۔ اس لیے تعلیم یافتہ طبقے، وکلا، تاجر برادری اور طلبہ سے گزارش یہ ہے کہ علامہ اقبال اور پنڈت نہرو کی خط و کتابت پڑھیں۔ اصل انگریزی میں ہے، جب کہ اس کا اردو ترجمہ بھی کتابی شکل میں موجود ہے۔ اگر کتابی صورت میں حاصل کرنا ممکن نہ ہو تو انٹرنیٹ پر بہ سہولت پڑھا اور پرنٹ کیا جا سکتا ہے۔ اس مکالمے میں علامہ اقبال نے اس سوال کی وضاحت کی تھی کہ قادیانی کلمہ پڑھنے کے باوجود، جناب نبی کریم ﷺ کو اللہ کا رسول کہنے کے باوجود اور قرآن پاک پڑھنے کے باوجود مسلمان کیوں نہیں ہیں۔

علامہ اقبال نے نہرو کو یہ جواب دیا کہ پیغمبر وہ ہوتا ہے جو خود اتھارٹی ہو، جس کو کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس کے علاوہ ہر ایک کو دلیل کی ضرورت پڑتی ہے، چاہے کوئی امام، خلیفہ، مجتہد یا فقیہ ہو، وہ قرآن یا حدیث کا حوالہ دینے کا پابند ہوتا ہے۔ پیغمبر وہ واحد شخصیت ہوتی ہے جس کو کسی حوالے کی ضرورت نہیں ہوتی وہ خود اتھارٹی ہوتا ہے۔ اس لیے جب کسی امت میں پیغمبر بدل جاتا ہے تو مذہب بدل جاتا ہے، کیونکہ نبی کے بدلنے سے اتھارٹی تبدیل ہو جاتی ہے۔

دوسرے موقعے پر یہ مسئلہ سر ظفر اللہ خان نے اپنے عمل سے واضح کیا تھا جو کہ قادیانی جماعت کے بڑے قائدین میں سے تھے، پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ تھے۔ جب قائد اعظم کا انتقال ہوا تو ان کا جنازہ کراچی میں پڑھا گیا۔ جنازے میں ہزاروں لوگ موجود تھے۔ دوسرے ملکوں کے سفیر بھی آئے ہوئے تھے، اس وقت ان میں سے غیر مسلم سفیر جنازے میں شریک نہیں ہوئے بلکہ احتراماً ایک صف میں الگ قطار بنا کر کھڑے ہوئے۔ جب ظفر اللہ خان آئے تو وہ جنازے میں شامل ہونے کے بجائے غیر ملکی سفیروں کی صف میں جا کر کھڑے ہو گئے اور قائد اعظم کا جنازہ نہیں پڑھا۔

جب جنازہ ہو گیا تو صحافیوں نے ظفر اللہ خان سے سوال کیا کہ ''قائد اعظم آپ کے گورنر جنرل ہیں، آپ ان کے وزیر خارجہ ہیں، تو آپ ان کے جنازے میں کیوں شریک نہیں

ہوئے اور غیر مسلم سفیروں کی قطار میں کیوں کھڑے رہے؟'' تو ظفر اللہ خان نے اس ملاقات دوٹوک بات کی جو تاریخ کے ریکارڈ پر موجود ہے۔ انھوں نے کہا کہ مجھے ایک مسلمان حکومت کا کافر، یا کافر حکومت کا مسلمان وزیر خارجہ سمجھ لیں'' ــــــ یعنی یا قائد اعظم مسلمان نہیں ہیں یا میں مسلمان نہیں ہوں۔ مسلمان کا جنازہ غیر مسلم نے نہیں پڑھا یا غیر مسلم کا جنازہ مسلمان نے نہیں پڑھا، یہ بات کہ قادیانی اور مسلمان ایک نہیں ہیں، تاریخ میں اس کی شہادت خود ظفر اللہ خان نے بھی دی۔

۱۹۸۷ء میں مجھے امریکا جانے کا اتفاق ہوا، جہاں پر ایک یہودی ٹیلسٹ سے نیویارک میں میری ملاقات ہوئی۔ انھیں کسی نے بتایا تھا کہ پاکستان سے ایک مولوی صاحب آئے ہوئے ہیں، اور ختم نبوت کی تحریک سے ان کا تعلق ہے۔ وہ میرے پاس تشریف لائے، انٹرویو کے دوران انھوں نے سوال کیا کہ ''جب قادیانی قرآن کو مانتے ہیں، اللہ کو، محمدؐ رسول اللہ کو اور بیت اللہ کو مانتے ہیں، تو آپ کے نزدیک وہ مسلمان کیوں نہیں ہیں؟'' میں نے کہا: ''مسلمان ہونے کے لیے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن مجید کو ماننا ضروری تو ہے لیکن یہ کافی نہیں ہے، بلکہ مسلمان ہونے کے لیے اس کے بعد کسی اور کو نہ ماننا بھی ضروری ہے''۔

پھر مثال کے طور پر بات کی کہ ''آپ اس لیے یہودی ہیں کہ آپ حضرت موسیٰؑ کو اور تورات کو مانتے ہیں۔ بالکل اسی طرح میں بھی حضرت موسیٰؑ اور تورات کو مانتا ہوں، تو کیا آپ مجھے یہودی تسلیم کریں گے؟'' اس نے کہا کہ ''نہیں''۔ میں نے پوچھا ''کیوں؟'' تو اس نے کہا ''کیونکہ آپ اس کے بعد ایک اور نبی اور کتاب کو مانتے ہیں، اس لیے آپ کو یہودی تسلیم نہیں کیا جا سکتا''۔ پھر میں نے سوال کیا کہ ''مسیحی کیوں عیسائی کہلاتے ہیں؟'' اس نے کہا کہ ''وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کو مانتے ہیں، اس لیے عیسائی ہیں''۔ میں نے کہا ''میں بھی انجیل اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مانتا ہوں بلکہ ہم مسلمان تو عیسائیوں سے بڑھ کر انھیں مانتے ہیں لیکن اگر خدانخواستہ دنیا کے کسی فورم پر میں دعویٰ کروں کہ مجھے عیسائی تسلیم کیا جائے تو کیا

آپ یا وہاں پر موجود پادری مجھے عیسائی تسلیم کر لیں گے؟'' اس نے کہا: ''نہیں''۔ میں نے کہا: ''کیوں؟'' تو اس نے کہا کہ ''آپ حضرت عیسیٰؑ اور انجیل کو تو مانتے ہیں لیکن چونکہ ان کے بعد حضرت محمدؐ کو اور قرآن مجید کو بھی مانتے ہیں، اس لیے آپ عیسائی کہلانے کے حق دار نہیں ہیں''۔

اُن سے یہ بھی کہا کہ ''یقیناً ہمیں تورات اور حضرت موسیٰؑ کو ماننے، انجیل اور حضرت عیسیٰؑ کو ماننے کے باوجود یہودی یا عیسائی کہلانے کا حق نہیں، کیونکہ ہم اس کے بعد نیا نبی اور نئی وحی تسلیم کرتے ہیں۔ اسی بنیاد پر چونکہ قرآن مجید کے بعد اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قادیانی نئی وحی اور نیا نبی مانتے ہیں۔ اس لیے وہ بھی مسلمان کہلانے کے حق دار نہیں ہیں۔ جس دلیل پر میں عیسائی نہیں ہوں، اسی دلیل پر قادیانی بھی مسلمان نہیں ہیں۔ جس دلیل پر میں یہودی کہلانے کا حق دار نہیں ہوں، اسی دلیل پر قادیانی بھی مسلمان کہلانے کے حق دار نہیں ہیں۔ یہی بات علامہ اقبالؒ نے پنڈت نہرو سے اپنے انداز میں کہی تھی''۔

اسی طرح امریکا کے شہر ہیوسٹن کے ریڈیو پر مذاکرے میں گفتگو کے دوران میں نے یہی بات کی تو ایک ٹیلی فون آیا کہ ''میں مسیحی پادری ہوں، میرا انڈیا سے تعلق ہے، میرا آپ سے ایک سوال ہے کہ ہم اس آدمی کو مسلمان سمجھتے ہیں جو قرآن پاک کو اور حضرت محمد کو مانتا ہو۔ قادیانی قرآن پاک اور حضرت محمد کو مانتے ہیں تو آپ ان کو کیوں مسلمان شمار نہیں کرتے؟'' میں نے ان سے سوال کیا کہ ''آپ مورمنز کو جانتے ہیں؟''

مورمنز امریکا میں ایک کمیونٹی ہے جس کے بانی نے مرزائے قادیان کی طرح نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور نئی بائبل لکھی تھی۔ پادری صاحب نے جواب میں اُلٹا مجھ سے پوچھا کہ ''کیا آپ مورمنز کو جانتے ہیں؟'' میں نے کہا کہ ''آپ سے زیادہ جانتا ہوں''۔ میں نے ان سے کہا کہ ''کیا کیتھولک، پروٹسٹنٹ یا آرتھوڈکس فرقہ کے لوگ مورمنز کو کسی مسیحی چرچ کا حصہ تسلیم کرنے کے لیے تیار ہیں؟'' (یاد رہے کیتھولک، پروٹسٹنٹ اور آرتھوڈکس عیسائیوں کے تین بڑے فرقے ہیں)۔ اس نے کہا: ''نہیں''۔ تو میں نے کہا: ''کیوں؟'' میں نے کہا: ''اس لیے کہ

مورمنز نیا نبی اور نئی کتاب مانتے ہیں''۔ میں نے عرض کیا: ''تمھارے ہاں مورمنز نئی کتاب اور نئی وحی ماننے کی وجہ سے تم سے الگ ہو گئے ہیں اور ہمارے ہاں قادیانی نئی وحی اور نیا نبی ماننے کی وجہ سے ہم سے الگ کیوں نہیں ہوئے؟ اس لیے قادیانی جتنا مرضی دعویٰ کر لیں، جب تک وہ جعلی اور نئی نبوت سے دست بردار نہیں ہوں گے اور نئے 'وحی و الہام' سے برأت کا اعلان نہیں کریں گے، اس وقت تک انھیں قطعاً مسلمان تسلیم نہیں کیا جا سکتا''۔

۲- پاکستان میں قادیانیوں کو شہری حقوق کیوں نہیں مل رہے؟

دوسری بات یہ ہے کہ عام طور پر ہمارے تعلیم یافتہ طبقے سے یہ سوال پوچھا جاتا ہے کہ ''قادیانی مسلمان نہ سہی، لیکن پاکستان کے شہری تو ہیں، ان کے شہری حقوق ہیں۔ آپ بطور شہری اور بطور ملکی باشندے کے ان کے جو حقوق ہیں وہ کیوں نہیں دیتے؟'' اس پر میں دو باتیں عرض کروں گا:

میں نے نیویارک میں اُسی یہودی سے بھی یہی بات کی تھی کہ ''بات حقوق کی نہیں بلکہ ٹائٹل کی ہے۔ قادیانی اپنا ٹائٹل تسلیم کریں، اس ٹائٹل کے تحت جو حق ان کا بنتا ہے وہ ہم مانیں گے اور دینے کے لیے تیار ہیں، مگر وہ ہمارے ٹائٹل کے ساتھ حق مانگنے والے کون ہوتے ہیں؟ وہ اپنا ٹائٹل اور اپنا اسٹیٹس تسلیم کریں اور اس کے تحت حقوق کا مطالبہ کریں''۔ میں نے اس سلسلے میں ایک مثال دی کہ مثلاً سو سال سے ایک پرانی کمپنی چلی آ رہی ہے جس کی ساکھ اور مارکیٹ ہے، اس کا تعارف اور ایک بھرم ہے، اس کا مونوگرام اور سٹیمپ ہے۔ اس سو سال پرانی فرم میں سے چند آدمی نکل کر نئی فرم بنانا چاہیں تو بنا لیں، اس میں پرانی کمپنی کو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ لیکن اس نئی فرم کو پرانی فرم کا نام استعمال کرنے کا حق کوئی نہیں دے گا۔ اس کا ٹائٹل، مونوگرام، اسٹیمپ اور لیٹر پیڈ استعمال کرنے کا حق نہیں ہے۔ اگر نئی فرم پرانی فرم کی شناخت استعمال کرے گی تو اس کو قانون کی زبان میں فراڈ کہتے ہیں۔ اس لیے قادیانی ہمارے نام پر حقوق کا مطالبہ کیوں کرتے ہیں؟ جب [illegible] کمپنی نئی ہے تو [illegible] نیا نام

دیں اور اس کے تحت حقوق کا مطالبہ کریں۔ مارکیٹ دیکھ لے گی کہ کس کا مال لینا ہے اور کس کا نہیں لینا۔ ہمارا سیدھا سادا مطالبہ ہے کہ اپنا سودا اپنے نام سے بیچو، ہمارے نام سے بیچنے کی تمہیں اجازت نہیں دی جا سکتی۔

''دوسری بات یہ ہے کہ قادیانی پاکستان میں شہری حقوق کا مطالبہ کر رہے ہیں تو وہ کسی قاعدے قانون کے مطابق حقوق مانگ رہے ہیں یا ویسے ہی مانگ رہے ہیں؟ حقوق مانگنے اور حقوق لینے کا کوئی قاعدہ، قانون اور طریقہ بھی ہوتا ہے یا نہیں؟ یہ تو نہیں کہ جس کا جو جی چاہے وہ اپنا حق سمجھ کر مانگنے لگ جائے۔ امریکا میں کسی نے اپنے حقوق لینے ہیں تو اس کا معیار وہاں کے دستور کو تسلیم کرنا ہے۔ اگر ایک آدمی امریکا کے دستور ہی کو نہیں مانتا، مگر شہری حقوق مانگتا ہے تو کیا امریکا اس کو وہ حق دے گا؟ یا ایک آدمی برطانیہ میں رہتا ہے اور وہاں کے دستور، قانون اور اس کے سسٹم کو تو نہیں مانتا لیکن حقوق مانگتا ہے، تو کیا برطانیہ اس کو وہ حقوق دے گا؟ یقینی بات ہے کہ دستور تسلیم نہ کرنے والوں کو غیر قانونی شہری کہا جاتا ہے۔ میرا قادیانیوں سے بالکل یہی سوال ہے کہ حقوق کا مطالبہ درست ہے لیکن کون سے دستور کے تحت حقوق مانگتے ہیں؟ پاکستان میں حقوق کے لیے تو پاکستان کا دستور چلے گا۔ اور تم نصف صدی سے پاکستان کے دستور کے ساتھ ساری دنیا میں جھگڑا لگائے بیٹھے ہو کہ ہم اس کو نہیں مانتے''۔

اگر امریکا میں کوئی آدمی غیر قانونی طور پر رہ رہا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ مجھے ووٹ کا حق دو، تو کیا امریکا اس کو ووٹ کا حق دے گا؟ اگر برطانیہ میں کوئی غیر قانونی طور پر رہ رہا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ مجھے ووٹ کا حق دو، تو کیا برطانیہ اس کا ووٹ کا حق تسلیم کرے گا؟ قادیانی یہ بات یاد رکھیں کہ ان کے لیے دو ہی راستے ہیں یا 'نئی نبوت' اور 'وحی' سے براءت کا اعلان کر کے پرانے کیمپ میں واپس آ جائیں تو ہم ان کو قبول کر لیں گے، یا اپنا ٹائٹل الگ کریں، یہ جعل سازی نہیں چلے گی۔

۳۔ دستور کو تسلیم نہ کرنے پر قادیانیوں کے خلاف قانونی کارروائی کیوں نہیں کی گئی؟

تیسرا سوال کسی اور کا نہیں خود میرا ہے۔ اس سوال کے جواب کا انحصار آپ کریں گے کسی بھی ملک میں جو لوگ دستور کو مانے بغیر غیر قانونی طور پر رہتے ہیں، ایسے لوگ غیر قانونی کہلاتے ہیں۔ ان کو ملک کا شہری بننے کے لیے درخواست دینی پڑتی ہے اور شرائط پوری کرنا پڑتی ہیں۔ اس کے بغیر انھیں ملک کا شہری تسلیم نہیں کیا جاتا۔ قادیانی شرائط پوری نہیں کر رہے حتیٰ کہ پاکستان کے دستور کو بھی نہیں مان رہے، تو سوال یہ ہے کہ وہ ملک کے شہری کیسے کہلا سکتے ہیں؟ دستور کو نہ صرف یہ کہ تسلیم نہیں کرتے بلکہ دستور کو چیلنج کر رہے ہیں اور پوری دنیا میں دستور کے خلاف مورچہ بندی کیے ہوئے ہیں۔ ان سے نمٹنا کس کی ذمہ داری ہے؟ یہ بڑا نازک سوال ہے کہ ایک آبادی ملک کا دستور نہیں مان رہی، تو ان پر دستور اور پارلیمنٹ کے فیصلے کی رٹ قائم کرنا اور ان سے عدالت عظمیٰ کا فیصلہ منوانا آخر کس کی ذمہ داری ہے؟

یہ ان اداروں کی ذمہ داری ہے جو ریاست اور قانون کی رٹ کو چیلنج کرنے پر کریک ڈاؤن کرتے ہیں۔ جو اداروں کی بالادستی سے انکار کرنے والوں کے خلاف آپریشن کرتے ہیں۔ پاکستان میں کئی آپریشن ہو چکے ہیں جن کی ہم نے تائید کی ہے اور یہ سب آپریشن اسی بنیاد پر ہوئے ہیں کہ جو لوگ ریاست کی رٹ تسلیم نہیں کرتے، ان سے ریاست کی رٹ منوانے کے لیے آپریشنز اور کریک ڈاؤن ہوئے۔ کئی پارٹیاں ریاست کی رٹ کو چیلنج کرنے پر خلاف قانون قرار دی گئی ہیں۔ اگر بیسیوں جماعتیں قانون اور ریاست کی رٹ کو تسلیم نہ کرنے پر خلاف قانون ہو سکتی ہیں، اگر بہت سے حلقوں کے خلاف ریاست کی رٹ کو چیلنج کرنے پر آپریشن ہو سکتے ہیں، تو قادیانی بھی دستور کی رٹ کو تسلیم نہیں کرتے، ان کے خلاف آپریشن اور کریک ڈاؤن کیوں نہیں ہوتا؟ یہ کام کس نے کرنا ہے اور کس کی ذمہ داری ہے؟

میرا یہ سوال اور مطالبہ ان سے ہے جو رٹ قائم کیا کرتے ہیں۔ سیدھی سیدھی بات ہے یا قادیانیوں سے رٹ تسلیم کرواؤ، ورنہ انھیں خلاف قانون قرار دے کر کریک ڈاؤن کرو۔ ہمارے ساتھ یہ گول مول معاملہ نہ کرو کہ قومی اسمبلی میں کبھی کوئی بل لے آئے اور کبھی کوئی بل

بڑی عجلت اور دھوکے سے منظور کروالیا۔ ہم تو اپنے مقتدر حلقوں کے ساتھ ایسا نہیں کرتے۔ ملک کے دفاع کے لیے، ریاست کی رٹ، قانون کی حکمرانی اور دستور کی بالادستی قائم کرنے کے لیے جہاں آواز دی، ہم ساتھ کھڑے ہوئے، لیکن خدا کے لیے یہ بھی ملک کے مفاد کا تقاضا ہے، قوم کے فیصلے اور دستور کی رٹ کا تقاضا ہے، اس لیے کچھ مہربانی آپ بھی فرمادیں!

(ماہنامہ عالمی ترجمان القرآن، نومبر ۲۰۲۳ء، ابوعمار زاہد الراشدی)

پروفیسر عبدالمجید صاحب لکھتے ہیں:

پارلمنٹ کے دونوں ایوانوں نے متفقہ طور پر تیار کیے گئے قانونی ڈرافٹ کو منظور کیا جس کے مطابق مرزائی قادیانی، لاہوری دونوں کافر ہیں۔ قرآن یا لٹریچر نہیں دے سکتے، اپنی عبادت گاہ کو مسجد نہیں کہہ سکتے، اذان نہیں دے سکتے، اپنے مذہب کی تبلیغ نہیں کر سکتے، کسی شخص کو اپنا ترجمہ شدہ قرآن یا لٹریچر نہیں دے سکتے۔ مرزائی پاکستان میں بیرونی آقاؤں کی مدد سے اتنے طاقتور ہو چکے ہیں کہ ذوالفقار علی بھٹو نے اس بل پر دستخط کر کے صدر مملکت کو بھیجتے ہوئے کہا تھا کہ میں اس بل پر نہیں بلکہ اپنی موت کے پروانے پر دستخط کر رہا ہوں لیکن مجھے پرواہ نہیں شاید اللہ میرے اس عمل کو میری نجات کا ذریعہ بنادے اور پھر بھٹو صاحب کی بات سچ ثابت ہوئی۔ اسلام دشمن طاقتیں مسلمانوں کی آستین کے ان سانپوں کے پالنے کے لیے اپنے دروازے کھولے ہوئے ہیں۔ مرزائیوں کے لیے برطانیہ، جرمنی غرضیکہ عالم کفر کے ہر ملک کے دیزے کھلے ہیں۔ برطانیہ اور جرمنی میں مرزائیوں کے بہت بڑے مراکز ہیں۔ ہم پاکستان کی عدلیہ کے جج صاحبان سے درخواست کرتے ہیں کہ آئین پاکستان کی رو سے قادیانیت نہ کوئی مذہب ہے اور نہ ہی کوئی مذہبی فرقہ، بلکہ اسلام دشمن قوتوں نے ان کو جعلیہ ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے کے لیے بطور فتنہ استعمال کیا ہے۔ ان کے معاملات میں بنیادی حقوق نہیں بلکہ آئین کی دفعہ 298C-295C کا اطلاق ہوتا ہے جس کی سزا موت ہے لہٰذا کسی بھی مرزائی کو بنیادی حقوق کا فائدہ نہیں دیا جا سکتا اور کوئی بھی مسلمان ان کے ساتھ رعایت کو برداشت نہیں کرے گا بلکہ اس کا شدید ردعمل ہوگا۔

(ہفت روزہ تنظیم اہل حدیث لاہور، ج ۶۸، شمارہ ۳۲، مارچ ۲۰۱۴ء، شعبان المعظم ۱۴۳۵ھ)

ممالک اسلامیہ میں قادیانیوں کا حشر

۱۔ ۱۹۵۳ء میں مصر نے اپنے ملک میں قادیانیوں کے داخلے پر پابندی عائد کر دی اور جماعت احمدیہ کو غیر قانونی قرار دے دیا، کیونکہ تحقیق سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ قادیانیوں کا مرکز تل ابیب (اسرائیل) ہے۔ جمہوریہ شام نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیئے جانے کا فتویٰ جاری کیا۔

۲۔ ۱۹۶۵ء میں اسلامی مشاورتی کونسل نے تجویز پیش کی کہ مرتد ہونے والے کو شریعت کے مطابق سزا دی جائے۔

۳۔ ۱۹۶۷ء میں غیر مسلم حیثیت سے حرمین شریفین میں داخلے کے جرم میں قادیانیوں کو گرفتار کیا گیا۔ ۱۹۷۳ء کے پاکستان کے آئین میں مسلمان کی تعریف متعین کر دی گئی اور یہ دفعہ رکھی گئی کہ ''صدر پاکستان اور وزیر اعظم پاکستان کا مسلمان ہونا لازمی ہوگا۔''

۴۔ ۲۶ اپریل ۱۹۷۳ء کو رابطہ عالم اسلامی کے ایک اجلاس میں اسلامی ممالک کی ایک سو سے زائد تنظیموں کے مقتدر نمائندے شریک تھے، قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے کی قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی۔

۵۔ ۲۹ اپریل ۱۹۷۳ء کو آزاد کشمیر اسمبلی میں قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے کی قرارداد اتفاق رائے سے منظور ہوئی۔

۶۔ ۲۵ اپریل ۱۹۷۳ء کو آزاد کشمیر کے صدر سردار عبدالقیوم نے اس قرارداد کی توثیق کی۔ اس طرح آزاد کشمیر کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس نے سب سے پہلے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔

۷۔ ۳۰ جون ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کے غیر مسلم اقلیت ہونے کا قانون منظور کیا اور قرار دیا کہ قادیانی گروپ اور لاہوری گروپ دونوں

غیر مسلم ہیں۔ (ماہنامہ "معارف رضا" کراچی، شمارہ ستمبر ۲۰۰۳ء)

غلام احمد قادیانی کے پوتے ایم ایم احمد نے یحییٰ خان کے دور میں مشرقی اور مغربی پاکستان کی علیحدگی میں اہم رول ادا کیا۔ قادیانیوں کے اسرائیل اور یہودیوں سے تعلقات کی نوعیت اب کوئی راز نہیں۔ مرزا مبارک احمد اپنی کتاب our foreign mission کے صفحہ 97 پر قادیانیوں کی اسرائیل کے لیے خدمات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ 1972ء تک اسرائیل کی فوج میں چھ سو فوجی قادیانی بھرتی تھے۔ 1984ء میں جب ضیاء الحق کے امتناع قادیانیت آرڈیننس کے خلاف مرزا طاہر نے جنیوا میں منصور نامی قادیانی سفیر تھا۔ حکومت نے یہ غلطی کی کہ اس کو ذمہ داری سونپ دی کہ وہ پاکستان کے موقف کا دفاع کرے۔ اس نے مرزا طاہر کے حکم پر اپنی ہی حکومت کی مخالفت کی اور پاکستان کو ہزیمت اٹھانا پڑی۔ پنڈی سازش کیس میں بھی قادیانی ملوث تھے۔ اپریل 1973ء میں بھٹو کا تختہ الٹنے کی سازش میں تین قادیانی فوجی افسر گرفتار ہوئے۔ تاریخ میں شریف الدین پیرزادہ کی یہ گواہی موجود ہے کہ جب وہ ایوب خان کے وزیر خارجہ تھے تو فرانسیسی صدر نے ایوب خان کو ایٹمی تعاون کی پیشکش کی تھی۔ ایوب خان یہ بات راز میں رکھنا چاہتے تھے لیکن ایم ایم احمد نے امریکہ کو مخبری کر دی۔

ملک کے مشہور صحافی زاہد ملک اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ صاحبزادہ یعقوب علی خان کو امریکیوں نے پاکستان کی ایٹمی تنصیبات اور بم کا ماڈل دکھا کر سوال اٹھائے جب کہ وہ امریکیوں کے سامنے اس کا انکار کر چکے تھے۔ وہ شرمندہ ہو کر کمرے سے نکلے تو انہوں نے دیکھا ڈاکٹر عبدالسلام اسی ماڈل والے کمرے میں داخل ہو رہا تھا۔ قادیانیوں کی پاکستان اور اسلام دشمنی کی داستان اتنی طویل ہے کہ وہ ایک اداریے میں سما نہیں سکتی۔ ذوالفقار علی بھٹو نے اپنی اسیری کے دوران سکیورٹی انچارج کرنل رفیع سے کہا تھا کہ قادیانی پاکستان میں وہی حیثیت حاصل کرنا چاہتے ہیں جو یہودیوں کو امریکہ میں حاصل ہے۔ گویا تعداد میں کم ہونے

کی وجہ سے اگر وہ پاکستان میں اقتدار پر براہ راست قابض نہیں ہو سکتے تو انہیں بادشاہ گر کی حیثیت لازماً حاصل ہو جائے۔

پاکستان میں ایسے ٹریول ایجنٹ ہیں جو کہ بھولے بھالے نوجوانوں کو یورپی ممالک کی شہریت کا جھانسہ دے کر انہیں سٹوڈنٹ یا وزٹ ویزا دلا کر ان ملکوں میں قادیانیوں کے حوالے کر دیتے ہیں، وہاں ان معصوموں کو بہلا پھسلا کر قادیانیت کی تبلیغ کرتے ہیں۔

ان معصوموں کو یہ جھانسہ دیتے ہیں کہ دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث، شیعہ سب ایک دوسرے کو کافر کہتے ہیں لیکن پھر بھی وہ دنیا میں مسلمان کہلاتے ہیں، اس طرح ہم بھی اسلام کا ایک فرقہ ہیں، بلاوجہ مولوی ہمارے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ اس سادگی میں ہمارے نوجوان ان کے جال میں پھنس جاتے ہیں۔ یہ سارا کام ہمارے ہی ملک سے شروع ہوتا ہے، جس کی جڑ ہمارے ملک کے بے غیرت، بددین اور مال کے بھوکے ٹریول ایجنٹ ہیں۔ انہی گمراہ نوجوانوں کا ڈیٹا لے کر دنیا میں قادیانی پروپیگنڈا کرتے ہیں کہ دیکھو اس سال اتنے لوگ قادیانی ہو گئے ہیں۔

بیرون ملک قادیانیت کے نام پر سیاسی پناہ اس لئے دی جاتی ہے کہ وہاں پر قادیانی پاکستان میں قادیانیوں پر حکومتی سطح پر ظلم کی داستانیں سناتے ہیں۔ مگر ہمارے ملک کے سفارت کار بھی شاید ان کے ساتھ ملے ہوتے ہیں۔ یہ سفارت کار کبھی بھی اس بات کا نوٹس نہیں لیتے۔ سننے میں آیا ہے کہ ہمارے سفارت کاروں سے باقاعدہ قادیانی تنظیموں کا بھی رابطہ ہے، وہ باقاعدہ قادیانیوں کی محفلوں میں شریک ہوتے ہیں۔ ایک شخص نے مجھے بتایا کہ بعض سفارت کار اپنے کسی عزیز کو پاکستان سے بلوا کر سیاسی پناہ دلوانے کے لئے قادیانیوں سے اس قسم کی مدد بھی لیتے ہیں۔

ایک دفعہ ایک ملک میں میرا بیان تھا میں نے مسئلہ بتایا کہ جو لوگ اپنے آپ کو قادیانی ظاہر کر کے سیاسی پناہ لیتے ہیں وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں، ان کے نکاح باقی نہیں رہے،

ان کی بیویاں بغیر طلاق لئے دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہیں، ان کی توبہ بھی اس وقت تک قبول نہیں جب تک کہ وہ امیگریشن حکام کو باقاعدہ یہ لکھ کر نہ دے دیں کہ ہم نے جھوٹ بولا تھا۔ نیز ایسے لوگوں کو مسجد میں بھی نہ داخل ہونے دیا جائے کیونکہ ان کے میل ملاقات سے دوسرے مسلمانوں پر بھی اثر پڑ سکتا ہے۔ بیان کے اختتام پر کچھ نوجوان میرے پاس بیٹھ گئے، انہوں نے کہا کہ ہم نے کچھ سولات کرنے ہیں۔ ان میں کچھ وہ بھی تھے جو کہ قادیانیت کی بنیاد پر سیاسی پناہ لئے ہوئے تھے، جب میں نے ان کو قادیانیت کے اس جال کے متعلق بتایا تو ان میں سے ایک نے کہا کہ اسلام میں جان بچانے کے لیے کلمہ کفر کہنے کی اجازت ہے۔ تو میں نے اس سے پوچھا کہ تم نے کلمہ کفر کیوں کہا؟ قسم اٹھا کر بتاؤ کہ تمہیں اپنی جان کا خطرہ کب ہوا؟ اس پر وہ لاجواب ہو گیا۔ میں نے کہا کہ تم تو مسلمانوں کی اولاد ہو پاکستان میں تو اصلی اور نسلی قادیانیوں کو بھی کچھ نہیں کہا جاتا۔ ان لڑکوں میں باقاعدہ ایک قادیانی بھی تھا، اس نے کہا کہ وہاں قادیانیوں پر بہت ظلم ہوتا ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ تم اپنے مربی کے پاس جاؤ اور ان لوگوں کی فہرست لاؤ جن پر پاکستان میں ظلم ہوا ہے، کتنے لوگ قتل کئے گئے، کتنے زخمی کئے گئے، کتنوں کے خلاف ناجائز مقدمات ہیں اور کتنے جیلوں میں بند ہیں، میں تمہاری مدد کے لئے وہاں نکلوں گا، تو اس پر وہ لڑکا خاموش ہو گیا۔

میں نے ان سے کہا کہ تم مجھے قادیانیوں پر ظلم کی کوئی جھوٹی داستان بھی نہیں سنا سکتے مگر میں تمہیں قادیانیوں کی طرف سے عام مسلمانوں کی حقیقت ضرور بتلاتا ہوں، جس کا تمہارے مربی بھی انکار نہیں کر سکتے۔ میں نے کہا کہ جب قادیانی ظفر اللہ کی سرپرستی میں پاکستان میں قادیانیت اپنے مضبوط پنجے گاڑے ہوئے تھی تو کسی عام مسلمان کو ان کے خلاف بات کرنے کی جرأت نہ تھی۔ اگر ان کے خلاف کوئی بات کرتا تو اس پر مقدمہ بنا کر جیل میں بھیج دیا جاتا۔

میں نے کہا کہ ۱۹۵۳ء میں جب قادیانیوں کے خلاف تحریک چلی تو اس وقت

ظفر اللہ خان کی زیر سرپرستی حکومت وقت نے نہتے مسلمانوں پر گولیاں چلائیں، جس
تقریباً دس ہزار مسلمان شہید کر دیے گئے، کیا کبھی قادیانیوں کے ساتھ ایسا واقعہ پیش آیا
اس وقت تو کسی مسلمان نے باہر کسی ملک میں جا کر مظلومیت کا رونا رو کر سیاسی پناہ حاصل نہیں
کی۔ اس حساب سے تو مظلوم ہم مسلمان ہیں اور ان ممالک میں سیاسی پناہ کے حق دار تو
لوگ ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب لاہور میں قادیانیوں کی عبادت گاہ پر حملہ کیا گیا تو ہم
لوگوں نے اس کی مذمت کی، کسی نے یہ نہیں کہا کہ یہ صحیح ہوا ہے۔ اس دوران میری ان لڑکوں
سے کچھ بے تکلفی سی ہو گئی تو انہی لڑکوں میں سے ایک بولا کہ مولوی صاحب اصل میں یہ
سارے کام ہمارے ٹریول ایجنٹ کرتے ہیں۔ اور وہ ٹریول ایجنٹ مقامی تھانے داروں سے
ملے ہوئے ہوتے ہیں، جب تک کسی تھانے سے ایف آئی آر نہیں بنتی اس وقت تک کسی کو
سیاسی پناہ نہیں ملتی۔

پاکستان کے تھانوں میں باقاعدہ یہ دھندہ چل رہا ہے، اگر رکنا ہے تو پاکستان کے
تھانوں کی نگرانی سخت کر دی جائے، اس قسم کی ایف آئی آر پر پابندی ہونی چاہیے تاکہ ہم جیسے
معصوم اس قسم کے جال میں نہ پھنسیں۔ میں نے حیرانی سے اس لڑکے سے کہا کہ یہ تم کہہ رہے
ہو جو کہ بہ ذات خود ایسی ایف آئی آر کے ذریعہ سیاسی پناہ لئے بیٹھا ہے۔ اس نے بڑی
معصومیت سے کہا کہ اگر ایسی ایف آئی آر کا مکروہ دھندہ نہ ہوتا تو میں آج یہاں نہ بیٹھا ہوتا۔

میں چونکہ ملک میں موجود نہیں تھا، سچی بات ہے کہ اگر میں ملک میں ہوتا تو عدالت
میں ضرور حاضر ہو کر معزز جج کو ان باتوں کی طرف توجہ دلاتا اور عرض کرتا کہ اگر آپ نے اس
ملک کی مذہبی شناخت کو قائم رکھنا ہے، تو ملک کے تمام تھانوں سے ان ''ایف، آئی، آر'' کا
ریکارڈ طلب کریں جو کہ قادیانیوں کے خلاف جاری کی گئی ہیں۔ پھر دیکھیں کہ وہ کہاں اور کس
ڈھرے میں استعمال ہوئی ہیں۔ پھر اٹھارہ سے تیس سال کی عمر میں جو بھی نوجوان بیرون ملک
سٹوڈنٹ یا وزٹ ویزے پر بھیجے گئے ہیں وہ کس ایجنٹ کے ذریعہ گئے ہیں۔ اور پھر ان



کو جو اوں نے بیروان ملک کیا اختیار کیا ہے۔ یا کسان ہی ہو کر وہ سے اعلیٰ تعلیم کے
یا سے اختیار اسے ہی ہو کر ایکوں کے اختیار اسے تاریخ اور ہے ہیں۔ ان تمام ایکوں کی اسی
تحقیق ہوتی ہے کہ یہ لوگ کس کے لئے کام کر رہے ہیں۔ اسی طرح آنحضور کے لئے یہ علم دیا
جائے ہو کہ وہ جان کس بیروان ملک کیا جا رہا ہے۔ کیوں جا رہا ہے۔ وہ کس ادارے کے
کر رہا ہے۔ اس کے کاغذات کی جانچ پڑتال تھانہ کی سطح پر کی جائے۔ بلکہ ایسے ویزے
کے لئے درخواست ہی مسترد کر دی جائے۔ یہ اسکیم کو اگر اپنی جائے۔ مگر یہ
کرے گا کون؟ اس کا ہی تک کوئی جواب نہیں۔ (روزنامہ جنگ، کراچی، ۱۸ مارچ ۱۹۹۰ء)

کافر ملکوں کو دعوت اسلام

کسی شخص کے مسلمان ہونے کے لیے جس چیز کی ضرورت ہے وہ سب امور
قرآن کریم نے بیان کر دیے ہیں۔ اگر حضور ﷺ کے بعد کسی اور نبی کی ضرورت بھی ہوتی تو
قرآن میں اس کا بھی ذکر ہوتا۔ جب قرآن کریم میں حضور ﷺ کے بعد کسی نبی کی ضرورت کا ذکر نہیں
ہے تو معلوم ہوا کہ ضرورت نہیں ہو سکتی۔ اگر ہمیں چیزوں کے مانے
سے صحابہ کرام اور پچھلے زمانوں کے اہل حق ہو گئے۔ ان چیزوں کا ماننا آج کیسے ناکافی ہو
گیا۔ کیا ان کا اسلام اور تھا اور اب کوئی اور ہے۔ ہرگز نہیں۔ قرآن کو ناقص اور اسلام کو ناتمام
دینا غلط ہے۔ تو یہ ماننا ہوگا کہ قرآن کریم نے جس چیز پر ایمان لانے کا حکم دیا ہے ان
کے سوا کسی اور پر ایمان لانا جائز نہیں ہے اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی نبوت پر عقیدہ
قرآن کریم سے صریح غلط ہے اس لیے ان کو نبی ماننا قرآن کریم کے ایمان اور اسلام سب کے خلاف ہے۔

یاد رکھیے! نبی غیر نبی سے افضل ہوتا ہے۔ اگر مرزا غلام احمد قادیانی نبی ہوتے تو صحابہ
کرام سے افضل ہوتے۔ کیونکہ وہ نبی نہ تھے اور قرآن بتاتا ہے کہ صحابہ کرام کے بعد آنے
والے لوگ ان سے افضل تو کجا ان کے برابر بھی نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ فرمایا:

لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ أُولَٰئِكَ

أَعْظَمُ دَرَجَةً (الحدید ۱۰)

ترجمہ: ''تم میں سے جن لوگوں نے فتح مکہ سے پہلے صدقہ دیا اور قتال کیا تم لوگ ان کے برابر نہیں ہو سکتے۔ ان کے درجات بہت بلند ہیں۔''

عموماً نبی کی اولاد نبی ہوتی ہے۔ اگر حضور ﷺ کے صاحبزادگان زندہ رہتے تو بھی نبی ہوتے۔ لیکن چونکہ آپ پر نبوت کو ختم کرنا تھا اس لیے انہیں زندگی نہیں دی گئی اور بچپن میں فوت کر دیا۔ حضور ﷺ کو ان کی وفات پر صدمہ ہوا۔ کفار نے آپ کو لاولد اور ابتر کے طعنے دیئے اور اللہ تعالیٰ نے یہ ظاہر کر دیا کہ یہ سب کچھ برداشت کیا جا سکتا ہے لیکن ختم نبوت میں رخنہ گوارا نہیں ہو سکتا۔

حضور ﷺ کی اولاد اور آپ سے براہ راست فیض لینے والے صحابہ جب نبی نہیں ہو سکتے تو وہ شخص کیسے نبی ہو سکتا ہے جو آپ سے چودہ سو سال دور کی نسبت رکھتا ہے۔ جس کے نہ ایمان کی ضمانت ہے نہ اخلاق کی گارنٹی۔ اگر قادیانی حضرات نے واقعی ایک نئی اور الگ ملت کی طرح نہیں ڈالی ہے تو انہیں چاہیے کہ وہ اسی دین اور ملت کی طرف لوٹ جائیں جسے حضور ﷺ لے کر آئے ہیں۔ جس دین میں حضور ﷺ کے بعد اور کسی نبی کی بعثت کا تصور نہیں ہے۔ ایک ایسے شخص کی خاطر جس کا کلام متناقض اور متضاد، جس کی ہر پیش گوئی غلط اور جھوٹی، جس کی زندگی کفار کی چاپلوسی، بزدلی اور جھوٹ کا مرقع ہے اور جس کی موت عذاب الٰہی کی بھیانک صورت ہے اور اس نبی کو نہ چھوڑیں جس کی باتیں جوامع الکلم اور پیش گوئی حق و صداقت، جس کی زندگی افتخار رسل اور جس کا وصال اللہ کے اشتیاق سے عبارت ہے۔

ہم انتہائی درد کے ساتھ قادیانی حضرات سے گزارش کرتے ہیں کہ ایمان ایک قیمتی دولت ہے۔ اس دولت کو اس شخص پر لٹا کر ضائع نہ کریں جس کی نبوت تو کجا ایمان بھی ثابت نہیں ہے۔ آؤ اجعلی اور وہمی نبوت کو چھوڑ کر صرف اس کی نبوت پر قناعت کر لو جس کی نبوت ہر قسم کے شک و شبہ سے بالا دلائل [illegible] ایمان اور آئندہ بعثت کے [illegible] علامت ہے۔

وہ نبی جو کوثر کا مالک، لواء حمد کا حامل اور انبیاء کا خاتم ہے اسے چھوڑ کر کسی کذاب، مفتری اور کفر رسیدہ شخص کو نبی مان لینا ہرگز نجات کا راستہ نہیں ہے۔ پس اے راہ نوردانِ شوق! اگر تم واقعی حق کی تلاش رکھتے ہو تو آؤ اور قادیان کو چھوڑ کر طیبہ کی طرف لوٹ آؤ۔

(مقالات سعیدی، علامہ غلام رسول سعیدی علیہ الرحمہ)

ماہنامہ ملیہ اپریل ۲۰۱۸ء کے مدیر ابوانیس حبیب الرحمن لدھیانوی لکھتے ہیں کہ جب پاکستان میں قادیانیوں کے خلاف ۱۹۷۴ء میں تحریک چلی تو شاہ فیصل مرحوم نے ذوالفقار علی بھٹو مرحوم پر قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے پر زور نہیں دیا تھا بلکہ کہا تھا کہ چونکہ قادیانیوں کی پیدائش خطہ ہند میں ہوئی ہے اور ہم لوگ ان کی حقیقت سے واقف نہیں جبکہ پاک و ہند کے لوگ ہی ان کی اصلیت کو جانتے ہیں، اس لئے ضروری ہے کہ پاکستان کے لوگ ہی قادیانیوں کے مذہب کا تعین کر کے ہمیں بتائیں کہ یہ مسلمان ہیں یا کافر۔ ورنہ پاکستان سے کوئی بھی شخص حج یا عمرے کے لئے سعودی عرب نہیں آسکے گا۔ پھر اس کے بعد بھی بھٹو مرحوم نے ذاتی طور فیصلہ نہیں کیا تھا اگر ذاتی طور پر فیصلہ کیا ہوتا تو دباؤ کی بات کہی جاسکتی تھی مگر بھٹو مرحوم نے پوری پارلیمنٹ کے سامنے اس مسئلے کو رکھ کر متفقہ طور پر انہیں کافر قرار دلوایا تھا۔

نیز لکھتے ہیں: میں ایک اور ایسی بات لکھ رہا ہوں جو کہ اس سے پہلے کبھی نہیں لکھی، کیونکہ یہ ایک امانت تھی جس کے اظہار کا وقت آگیا ہے۔ ۱۹۸۳ء میں رمضان المبارک میں عمرے کے لئے میرا سعودی عرب جانا ہوا، اور پھر حج کر کے واپس لوٹا۔ مدینہ منورہ میں ایک پاکستانی بزرگ ملے، جو کہ مختلف اوقات میں تحریک ختم نبوت سے وابستہ رہ چکے تھے۔ ان دنوں وہ اقامہ پر مقیم تھے۔ ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کے متعلق بات چل نکلی۔ میں چونکہ بھٹو کے خلاف تھا تو اسی پیرائے میں بات کرنے لگا۔

اس بزرگ نے میری بات سن کر اپنا ایک خواب بیان کیا۔ کہا کہ جس رات بھٹو مرحوم کو پھانسی دی گئی اس رات مجھے خواب میں رسول اکرم ﷺ کی زیارت ہوئی۔ میں دیکھتا ہوں کہ رسول اکرم ﷺ بڑے اضطراب میں کسی کے انتظار میں ٹہل رہے ہیں، ان کے ساتھ چاروں

خلفاء بھی کھڑے ہیں۔ ان خلفاء میں سے کسی نے پوچھا کہ کیا بات ہے تو رسول [illegible] فرمایا کہ آج میری ختم نبوت کے پہرے دار کا جنازہ آرہا ہے۔ میں ہڑبڑا کر نیند سے [illegible] اور تیزی سے روضہ اقدس پر جا پہنچا۔ ابھی معلوم نہ تھا کہ کونسے پہرے دار کے جنازے [illegible] ہے؟ میں سمجھا کہ کسی بزرگ کا انتقال ہوگیا ہے، جو کہ تحریک ختم نبوت میں شامل ہوں گے۔ [illegible] دن چڑھا تو معلوم ہوا کہ ذوالفقار علی بھٹو کو پھانسی دیدی گئی ہے۔ وہ بزرگ یہ خواب بیان کرتے ہوئے ہچکیاں لینے لگے۔ اس بزرگ نے کہا میں بھی بھٹو مرحوم کے خلاف تھا مگر اس خواب نے مجھے ہلا کر رکھ دیا ہے۔ (ماہنامہ ملیہ فیصل آباد، شمارہ نمبر ۵، جلد نمبر ۱۵، حبیب الرحمن الدھیانوی)

قادیانی اسلام کے غدار

21 جون 1936ء کو پنڈت جواہر لال نہرو کے نام انگریزی خط میں فرمایا:

"I have no doubt in my mind that the Ahmadis are traitors [illegible]th to islam and to india"

''میں اپنے ذہن میں اس امر کے متعلق کوئی شبہ نہیں رکھتا کہ احمدی اسلام اور ہندوستان کے غدار ہیں۔''

[illegible]houghts and Reslection Iqbal, by Syed Abdul Wahid, Page # 306)

غیرت اقبال

ایک دفعہ سید آغا صدر (چیف جسٹس) نے لاہور کے عمائدین اور مشاہیر کو کھانے پر مدعو کیا، حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ بھی مدعو تھے۔ اتفاق سے اس محفل میں جھوٹے نبی (مرزا قادیانی) کا خلیفہ حکیم نور الدین بھی بلا دعوت آ ٹپکا تھا۔ جب عاشق رسول علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی نظر اس کذاب کے منحوس چہرہ پر پڑی تو غیرت ایمانی سے علامہ اقبال کی آنکھیں سرخ ہوگئیں۔ فوراً اٹھے اور میزبان کو مخاطب کر کے کہا: ''آغا صاحب! آپ نے یہ کیا غضب کیا کہ باغی ختم نبوت اور دشمن رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی مدعو کیا اور مجھے بھی! اور کہا ''میں ہوں، میں ایسی محفل میں ایک لمحہ بھی نہیں بیٹھ سکتا'' حکیم نور الدین چور کی طرح فوراً حالات بھانپ گیا اور نو دو گیارہ ہوگیا۔ اس کے بعد میزبان نے علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ سے معذرت کی [illegible]

[illegible] نے اسے کب بلایا تھا یہ تو خود ہی کس آیا تھا۔"

[illegible] ختم ہوتے اور [illegible] کا پارلیمانی کردار، ادارہ تحفظ ختم نبوت، کراچی، مدیر اعلیٰ ماہنامہ احوال و آثار، لاہور، [illegible] اکتوبر ۱۹۹۸ء، المکتبۃ العلمیہ ۱۹۲ مسلم اردو بازار گنج بخش روڈ لاہور)

مسئلہ ختم نبوت: حالیہ بحران کے چند اہم پہلو

2017ء میں ختم نبوت کے حلف نامہ کے عنوان میں تبدیلی کا جو بل منظور کیا گیا اس [illegible] کے رہبر ارشد لکھتے ہیں۔

ملک کے انتخابی قوانین میں ترامیم کا بل پاس ہونے پر اس میں ختم نبوت سے متعلق حلف نامہ کی تبدیلی و قانونی شقوں کے متاثر ہونے کی بنا پر بڑی اور قومی اسمبلی کے ساتھ ساتھ دینی حلقوں اور سوشل میڈیا میں بھی حاصی گرما گرمی کا ماحول پیدا ہو گیا تو حکومت نے عقیدہ ختم نبوت کے حلف نامہ کو سابقہ پوزیشن میں بحال کرنے کا بل اسمبلی میں پاس کرلیا۔ مگر دفعہ ۷ بی اور ۷ سی کے بارے میں مطالبہ جاری ہے اور حکومتی حلقے یقین دلا رہے ہیں کہ ان کو بھی عوامی مطالبہ کے مطابق جلد پوزیشن میں لایا جائے گا۔

تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ ملک کے سب سے بڑے صوبے کے وزیر قانون کے ان ریمارکس نے سب کو پریشان کر دیا کہ قادیانی ہماری طرح نمازیں پڑھتے ہیں اور دیگر مذہبی معاملات میں بھی ہم جیسے ہیں، صرف ایک ختم نبوت کے عقیدہ کا فرق ہے۔ ہم صوبائی وزیر قانون کو جتنا بھی کوس لیں کم ہے، لیکن اس کے ساتھ اس معاملہ میں ہمیں اپنی کوتاہی کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے کہ آج کے جدید تعلیم یافتہ ماحول کے عمومی تاثرات و محسوسات کم و بیش اسی طرح کے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم عقیدہ ختم نبوت اور قادیانیت کے بارے میں عوامی آگاہی اور بیداری کا وہ ماحول قائم رکھنے میں کامیاب نہیں رہے جو ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء، ۱۹۸۴ء کی تحریکات تک دینی حلقوں کے ساتھ ساتھ دیگر قومی شعبوں میں بھی موجود تھا اور میرا خیال ہے کہ اس میں ہم سب قصوروار ہیں۔

پیش لفظ

صدر اسلام سے لے کر آج تک تمام مسلمانوں کا اس پر اتفاق و اجماع رہا
ہمارے نبی محمد عربی ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور آخری رسول ہیں۔ نہ آپ کے
نبی پیدا ہوگا اور نہ کسی کے سر پر نئے سرے سے نبوت کا تاج رکھا جائے گا۔

اس پر قرآن وحدیث اجماع امت قیاس اور اسلاف امت کے اقوال سے بکثر
دلائل موجود ہیں۔ قرآن مجید میں واضح ارشاد ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ
النَّبِيّٖنَ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (الاحزاب: ۴۰)

محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں
پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ (کنز الایمان)

صاحب قرآن ﷺ فرماتے ہیں:

سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلهم یزعم أنه نبی وانا خا
النبیین لانبی بعدی

عنقریب میری امت میں تیس کذاب (جھوٹے) ہونگے ان میں سے ہر ایک
گمان ہوگا کہ وہ نبی ہے۔ حالانکہ میں سب نبیوں میں سے آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی
نبی نہیں۔ (ابوداؤد ۴۲۵۲، مسلم شریف ۲۸۸۹، ترمذی ۲۲۰۲، ابن ماجہ ۳۹۵۲، بخاری ۷۱۲۱ وغیرہ)

یہی وجہ ہے کہ جس دور میں بھی کسی بد بخت نے جھوٹا دعوئے نبوت کیا یا عقیدۂ
نبوت پر رخنہ ڈالنے کی کوشش کی اہل اسلام نے اس کے خلاف علم جہاد بلند کیا ہے جیسا
مسیلمہ کذاب کے خلاف صحابہ کرام نے عملاً جہاد بالسیف کے اجماع کا مظاہرہ فرمایا۔

چونکہ جس قدر یہ عقیدہ نازک، حساس مہتم بالشان ہے دشمنان اسلام اس قدر ہی
کے خلاف زور آزمائی کرتے آئے ہیں۔ جس کی بدترین صورت یہ ہے کہ وہ کلمہ گو بعض افراد

ی طریقہ کار اسلام کے خلاف استعمال کرتے رہے ہیں۔ ان لوگوں میں "مرزا غلام قادیانی" کا نام سرفہرست ہے۔ یہ وہ بدبخت انسان ہے کہ جس نے اسلام کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنے کی ازحد سعی مذموم کی رب تعالیٰ کی ذات سے لے کر اس کے تمام انبیاء و رسل علیہم السلام فرشتوں تمام صحابہ و اولیاء حتیٰ کہ تمام مسلمانوں تک کو وہ بھر بھر گالیاں دیں اور خود بھی نبی ہونے کا دعویٰ کیا اور کبھی نبی و رسول ہونے کا نعوذ باللہ۔

رب تعالیٰ بہترین صلہ عطا فرمائے علماء و مشائخ اور وکلاء و مقننین کو کہ انہوں نے اس پر مرزا قادیانی کے اٹھائے گئے "فتنہ مرزائیت" کی سرکوبی کی۔ حتیٰ کہ ہمارے اکابرین کی بے شمار قربانیوں اور انتھک کوششوں کے نتیجہ میں مرزائیوں کو ۷۴ء کے آئین میں بھی کافر اقلیت قرار دیا جا چکا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک وہ مقننین کے جنہوں نے خاص کر کے جہاد بالقلم کے ذریعے عقیدۂ ختم نبوت و رد مرزائیت پر خدمات سرانجام دیں، مفسر قرآن شارح صحیحین علامہ غلام رسول سعیدی علیہ الرحمہ کا شمار ان میں ہوتا ہے آپ نے اس موضوع پر ہزاروں صفحات لکھے ہیں۔ جو آپ کی تصنیفات میں تمام سے منثورہ کی طرح موجود ہیں۔ (کاش کہ کوئی محقق ان تحقیقات کو یکجا کر کے امت کے حوالے کر دے) ابھی ہمارے ہاتھ میں جو کتاب ہے یہ بھی وہ تحقیقات آپ کی وہ تحقیق نقل ہے جو آپ کی شہرۂ آفاق تفسیر "تبیان القرآن" میں سورۃ احزاب کی آیت نمبر ۴۰ کے تحت ہے جب آپ پڑھیں گے تو حضرت کے اسلوب تحریر انداز تحقیق اور رنگ [illegible] منکرین کو دیکھ کر عش عش کر اٹھیں گے۔ مالک کریم آپ کو پوری امت کی طرف سے بہترین صلہ عطا فرمائے۔

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان کا لائق تحسین اقدام

اہلسنت کے تعلیمی بورڈ "تنظیم المدارس" نے بھی اس سلسلہ میں لائق تحسین اقدام کیا کہ علماء تقریر و تحریر کے ساتھ ساتھ اہل باطل مذاہب [illegible] منکرین ختم نبوت کے [illegible] تحقیق بھی حقیقۃً ختم نبوت [illegible] منکرین ختم نبوت کی [illegible] کے ساتھ [illegible] کی گئی ہے۔

[illegible] صاحب [illegible]

نعیمیہ، جامعہ نعیمیہ لاہور) کو کہ جنہوں نے راقم کو بالاصرار یہ حکم دیا کہ علامہ سعیدی رحمۃ اللہ علیہ الرحمہ کی اس تحقیق کو مفید حواشی سے مزید مزین کریں تا کہ اسی رمضان المبارک تک زیور طبع سے آراستہ کیا جائے۔

سو فقیر حقیر نے رب تعالیٰ کی بارگاہ سے فضل اور تاجدار ختم نبوت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم جناب سے نگاہ رحمت کی طلب کی اور کام شروع کر دیا۔ جو بفضلہٖ تعالیٰ تکمیل کو پہنچا اور اب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

اس کا نام "آیت ختم نبوت کی تفسیر و رد مرزائیت المعروف ردقادیانیت" تجویز کیا گیا ہے۔

رب تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اسے اپنی بارگاہ میں قبول فرماتے ہوئے میرے والدین، مرشد کریم، جملہ اساتذہ کرام اور تمام محبین کی بے حساب مغفرت کا ذریعہ بنائے۔ امین بجاہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

بندگی معذرت

راقم الحروف کے ان حواشی یا گزشتہ کتب و تحاریر میں اگر کوئی ایسی بات نقل ہو گئی ہو جو اہلسنت و جماعت کے موقف یا مسلمات کے خلاف ہو تو بندہ اس سے اعلان برأت کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے دل و دماغ، نگاہ اور زبان و قلم کو خطا سے محفوظ رکھے۔ اور قیامت تک ہماری آنے والی تمام نسلوں کو مسلک حق اہل سنت و جماعت پر زندہ رکھے اور اسی پر موت عطا فرمائے۔

مقدس مشن تحفظ عقیدۂ ختم نبوت کا ادنی نوکر

فقیر سجاد علی فیضی

مدرس و ناظم دار العلوم جامعہ فیضیہ تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد



ردقادیانیت

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ

محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول

وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ❶ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا

اور آخری نبی ہیں، اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

اس کی تحقیق کہ رسول اللہ ﷺ مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔

قتادہ بیان کرتے ہیں کہ یہ آیت حضرت زید بن حارثہ کے متعلق نازل ہوئی ہے کہ وہ آپ کے بیٹے نہیں ہیں اور آپ کے چار نسبی بیٹے تھے آپ حضرت قاسم، حضرت ابراہیم، حضرت طیب اور حضرت

---

❶ مرزائیہ دھوکہ دہی سے کام لیتے ہوئے کہتے ہیں کہ لفظ قرآنی "النبیین" میں الف لام عہد خارجی کا ہے یا پھر استغراق عرفی ومجازی کا ہے۔ جن کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ سب نبیوں کے خاتم نہیں ہیں بلکہ صرف ان مخصوص نبیوں کے خاتم ہیں جو صاحب شریعت ومستقل نبی تھے۔ نہ کہ ان کے جو غیر صاحب کتاب اور غیر تشریعی نبی ہوں۔ مرزائیوں کا معروف مناظر وسابق پرنسپل جامعہ ربوہ قاضی نزیر لکھتا ہے: "(النبیین میں) الف لام استغراق عرفی یا عہد خارجی کا ہی ہوسکتا ہے" (شان خاتم النبیین ص ۷۲۲)

یونہی اپنی دوسری کتاب 'الحق المبین" کے صفحہ ۴۲ تا ۶۲ پر لکھا۔

جواب نمبر ۱: ضروری معلوم ہوتا ہے کہ تفصیلی جواب سے قبل آسان پیرایہ میں الف لام کی بحث پیش کردی جائے تا کہ آنے والی گفتگو بآسانی سمجھ آسکے، الف لام کی کئی اقسام ہیں لیکن یہاں انہیں اقسام کی وضاحت کی جاتی ہے جو ہماری گفتگو سے تعلق رکھتی ہیں۔

۱۔ **الف لام جنسی:** یہ اس الف لام کو کہتے ہیں جس کے مدخول سے نفس ماہیت مراد ہو افراد کا بالکل لحاظ نہ ہو، جیسے "الرجل خیر من المرأۃ" جنس مرد جنس عورت سے بہتر ہے۔

۲۔ **الف لام استغراق حقیقی:** یہ اس الف لام کو کہتے ہیں جس کے مدخول کے تمام افراد مراد ہوں، جیسے "ان الانسان لفی خسر" بیشک تمام انسان خسارے میں ہیں۔

۳۔ **الف لام استغراق مجازی وعرفی:** یہ وہ الف لام ہے جو مجازاً مبالغہ کے طور پر جنس کی تمام صفات کی شمولیت کے لیے ہو، جیسے "زید الرجل علما" یعنی زید تمام مردوں کے علم کا جامع ہے۔

۴۔ **الف لام عہد خارجی:** یہ اس الف لام کو کہتے ہیں جس کے مدخول سے وہ فرد مراد ہو جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہو جیسے ارسلنا الی فرعون رسولا فعصی فرعون الرسول (ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجا تو فرعون نے اس رسول کا حکم نہ مانا، مزمل ۱۵، ۱۶ ترجمہ کنزالایمان (بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

(الف حاشیہ) ۵۔ الف لام عہد حضوری یا وہ الف لام کہ جس کے مدخول سے پہلے ذکر ہو چکا ہو جیسے اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ (آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا) (تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو کتاب الاستمداد از علامہ فاضل بریلوی ص ۳۸ تا ۴۰ و ۴۲ و تفصیل کے لیے دیکھیں حاشیہ ص ۸۰ تا ۸۲ از ناشر)

امام اہلسنت امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب مستطاب "تمہید ایمان" میں اس کا بڑا تفصیلی جواب دیا ہے، ہم کوشش کرتے ہیں کہ اس کا خلاصہ یہ قارئین کریں، ملاحظہ ہو۔

میں الف لام عہد خارجی کا ہو ہی نہیں سکتا اس کی وجہ یہ ہے کہ الف لام عہد خارجی کا ہوتا ہی وہ ہے جس کا مدخول کا پہلے ذکر ہو چکا ہو۔ اب غور کرنا چاہیے کہ الف لام کا مدخول لفظ "النبیین" ہے دیکھنا یہ ہے کہ انبیاء کا اس سے پہلے ذکر ہوا ہے یا نہیں؟ اگر ہوا ہے تو کس طور پر مطالعہ قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء کرام اس سے پہلے کئی طرح ذکر ہوا ہے۔ مثلاً (۱) فرداً فرداً، خواہ ان کے ناموں کی صراحت کے ساتھ ہو جیسے اور یس، نوح، صالح، ابراہیم علیہم السلام، ان کی تعداد پچیس (26) ہے۔ (۲) یا اجمالی طور پر کہ ہو جیسے قَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ (۳) یا عموم و استغراق کے طور پر جیسے وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ (بقرہ۔ ۱۳۶) (۴) یا مثلیت کے وصف کو ملحوظ رکھتے ہوئے وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُوحِي إِلَيْهِمْ (النحل: ۱۶) (۵) یا ایسے معنی جنسی کے طور پر جو فرد و جمع کو تو شامل ہو مگر اس میں کسی قسم کے خصوص و شمول کے خاص کا لحاظ نہ ہو جیسے، مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ (بقرہ: ۹۸) (۶) یا انبیاء میں سے کسی خاص جماعت کا ذکر کیا گیا ہو خواہ اس جماعت کا خصوص کسی وصف یا اضافت یا دوسرے بیان سے کس کلام میں مذکور و مستفاد ہو جیسے إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ حَقٍّ (آل عمران ۲۱) (۷) یا بوجہ عہد حضوری کے جیسے يَا قَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ (یس: ۲۰) (۸) یا بوجہ ذکری کے جیسے وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ (الاعراف: ۱۰۱) (۹) یا بوجہ علمی کے جیسے وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ إِذْ جَاءَهَا الْمُرْسَلُونَ (یس: ۱۳)

آپ نے غور کیا کہ انبیاء کرام کا تذکرہ غیر کس طرح کثیر اور مختلف طریقوں سے کیا گیا ہے۔ یہاں پر کوئی قرینہ اور دلیل ظاہری بھی موجود نہیں ہے جو ان وجوہ کثیرہ میں سے کسی وجہ کو معین کرے۔ اس لیے "النبیین" کے الف لام سے یہ قطعاً معلوم نہ ہوگا کہ ان میں سے کس مذکور کی طرف اشارہ ہوا ہے۔ جب مذکور معلوم ہی نہیں تو اس کی تعیین بھی نہ ہوئی تو جب تعیین نہ ہوئی تو پھر عہد کہاں رہا؟

لہٰذا ثابت ہوا کہ یہ الف لام عہد خارجی کا نہیں ہے بلکہ استغراق حقیقی کا ہے، جس کی رو سے ثابت ہوگا کہ نبی کریم [illegible] ہر قسم کے انبیاء کے خاتم ہیں۔ (تفصیل کے لیے دیکھیں [illegible])

جواب ۲: یہاں استغراق عرفی بھی مراد نہیں ہو سکتا اس لیے کہ استغراق کی دو اقسام ہیں۔ (۱) استغراق حقیقی۔ (۲) استغراق عرفی۔

[illegible] ہے استغراق عرفی ہو اس کا مجازی معنی ہے اور استغراق حقیقی ہو اس کا حقیقی معنی ہے۔ [illegible] حقیقی معنی چھوڑ کر مجازی معنی کب لیا جاتا ہے جب حقیقی معنی مراد لینے میں [illegible] ہو اور وہاں کوئی قرینہ صارفہ

...ہو، جیسا کہ مشہور اردی کتاب ''وروس البلاغہ'' میں ہے۔

المجاز هو اللفظ المستعمل فی غیر ما وضع له لعلاقة مع قرینة مانعة ...ة المعنی السابق مجاز وہ لفظ ہے جو کسی مناسبت کی وجہ سے اپنے معنی غیر موضوع لہ (مجازی) ...ال ہو اس حال میں کہ وہاں کوئی قرینہ بھی پایا جائے جو معنی سابق (حقیقی) مراد لینے سے مانع ہو۔ (۱۱۲)

جب کہ یہاں تو استغراق کا حقیقی معنی لینا نہ ہی متعذر ہے اور نہ ہی مہجور، اور نہ ہی حقیقی معنی لینے سے ...ینہ مانعہ موجود ہے۔ اس لیے ''النبیین'' میں قطعی طور پر استغراق کا حقیقی معنی ہی مراد لیا جائے گا نہ کہ عرفی ...اس لیے بھی کہ حقیقی معنی مراد لینے پر قرآن وحدیث کی بے شمار نصوص شاہد ہیں جبکہ مجازی معنی لینے پر ...ک کا کوئی قرینہ نہیں۔

...ائی حضرات سیاق آیت اور کلمہ ''لکن'' کے ذریعے اجرائے نبوت پر ایک بھونڈا سا استدلال پیش ...ے ہوئے کہتے ہیں: گویا آیت کے اس حصے (ما کان محمد ابا احد من رجالکم) میں ...ت سیدنا محمد ﷺ کی ابوت جسمانی کی بلحاظ بالغ نرینہ اولاد ہونے کی نفی کی گئی ہے۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ نے ...کن سے استدراک کرتے ہوئے فرمایا ہے "ولکن رسول الله وخاتم النبیین"۔ حرف لکن ...ک کے لیے استعمال ہوتا ہے یعنی پچھلے کلام میں اگر شبہ یا وہم پیدا ہوتا ہو تو اس کے بعد لکن کے لفظ کا ذکر ...ے جو کلام لایا جاتا ہے اس سے اس پیدا ہونے والے شبہ یا وہم کو دور کرنا مقصود ہوتا ہے چنانچہ شرح جامی جو ...ستند کتاب ہے میں لکھا ہے۔

ولکن للاستدراک .... استدراک دفع توهم ... من کلام المقدم بین متغایرین نفیا واثباتا معنی

کہ لکن کا لفظ استدراک کے لیے (بمعنی تدراک مافات کے لیے) استعمال ہوتا ہے اور ...اک کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ کلام مقدم سے جو وہم پیدا ہوتا ہے اس وہم کو دور کرنا مقصود ہوتا ہے اور لکن ...قدم اور مابعد کلام آپس میں ایک دوسرے سے نفی اور اثبات کی صورت میں معنی مختلف ہوتے ہیں۔

اب اس جگہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم منفی کلام سے شبہ پیدا ہوتا تھا کہ معاذ ...ا تعالیٰ نے آنحضرت کا ابتر ہونا اور لاوارث ہونا تسلیم فرمالیا ہے۔ حالانکہ وہ اس سے پہلے ان ...ک هو الابتر کے قول میں کفار کے اس اعتراض کی تردید کر چکا تھا کہ (معاذ اللہ) آپ ابتر ہیں ...یا گیا آپ کا دشمن ابتر نہ ہوگا آپ کی کوئی نرینہ اولاد نہیں یا آپ لاوارث ہیں۔ اس جگہ اس شبہ کا ازالہ ...ے بعد کلام ہم رسول اللہ وخاتم النبیین سے کیا گیا۔

...ں ماحاصل رسول اللہ وخاتم النبیین کا یہ ہے کہ رسول اللہ کے لفظوں میں تو آنحضرت کو امت کا ...ل باپ قرار دیا گیا اور خاتم النبیین کے الفاظ میں اس ابوت روحانی کو اس سے بڑی شان میں یوں ثابت ...یا ہے کہ آپ امتیوں کے بھی باپ تھے ہیں آپ کے وارث (یعنی آپ کے بعد بھی کی) ہوں گے۔ ...ن خاتم النبیین ص: ۱۵۴ تا ۱۴۰)

مرزا کے اس استدلال کی رد ان کی اس کتاب میں بھی موجود ہے القول الصحیح ص: ۲۰ تا ۲۶ ملخصاً

ص:۳۵۲،۳۸۳، مقام خاتم النبیین ص:۳۶، ۹۰، ازالہ شبہات ص:۲۱۲ تا ۲۱۴ از قاسمی نزیہ
استدلال کا خلاصہ یہ ہے کہ لکن سے پہلے والے کلام میں کفار کا یہ شبہ تھا کہ محمد لاولد ہیں۔ اور
اللہ سے روحانی ابوت (باپ ہونا) ثابت کی اور خاتم النبیین سے یہ ثابت کیا گیا کہ آپ اپنی امت
نبیوں کے روحانی باپ ہیں۔ العیاذ باللہ۔

جواب: مرزائیہ کے استدلال کے باطل ہونے کی یہی دلیل کافی ہے کہ ان کے استدلال کو قرآن حدیث
اجماع امت وقیاس اور اقوال مفسرین میں سے کسی کی بھی تائید حاصل نہیں ہے گویا سراپائے تفسیر بالرای
ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔

زیادہ شبہ اور اس کا ازالہ تو آیئے اس کی حقیقت جانتے ہیں تفسیر جمل میں ہے: وجه
الاستدراك أنه لما نفى كونه ابالهم كان ذلك مظنة ان يتوهم أنه ليس بينه
وبينهم ما يوجب تعظيم واتقيادهم له، فدفعه ببيان ان حقه اكد من حق الاب
الحقيق من حيث رسولهم۔ استدراک کی وجہ یہ ہے کہ جب آپ سے آپ کی امت کے مردوں
کے باپ ہونے کی نفی کی گئی تو یہ وہم پیدا ہوا کہ (اب) ان کے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ایسا کوئی واسطہ
نہیں جو امت پر آپ کی تعظیم اور پیروی کو واجب کرنے والا ہو تو اس وہم کو اس بیان کے ذریعے دور کیا گیا
کہ آپ کا حق حقیقی و نسبی باپ سے بھی کہیں زیادہ ہے۔ کیونکہ آپ ان کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ (ج
۴ ص:۱۷۸)

مزید فرمایا: ولما كان قوله "من رجالكم مظنة ان يتوهم انه ابو احد من
رجال نفسه الذين ولدوا منه دفعه بقوله وخاتم النبيين فانه يدل على انه يكون
بالواحد من رجال نفسه ايضا لانه لو بقى الابن بالغ بعده لكان اللائق بعده ان
يكون نبيا بعده فلا يكون هو خاتم النبيين. فرمان باری "من رجالكم" سے جب یہ
وہم پیدا ہوا کہ شائد آپ اپنی حقیقی بالغ اولاد (بیٹوں) کے باپ ہوں تو اس وہم کو "خاتم النبیین" فرما کر
دور کیا گیا۔ کیونکہ یہ الفاظ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ (آپ جس طرح اپنی امت کے مردوں کے باپ
نہیں ویسے ہی) اپنے حقیقی و بالغ مردوں کے بھی باپ نہیں ہیں۔ اس لئے کہ اگر آپ کے بعد آپ کا کوئی بالغ بیٹا
ہوتا تو وہ نبی اور اس لائق تھا کہ آپ کے بعد وہ نبی ہوتا (بفرض محال) اگر ایسا ہوتا تو پھر آپ خاتم النبیین نہ ہوتے۔
(ج ۳ ص ۲۱۵)

ثابت ہوا کہ "خاتم النبیین" کے مبارک الفاظ ابوت کی نہیں بلکہ صرف اختتام نبوت کی دلیل ہیں۔

(جامع البیان، رقم الحدیث: ۲۵۱۶۲ الدر المنثور للسیوطی ۶/۶۰۸ تفسیر ابن ابی حاتم، رقم الحدیث: ۱۸۲۹۹)

جب نبی سید عالم ﷺ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح کر لیا تو کفار اور منافقین نے اعتراض کیا کہ آپ نے اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کر لیا اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی کہ حضرت زید بن حارثہ آپ کے حقیقی بیٹے نہیں ہیں حتی کہ ان کی بیوی آپ پر حرام ہو جائیں لیکن آپ تعظیم اور تکریم کے اعتبار سے امت کے باپ ہیں اور آپ کی ازواج مطہرات امت کی مائیں ہیں، اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرما کر کفار اور منافقین کے اعتراضات کو ساقط کر دیا، اس آیت کا مقصد یہ ہے کہ آپ کے زمانہ میں جو مرد تھے آپ ان میں سے کسی کے حقیقی والد نہیں ہیں، یہ نہیں ہے کہ آپ کسی کے والد نہیں ہیں کیونکہ آپ کی چار بیٹیاں تھیں اور آپ ان کے والد تھے اور آپ کے چار بیٹے تھے اور آپ ان کے والد تھے لیکن وہ سب صغر سن میں وفات پا گئے اور ان میں سے کوئی بھی مرد ہونے کی عمر تک نہیں پہنچا، سو آپ مردوں میں سے کسی کے حقیقی والد نہیں ہیں نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وہ تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں اور یہ چاروں آپ کے نسبی بیٹے تھے مخاطبین کے مردوں میں سے نہ تھے، بعض احادیث میں ہے کہ آپ نے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کے متعلق فرمایا یہ دونوں میرے بیٹے ہیں۔ (سنن الترمذی رقم الحدیث: ۳۸۶۹) لیکن آپ نے ان کو مجازاً اپنے بیٹے فرمایا وہ آپ کے نسبی بیٹے نہ تھے، وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نسبی بیٹے اور آپ کے نواسے تھے۔ خلاصہ یہ ہے کہ وہ تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں اور نہ کسی مرد کے حقیقی والد ہیں، نہ رضاعی والد ہیں۔

ہم نے امام ابن جریر اور امام ابن ابی حاتم کے حوالے سے لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے چار بیٹے تھے لیکن مشہور یہ ہے کہ آپ کے دو بیٹے تھے حضرت قاسم اور حضرت ابراہیم، حضرت قاسم حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے پیدا ہوئے انہی کی وجہ سے آپ کی کنیت ابو القاسم ہے اور حضرت ابراہیم آپ کی لونڈی ماریہ قبطیہ کے بطن سے پیدا ہوئے

کے والد تھے۔ (جامع البیان، رقم الحدیث: ۱۵۱۶۲ الدر المنثور، ۵، ۱۲۰، تفسیر ابن ابی حاتم، رقم الحدیث: ۱۸۱۹۰)

جب نبی سید عالم ﷺ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح کر لیا تو کفار اور منافقین نے اعتراض کیا کہ آپ نے اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کر لیا اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی کہ حضرت زید بن حارثہ آپ کے حقیقی بیٹے نہیں ہیں حتی کہ ان کی بیوی آپ پر حرام ہو جائیں بلکہ آپ تعظیم اور تکریم کے اعتبار سے امت کے باپ ہیں اور آپ کی ازواج مطہرات امت کی مائیں ہیں، اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرما کر کفار اور منافقین کے اعتراضات کو باطل کر دیا، اس آیت کا مقصد یہ ہے کہ آپ کے زمانہ میں جو مرد تھے آپ ان میں سے کسی کے حقیقی والد نہیں ہیں، یہ نہیں ہے کہ آپ کسی کے والد نہیں ہیں کیونکہ آپ کی چار بیٹیاں تھیں اور آپ ان کے والد تھے اور آپ کے چار بیٹے تھے اور آپ ان کے والد تھے لیکن وہ سب صغر سن میں وفات پا گئے اور ان میں سے کوئی بھی مرد ہونے کی عمر تک نہیں پہنچا، سو آپ مردوں میں سے کسی کے حقیقی والد نہیں ہیں نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وہ تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں اور یہ چاروں آپ کے نسبی بیٹے تھے مخاطبین کے مردوں میں سے نہ تھے، بعض احادیث میں ہے کہ آپ نے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کے متعلق فرمایا یہ دونوں میرے بیٹے ہیں۔ (سنن الترمذی رقم الحدیث: ۳۸۶۹) لیکن آپ نے ان کو مجازاً اپنے بیٹے فرمایا وہ آپ کے نسبی بیٹے نہ تھے، وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نسبی بیٹے اور آپ کے نواسے تھے۔ خلاصہ یہ ہے کہ وہ تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں اور نہ کسی مرد کے حقیقی والد ہیں، نہ رضاعی والد ہیں۔

ہم نے امام ابن جریر اور امام ابن ابی حاتم کے حوالے سے لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے چار بیٹے تھے لیکن مشہور یہ ہے کہ آپ کے دو بیٹے تھے حضرت قاسم اور حضرت عبداللہ حضرت قاسم حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے پیدا ہوئے انہی کی وجہ سے آپ ابوالقاسم ہیں اور حضرت ابراہیم آپ کی کنیز ماریہ قبطیہ کے بطن سے پیدا ہوئے

اور حضرت ابراہیم کے علاوہ آپ کی تمام اولاد قبل از اسلام پیدا ہوئی صرف حضرت ابراہیم واحد ہیں جو زمانہ اسلام میں پیدا ہوئے اسی وجہ سے ان کا لقب طیب اور مطہر ہے۔

(سبل الہدی والرشاد ج ۱۱ ص ۱۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۴ھ)

علامہ آلوسی نے لکھا ہے کہ آپ کسی مرد کے شرعی والد ہیں نہ رضاعی اور نہ کسی کو آپ نے شرعاً بیٹا بنایا کیونکہ شرعاً بیٹا اس کو بنایا جاتا ہے جو مجہول النسب ہو اور حضرت زید رضی اللہ عنہ مجہول النسب نہیں تھے ان کا نسب معروف تھا وہ حارثہ کے بیٹے تھے غرض آپ کسی اعتبار سے کسی مرد کے باپ نہ تھے نسبی نہ رضاعی نہ متبنی کے اعتبار سے۔

(روح المعانی جز ۲۲ ص ۴۵۔۴۴، دار الفکر بیروت، ۱۴۱۷ھ)

سیدنا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خاتم النبیین اور آخری نبی ہونے کے متعلق قرآن مجید کی آیات

سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین اور آخری نبی ہونے پر صاف اور صریح آیت تو یہی الاحزاب: ۴۰ ہے، اس کے علاوہ قرآن مجید کی اور آیات بھی ہیں جن سے آپ کا خاتم النبیین اور آخری نبی ہونا ثابت ہے:

(۲) اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (المائدہ: ۳) آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تمہارے اوپر اپنی نعمت کو تمام کر دیا اور تمہارے لیے اسلام کو بہ طور دین پسند فرما لیا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر دین کا کامل اور تمام ہونا اس بات کو مستلزم ہے کہ آپ آخری نبی ہیں، کیونکہ آپ کے بعد کسی اور نبی کا آنا اسی وقت ممکن ہوتا، جب آپ کے دین اور آپ کی شریعت میں کوئی کمی ہوتی جس کی کو بعد میں آنے والا نبی پورا کرتا، اور جب آپ کا دین کامل

تمام ہے اور اس کا نامکمل ہونا ممکن نہیں ہے تو آپ کے بعد کسی نبی کا آنا بھی ممکن نہیں ہے●

(۳) وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا (سبا: ۲۸) اور (اے رسول مکرم!) ہم نے آپ کو دنیا کے تمام لوگوں کے لیے (جنت کی) بشارت دینے والا اور (دوزخ سے) ڈرانے والا بنا بھیجا ہے۔

اس آیت میں یہ تصریح ہے کہ دنیا کے تمام لوگوں کے لیے آپ رسول ہیں اگر آپ کے بعد کسی نبی کی بعثت کو جائز قرار دیا جائے تو لازم آئے گا کہ آپ تمام لوگوں کے لیے رسول نہیں ہیں بلکہ بعض لوگوں کے لیے کوئی اور رسول آئے گا، اور اس سے یہ آیت کاذب ہو جائے گی اور قرآن مجید کا کاذب ہونا محال ہے، اس سے لازم آیا کہ آپ کے بعد کسی اور نبی کا آنا

● تکمیل دین کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی فرماتے ہیں: بالتنصیص علی قواعد العقائد والتوقیف علی اصول الشرائع من الفرائض والواجبات والسنن والآداب والحلال والحرام والمکروہ وموجبات الفساد لماله وجود شرعی کالصلوۃ والصوم والبیع ونحوها وقوانین الاجتهاد فیمالا نص فیه اصول عقائد کی وضاحت کر دی، فرائض واجبات، سنن مستحبات، حلال وحرام، مکروہات، مفسدات اور مشروعات جیسے مفسد صوم، صلوۃ اور بیع وغیرہ اور غیر منصوص میں اجتہاد کے قوانین ہر چیز سے واقف کر دیا۔ (تفسیر مظہری، ج ۲، ص: ۲۷۲، مکتبہ رشیدیہ)

[illegible] بات ہے کہ جب قرآن اور صاحب قرآن ﷺ نے دین کے تمام عقائد و مسائل کھول کھول کر بیان [illegible] تو اب نبی کیونکر آ سکتا ہے؟

[illegible] کی تفسیر میں امام ثعلبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ان شرائع الانبیاء [illegible] وشریعة هذه الامة باقیة لا تنسخ ولا تتغیر الی یوم القیامة [illegible] ﷺ سے پہلے [illegible] اور قیامت تک رہے گی اور اس [illegible]

[illegible] ہو کر [illegible] کے لیے [illegible] اور قیامت تک کے لیے باقی ہو [illegible] نے [illegible] کیسے [illegible] ہو سکتا ہے؟

محال ہے۔●

(۴) قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا (۷/۱۵۸) آپ کہہ دیجئے لوگو! بیشک میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔

اس آیت کی بھی حسب سابق تقریر ہے کہ اگر آپ کے بعد کسی کا آنا ممکن ہوتا

● اس آیت کریمہ کی تفسیر میں مفسرین کرام نے یہ حدیث مبارکہ نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کان النبی یبعث الی قومه خاصة وبعثت الی الناس عامة (مجھ سے قبل آدم تا عیسیٰ علیہم السلام میں سے) ہر نبی کسی خاص قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا اور میں تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں۔ (تفسیر بغوی ج: ۳، ص: ۶۰۷، تفسیر مظہری، ج ۶، ص: ۲۴، بخاری ج ۱، ص: ۴۳۹، مسلم حدیث نمبر ۵۲۱، شرح السنہ ج ۱۴ ص: ۱۹۶ وغیرہا)

امام اہلسنت محمد ماتریدی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ای ما ارسلناك الا الی الناس جمیعا الی العرب والعجم والی الانس والجن لیس کسائر الانبیاء انما ارسلوا الی قوم دون قوم والی بلدة دون بلدة۔ یعنی ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام انسانوں کی طرف عرب و عجم اور جن و انس کی طرف نہ کہ دیگر تمام انبیاء کی طرح کیونکہ وہ ایک قوم کی طرف بھیجے جاتے ایک کی طرف نہیں، ایک شہر کی طرف بھیجے جاتے تھے نہ کہ دوسرے کی طرف۔ (تحت آیت مذکور)

امام اسمٰعیل حقی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: دلت الآیة علی عموم رسالة وشمول بعثته یہ آیت کریمہ آپ کی رسالت عامہ اور بعثت شاملہ پر دلالت کرتی ہے۔ (تفسیر روح البیان ج: ۷ ص: ۳۴۶)

پھر انسان العیون کے حوالے سے لکھا: والخلق یشتمل الانس والجن والملك والحیوانات والنباتات والحجر (آپ چونکہ ساری خلق کی طرف مبعوث کیے گئے ہیں) اور خلق کا لفظ انسانوں، جنوں، فرشتوں، حیوانات، نباتات اور پتھروں کو بھی شامل ہے۔ (ایضاً ص: ۳۴۷)

امام تاج الدین سبکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: انه مرسل لجمیع الانبیاء والامم السابقة من لدن آدم الی قیام الساعة بلاشبہ آپ ﷺ کو تمام انبیاء اور آدم علیہ السلام سے لے کر قیام قیامت تک کی تمام قوموں کے لیے رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔ (ایضاً)

امام حقی علیہ الرحمہ محبت بھرا تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "یقول الفقیر دل کونه افضل المخلوقات علی عموم بعثته لجمیع الموجودات ولذا بشر بمولده اهل الارض والسماء وسلموا علیه حتی الجماد بفصیح الاداء فهو رحمة للعالمین ورسول الی الخلق اجمعین" فقیر کہتا ہے کہ آپ علیہ السلام کا افضل المخلوقات ہونا آپ کی تمام موجودات کی طرف بعثت کے عام ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ اسی وجہ سے تمام اہل سماء اور تمام اہل زمین کو آپ کے میلاد شریف کی بشارت دی گئی۔ اور ان سب نے آپ پر سلام پڑھا حتی کہ جمادات تک نے بھی فصیح ادائیگی کے ساتھ سلام پڑھا۔ پس آپ تمام جہانوں کی رحمت ہیں (تفسیر حاشیہ)

آپ سب کے لیے رسول نہیں رہیں گے۔ ❶

بقیہ حاشیہ: اور آپ ہی تمام مخلوق کے رسول ہیں (ایضا)

پھر فرمایا: وختم بی النبیون ای فلا ... بعدہ ولا مشرعا ولا متابعا (نبی کریم فرماتے ہیں) میرے ذریعے انبیاء کے سلسلہ کو ختم کر دیا گیا ہے۔ یعنی آپ کے بعد کوئی (نیا) نبی نہیں نہ صاحب شریعت اور نہ ہی تابع (غیر صاحب شریعت) (ایضا)

جس کے زیر لوا آدم و من سوا اس کی قاہر حکومت پہ لاکھوں سلام

❶ اس آیت کے تحت تفسیر المحرر الوجیز میں ہے: ھذہ الآیۃ خاصۃ لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم بین الرسل فإن محمداً صلی اللہ علیہ وسلم بعث إلی الناس کافۃ وإلی الجن

تمام رسولوں کے درمیان یہ آیت کریمہ خاص محمد عربی ﷺ کے لیے ہیں کیونکہ آپ کو تمام انسانوں اور تمام جنوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہے۔ (تحت آیت مذکور)

امام ابو منصور محمد ماتریدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: فانتشر ذکرہ بتبلیغ الرسل الیھم .... او ان اللہ تعالی سخر الخلق حتی بلغ بعضھم بعضا رسالۃ حتی فشا خبرہ وانتشر ذکرہ فی جمیع آفاق الارض شرقا وغربا وذلک من عظیم آیات نبوتہ ورسالتہ

تمام رسولوں کے درمیان یہ آیت کریمہ خاص محمد عربی ﷺ کے لیے ہیں کیونکہ آپ کو تمام انسانوں اور تمام جنوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہے۔ (تحت آیت مذکور)

امام ابو منصور محمد ماتریدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: فانتشر ذکرہ بتبلیغ الرسل الیھم .... او ان اللہ تعالی سخر الخلق حتی بلغ بعضھم بعضا رسالۃ حتی فشا خبرہ وانتشر ذکرہ فی جمیع آفاق الارض شرقا وغربا وذلک من عظیم آیات نبوتہ ورسالتہ

تمام مخلوقات میں آپ کا ذکر خیر یا تو رسولوں کی تبلیغ سے پھیلا ہے یا پھر رب تعالی نے ساری مخلوق کو مسخر فرما دیا یہاں تک کہ انہوں نے ایک دوسرے تک آپ کی نبوت و رسالت پہنچائی حتی کہ آپ کی خبر ہر سو پھیل گئی اور آپ کا ذکر زمین کے تمام کونوں میں شرق و غرب میں پھیل گیا۔ اس میں آپ کی نبوت و رسالت کی عظیم نشانیاں ہیں۔ (تحت آیت مذکور)

علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: وکان رسول اللہ ﷺ مبعوثا الی الکافۃ من الثقلین الی من وجد فی عصرہ والی من سیوجد بعدہ الی یوم القیامۃ بخلاف سائر الرسل فانھم بعثوا الی اقوامھم اھل عصرھم ولم تستمر شرائعھم الی یوم القیامۃ "نبی کریم ﷺ تمام جن و انس کی طرف مبعوث فرمائے گئے ہیں (عام ازیں) وہ آپ کے ظاہری زمانے میں موجود ہوں یا آپ کے بعد قیامت تک آنے والے ہوں برخلاف دیگر انبیاء و رسل کے کیونکہ وہ صرف اپنے زمانے کی اقوام ہی کی طرف مبعوث کیے گئے تھے اور انکی شریعتیں بھی قیامت تک کے لیے دائمی نہیں تھیں (جبکہ شریعت مصطفوی قیامت تک کے لیے کارفرما ہے)" (تفسیر روح البیان ج: ۳، ص: ۳۲۷) (بقیہ حاشیہ ــــ)

(۵) وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (الانبیاء: ۱۰۷) اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

اس آیت کی بھی اسی طرح تقریر ہے کہ اگر آپ کے بعد کسی رسول کا آنا ممکن ہوتو پھر بعض لوگوں کے لیے وہ رسول رحمت ہوگا اور آپ تمام جہانوں کے لیے رحمت نہیں رہیں گے

تکمیلہ حاشیہ:

عرش پہ تازہ بچھاڑ فرش پہ طرفہ دھوم دھام کان جدھر لگائیے تیری ہی داستان ہے (حدائق بخشش)

ایسے عظیم الشان نبی اور ایسی دائمی و کاملہ شریعت کے بعد نئے نبی کا آنا عقلاً نقلاً ہر دو کے اعتبار سے ناممکن ہے۔ اسی واسطے علماء فرماتے ہیں جو اس پر عقیدہ نہ رکھے وہ کافر ہے، ملاحظہ ہو۔

"وھی عامة للمقلین کما نطقت به النصوص حتی صرحوا بکفر منکرہ

اور آپ کی نبوت و رسالت تمام جن وانس کو عام ہے جیسا کہ بے شمار نصوص اس پہ ناطق ہیں حتی کہ علماء نے اس کے منکر کے کفر کی تصریح کی ہے (یعنی اسے کافر قرار دیا ہے) (تفسیر روح المعانی ج: ۵، جزء تاسع، ص: ۱۲۲)

بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو تمام مخلوقات کے لیے عام نہ ماننا یہ مشرکین کا عقیدہ ہے جس کی تردید رب تعالیٰ نے واضح الفاظ میں فرمائی ہے، جیسا کہ:

وما ارسلناك الا كافة للناس بشيرا ونذيرا (سورہ سبا: آیت ۲۸)

امام صاوی علیہ الرحمہ آیت پاک میں کلمہ حصر لانے کی حکمت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: الحصر اضافی جیء به للرد علی المشرکین الذین یعتقدون ان رسالته غیر عامة لجمیع بنی آدم "حصر اضافی ہے جو ان مشرکین کا رد کرنے کے لیے لایا گیا ہے جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت تمام بنی آدم کے لیے نہیں ہے۔" (ج ۵، ص: ۱۶۷)

ان تصریحات و دلائل سے ثابت ہوا کہ جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو سکتا ہے تو گویا وہ آپ کی نبوت و رسالت کے عام ہونے کا منکر ہے۔ اور ایسا منکر کافر

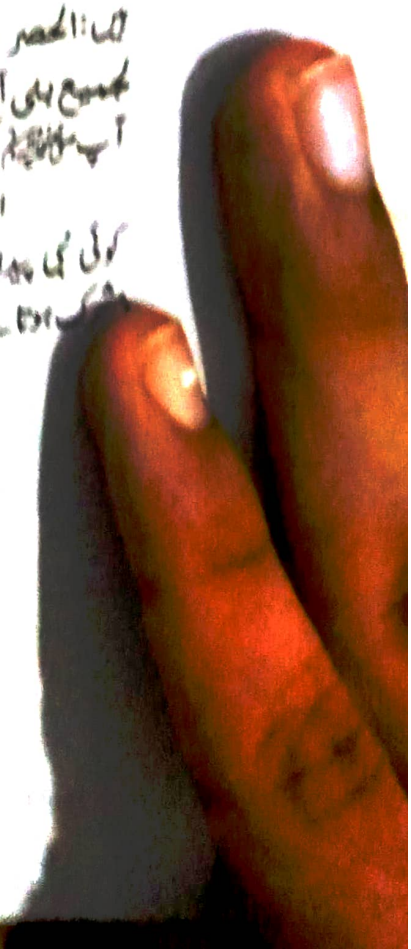

ہے یہ اس آیت کے خلاف ہے۔ ❶

(الفرقان:۱) وہ تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَا

ہے برکت والی ہے جس نے اپنے عبد کامل پر وہ کتاب نازل کی جو حق اور باطل میں فرق کرنے والی ہے تاکہ وہ عبد کامل تمام جہانوں کے لیے (عذاب سے) ڈرانے والا ہو جائے۔ ❷

حضور سیدنا غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

لا بعثة بعدك ولا دين بعد دينك بل انت مكمل دائرة النبوة والرسالة ودينه
اسخ جميع الاديان فلابد لجميع اهل الملل والنحل ان يتدينوا بدينك كي يصلوا الى
ما جعلهم الحق لاجله وهو التوحيد والعرفان "کیونکہ آپ کے بعد (نہ ہی کسی نبی ورسول
کی بعثت ہے اور نہ ہی آپ کے دین کے بعد کوئی دین ہے، بلکہ آپ ہی نبوت ورسالت کے دائرہ کو مکمل
کرنے والے ہیں اور آپ کا دین تمام ادیان کو منسوخ کرنے والا ہے، اس لیے (قیامت تک کے لیے) ہر
ملت ومذہب والوں کو چاہیے کہ وہ آپ کا دین قبول کریں تاکہ وہ اس مقصد تک پہنچ سکیں کہ جس کے لیے حق
تعالیٰ نے انکو پیدا فرمایا ہے، اور وہ مقصد رب تعالیٰ کی توحید وعرفان ہے۔" (تفسیر جیلانی ج:۳ ص ۲۰۷)

پھر اس آیت کریمہ سے اگلی آیت کریمہ کا ربط قائم کرتے ہوئے فرمایا: وبعد ما صرت خاتم النبوة
والرسالة وصار دينك ناسخ لجميع الاديان قل لقاطبة الانام على سبيل الدعوة
والتعلمة والتبليغ التام انما يوحى الى
ان صدري ما جعلني مبعوثا الى عموم عباده

اور بعد اس کے کہ جب آپ خاتم الانبیاء والمرسل ہوئے ہیں اور آپ کا دین تمام ادیان کا ناسخ ہوا تو دعوت عام
اور بعد اس کے کہ جب آپ خاتم الانبیاء والمرسل ہوئے ہیں اور آپ کا دین تمام ادیان کا ناسخ ہوا تو دعوت عام
اور تعلیم وتبلیغ تامہ کی سبیل پر تمام لوگوں کو تم فرماؤ مجھے تو یہی وحی ہوتی ہے میرے رب کی طرف سے کہ اس نے مجھے
اپنے تمام بندوں کی طرف مبعوث فرمایا ہے۔ (تفسیر جیلانی ج ۳ ص ۲۰۷)

ختم دور رسالت پہ لاکھوں سلام
باب فتح نبوت پہ بے حد درود

تفسیر مدارک فارسی میں ہے: فانت رحمة منا على الخلائق اجمعين اے محبوب آپ ہماری طرف
سے تمام مخلوقات پر رحمت ہیں۔ (ج:۳ ص ۳۶۱)

اب حکمت شان نبی کہ جو تمام جہانوں کے لیے نبی ورحمت ہو اس کے بعد امکان نبوت یا اجرائے نبوت کا
شبہ ورہنا بالکل بین اور کفر وارتداد کے سوا کچھ نہیں ہے۔

❶ یہ آیت کریمہ بھی آپ علیہ السلام کی نبوت عام کی واضح دلیل ہے اور آپ کی نبوت کا عامہ ہونا ختم نبوت کی
دلیل بین ہے اسی وجہ سے حضرت صدر المفسرین سید نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: "اس میں حضور سید
عالم ﷺ کے عموم رسالت کا بیان ہے کہ آپ تمام خلق کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے جن ہوں یا بشر یا فرشتے یا
دیگر مخلوقات سب آپ کے امتی ہیں کیونکہ "عالم" ماسوی اللہ کو کہتے ہیں اس میں یہ سب داخل ہیں۔ مسلم شریف کی
حدیث میں ہے اُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً یعنی میں تمام خلق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔ (بقیہ حاشیہ)

(۷) وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ (آل عمران:۸۱)

اور یاد کیجئے جب اللہ نے تمام نبیوں سے یہ پختہ عہد لیا کہ میں تمہیں جو کتاب حکمت عطا کروں، پھر تمہارے پاس وہ عظیم رسول آجائے جو ان (چیزوں) کی تصدیق کرے جو تمہارے پاس ہیں، تو تم سب اس ضرور ضرور ایمان لانا اور تم سب ضرور اس کی مدد کرنا، فرمایا کیا تم نے اقرار کرلیا اور میرے اس بھاری عہد کو قبول کرلیا، انہوں نے کہا ہم نے اقرار کرلیا، فرمایا پس تم سب (ایک دوسرے پر) گواہ ہو جاؤ، اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔

اس آیت کا تقاضا یہ ہے کہ جس نبی کے آنے پر تمام رسولوں سے اس پر ایمان لانے اس کی نصرت کرنے کا پختہ عہد لیا گیا ہے وہ تمام رسولوں کے بعد آئے گا، پس اگر آپ کے بعد اور رسول کے آنے کو ممکن مانا جائے تو لازم آئے گا کہ وہی آخری رسول ہو اور اسی کے متعلق تمام نبیوں سے پختہ عہد لیا گیا ہو بلکہ آپ سے بھی اس پر ایمان لانے اور اس کی نصرت کرنے کا عہد لیا گیا

علامہ علی قاری نے مرقات میں اس کی شرح میں فرمایا: یعنی تمام موجودات کی طرف جن ہوں یا انسان یا فرشتے حیوانات یا جمادات۔ (خزائن العرفان ص:۲۶۸)

اعلیٰ حضرت کے ایک دوسرے خلیفہ حضرت علامہ حشمت علی صاحب علیہ الرحمہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ''ہمہ دان و ہمہ گیر خلاق عالم نے اہل عالم کی اصلاح و رہنمائی کے لیے قرآن عظیم جیسا دائمی قانون کر بھیجا جو حق و باطل میں فرق کرنے والا اور ہمیشہ ہر زمانہ میں موجودہ و آئندہ ہونے والے افراد عالم اصلاح و رہنمائی کرنے والا ہے اور اس نے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسی عظیم الشان ہستی کے ذریعہ اہل عالم کی طرف بھیجا جو اس کے موافق خلق کی اصلاح و رہنمائی پورے طور سے کر سکتے تھے۔ (تفسیر رضوی ج ۱۰، مطبوعہ امام احمد رضا اکیڈمی)

پھر فرمایا: لفظ عالمین سے اس طرف اشارہ ہے کہ وہ تمام جہاں کی ہدایت کے لیے بھیجے گئے تمام خلق کے رسول ہیں۔ کہ عالم ماسوا اللہ کو کہتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ جس کا خالق ہے وہ اس کے رسول ہیں۔ (ایضاً)

جیسے سب کا خدا ایک ہے ویسے ہی ان کا ان کا تمہارا ہمارا نبی (صدائق بخشش)

اور یہ بداھۃ باطل ہے۔ ❶

---

❶ یہ آیت کریمہ کئی طرح سے ختم نبوت پر دلالت کرتی ہے، جیسا کہ کلمہ ثم۔ جو اس میں استعمال ہوا وہ اس طرح کہ تمام ائمہ لغت واصول وبلاغت فرماتے ہیں کہ کلمہ ثم اس لیے ہوتا ہے تا کہ یہ واضح کرے کہ اس کے بعد والی چیز اس سے پہلے والی چیز کے بعد ہے۔

امام لغت قرآن، امام راغب فرماتے ہیں: ثم حرف یقتضی تأخر ما بعدہ عما قبلہ "ثم ایسا حرف عطف ہے جو اپنے مابعد کے اپنے ماقبل سے موخر ہونے کا تقاضا کرتا ہے۔" (مفردات ص ۹۳)

گویا یہ آیت میں رب کی طرف سے یہ اعلان ہے کہ سب نبیوں کو کتاب وحکمت پہلے ملے گی اور ان سب کے آخر میں عظیم رسول محمد عربی ﷺ تشریف لائیں گے۔

1. یہ آیت کریمہ اول تا آخر نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت کی برہان اتم ہے۔ مگر قادیانی حضرات تحریف قرآنی کا ارتکاب کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس آیت سے "امکان نبوت" کا ثبوت ہوتا ہے۔ ملاحظہ ہو: (سورہ احزاب کی آیت ۷ (وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنكَ وَمِن نُّوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَأَخَذْنَا مِنْهُم مِّيثَاقًا غَلِيظًا) اور العمران کی آیت ھذا) "دونوں آیت میں مذکور" عہد سے شئی واحد مراد ہے، نیز یہ کہ اگر آپ کے بعد نبوت نہ تھی تو آنحضرت ﷺ سے یہ عہد نہیں لینا چاہیے تھا، مگر آپ سے بھی اس عہد کا لینا امکان نبوت کی دلیل ہے۔ (احمدیہ پاکٹ بک ص ۳۴۲، عرفان ختم نبوت ص ۸۲، القول المبین ص ۳۷)

مرزائیہ کے استدلال کا خلاصہ یہ ہے کہ دونوں عہد سے مراد ایک ہی شئی ہے نیز یہ کہ نبی کریم علیہ السلام کے بعد بھی کسی کو نبوت کا ملنا ممکن ہے۔

جواب نمبر ۱: مرزائیہ کا یہ کہنا کہ آیت العمران اور آیت احزاب سے مراد ایک ہی چیز ہے یہ سراسر کذب وافتراء بر قرآن ہے، کیونکہ آیت العمران کا عہد نبوت کے بارے ہے اور آیت احزاب کے عہد سے مراد تبلیغ دین ہے۔ تفسیر شہادت ملاحظہ ہو: "واذا خذنا من النبیین میثاقھم" بتبلیغ الرسالۃ والدعاء الی الدین" اور یاد کرو جب ہم نے انبیاء سے پختہ عہد لیا تبلیغ رسالت کا اور دین کی طرف بلانے کا۔ (تفسیر کشاف ص ۱۰۵۱، مزید دیکھئے تفسیر ابی سعود ج ۵، ص ۲۱۱، جلالین ص ۵۲۳ حاشیہ نمبر ۱)

بلکہ مرزائی محقق ابو العطا نے بھی یہی لکھتے ہوئے کہا ہے: "واذا خذنا" یاد رکھو کہ لیا ہم نے من النبیین سے میثاقھم عہد ان کا اس بات پر کہ خدا کی عبادت کریں اور خدا کی عبادت کی طرف بلائیں۔ (القول المبین ص ۳۷)

جواب نمبر ۲: جس قرآنی لفظ وَمِنكَ سے مرزائیہ کو کفریہ ٹھوکر لگی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خاص اسی کی ایسی تفسیر فرمائی ہے کہ جس نے مرزائی استدلال کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا ہے۔ (بقیہ حاشیہ۔۔۔۔)

(۸) هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ (الجمعہ: ۲، ۳)

وہی ہے جس نے ان لوگوں میں ان ہی میں سے ایک عظیم رسول بھیجا جو ان کی آیتوں کی تلاوت کرتا ہے اور ان کے باطن کو صاف کرتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت تعلیم دیتا ہے اور بیشک وہ اس کے آنے سے پہلے کھلی ہوئی گمراہی میں تھے اور ان دوسروں کے لیے بھی بھیجا ہے جو (ابھی تک) پہلوں سے نہیں ملے اور وہ بے حد غالب حکمت والا ہے۔

اس آیت کا تقاضا یہ ہے کہ سیدنا محمد ﷺ اپنے زمانہ کے لوگوں کے بھی رسول اور اپنے بعد آنے والے لوگوں کے لیے بھی رسول تھے۔ اب اگر یہ کہا جائے کہ آپ کے کسی اور رسول کا آنا بھی ممکن ہے تو پھر اس رسول پر ایمان لانے والوں کے لیے آپ رسول

قبل حاضر ہونے کے بجائے فرمائے تھے: اولا اخذ منك ان تبلغ قومك خبر الرسل والكتب فيبلغهم ان يومنوا به "سب سے پہلے تم نے آپ سے یہ پختہ وعدہ لیا کہ آپ اپنی امت سے پہلے رسولوں اور کتابوں کی خبر پہنچائیں گے اور ان کو حکم دیں گے کہ وہ اس پر ایمان لائیں۔ (تفسیر ابن جریر ج ۲۸ ص ۳۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت "وآخرین منہم" نازل ہوئی تو سرکار فرمایا کرتے تھے کہ ان میں سے بھی میں ہی آخر میں ہوں (مصنف ابن ابی شیبہ ۱۲/۳۵۳) اس آیت سے بعد کی کسی قسم کا کوئی اشکال باقی رہ ہی نہیں جاتا۔ روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ اس نے نبوت کی ہر کڑی کو ملا انقطاع نبوت کی دلیل بن ہے۔

تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو حاری کتاب الفرقان فی رد فتنة قادیان

المتوفی ۱۹۶۷ء نے سنہ ۱۹۱۱ھ کے ہم نے ص (۳۰) سطر ۱۱ ۱۲ ھ سے لکھا۔



نہیں ہوں گے اور یہ اس آیت کے خلاف ہے۔●

(۹) وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا (النساء ۱۱۵)

اور جو شخص اس پر ہدایت واضح ہونے کے بعد رسول کی مخالفت کرے اور تمام

● امام صاوی علیہ الرحمہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: "والمعنی یصف الی المومنین الموجودین والی الاتیین منهم بعدهم، فلیست رسالة خاصة من کان موجودا فی زمانه بل هی عامة لهم ولغیرهم الی یوم القیامة" آیت کریمہ کا معنی یہ ہے کہ رب تعالیٰ نے آپ ﷺ کو آپ کے (ظاہری زمانہ میں) موجود اور ان کے بعد آنے والے سب مومنین کی طرف مبعوث فرمایا ہے۔ آپ کی رسالت بس آپ کے ظاہری زمانہ کے لوگوں کے ساتھ ہی خاص نہیں ہے بلکہ وہ ان کے لیے اور ان کے سوا قیامت تک کے سب لوگوں کے لیے عام ہے۔ (ج ۶ ص ۲۱۶۲)

مرزائیہ اس آیت کی بھی معنوی تحریف کرتے ہوئے اس سے اجرائے نبوت کو ثابت کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: "واخرین منهم" کے الفاظ سے ثابت ہوتا ہے کہ بعد والے لوگوں میں بھی ایک رسول ہوگا اور وہ مرزا قادیانی ہے۔ (فیضان نبوت ص ۲۳۱، عرفان ختم نبوت ص ۵۰، کتب مرزائیت)

جواب: مرزائیہ کے استدلال کے باطل و مردود ہونے کو یہی بات کافی ہے کہ دلائل شرع اور شواہد تفسیر میں سے انہیں کسی کی بھی ذرہ بھر تائید حاصل نہیں ہے۔

رہ گئے کلمات قرآنی "واخرین منهم" تو یہ بھی اجرائے نبوت کی قطعاً نہیں بلکہ عدم اجرائے نبوت و ختم نبوت کی دلیل ہیں۔ اس پر تفسیری شواہد ملاحظہ ہوں۔

امام ابی سعود علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: "واخرین منهم ای من الامیین وهم الذین جاءوا بعد الصحابة الی یوم الدین فان دعوته علیه السلام وتعلیمه یعم الجمیع" اور اخرین منهم۔ یعنی امیین میں سے اور اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو صحابہ کے بعد قیامت تک آنے والے ہیں۔ بلاشبہ آپ ﷺ کی دعوت اور تعلیم قیامت تک کے تمام لوگوں کو عام ہے۔ (تفسیر ابی سعود ج ۶ ص ۴۳۷)

تفسیر کشاف میں ہے: "الفضل الذی اعطاه محمدا وهو ان یکون نبی ابناء عصره ونبی ابناء العصور الغوابر" وہ فضل جو رب تعالیٰ نے محمد ﷺ کو عطا فرمایا وہ یہ بھی ہے کہ آپ اپنے ظاہری زمانہ کے سب لوگوں کے نبی ہیں اور قیامت تک آنے والے سب زمانوں کے سب لوگوں کے نبی ہیں۔ (ص ۳۸۲)

مزید تفصیل کے لیے راقم کی کتاب "القرآن فی رد القادیان" کا مطالعہ فرمائیں اس میں ہم نے یہ بحث (۴۴) صفحات پر پھیلائی ہے۔

مسلمانوں کا راستہ چھوڑ کر دوسرے راستہ پر چلے ہم اس کو اسی طرف پھیر دیں گے جس طرف وہ پھرا ہے اور اس کو دوزخ میں داخل کر دیں گے اور وہ کیسا برا ٹھکانا ہے۔ ❶

عہد رسالت سے تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کسی نبی کا مبعوث ہونا محال ہے سو جو اس کے خلاف عقیدہ رکھے گا وہ اس آیت کی وعید کا مصداق ہے۔ ❷

---

❶ اس آیت کریمہ میں جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرنے والے کے لیے عذاب کی وعید سنائی گئی ہے وہاں مسلمانوں کے اجماع اور انکے دین کی مخالفت کرنے والے کے لیے بھی وعید سنائی گئی ہے۔

تفسیر مدارک میں ہے: "ویتبع غیر سبیل المومنین ای: السبیل الذی هم علیه من الدین الحنیفی وهو دلیل علی ان اجماع حجة لا تجوز مخالفتها کما لا تجوز مخالفة الکتاب والسنة" اور جو مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے یعنی ان کے اس دین حنیف کے رستے سے جدا کہ جس پر مسلمان قائم ہیں۔ اور یہ آیت کریمہ اس بات پر دلیل ہے کہ اجماع حجت ہے اس کی مخالفت کرنا ویسے ہی جائز نہیں جیسا کہ قرآن وسنت کی مخالفت کرنا جائز نہیں (تفسیر مدارک ج ۱ ص ۳۹۴)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آیت کا معنی یہ ہے کہ:

ومن یخالف الرسول فی التوحید والحدود من بعد ماتبین له التوحید والحکم ویتبع غیر دین المسلمین نوله ماتولی ونصله جهنم ندخله ایاها "اور جو کوئی توحید وحدود میں رسول مکرم علیہ السلام کی مخالفت کرے بعد اس کے کہ جب اس کے لیے توحید وحکم واضح ہو چکا اور مسلمانوں کے دین کے سوا کی پیروی کرے تو اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے۔" (تفسیر زاد المسیر ج ۱ ص ۴۷۱)

ان تفسیری شواہد سے مدرج ذیل امور حاصل ہوئے: (۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرنیوالا جہنمی ہے۔ (۲) سرکار علیہ السلام کے دیئے گئے عقائد کا انکار ومخالفت آپ ہی کی مخالفت ہے۔ (۳) مسلمانوں کا اجماع حجت ہے۔ (۴) اجماع کی مخالفت کرنا قرآن وحدیث ہی کی مخالفت کرنا ہے۔ (۵) مسلمانوں کے دین وعقائد کی مخالفت کرنیوالا جہنمی ہے۔ یاد رہے کہ نبی کریم علیہ السلام کی ختم نبوت قرآن وحدیث، اجماع امت قیاس اور اسلاف کے بے شمار اقوال سے ثابت ہے، لہٰذا اس کا منکر اور مخالف دوزخی ہے۔

❷ تفسیر التحریر والتنویر میں ہے: وقد اجمع الصحابة علی ان محمدا خاتم الرسل والانبیاء وعرف ذلك وتواتر بینهم وفی الاجیال من بعدهم ولذلك لم یترددوا فی تکفیر مسیلمة والاسود والعنسی

تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اس پر اجماع تھا کہ بلاشبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الرسل والانبیاء ہیں اور یہ بات صحابہ ومن بعدهم باحسان میں مشہور ہے اور متواتر [illegible] اور عنسی (جھوٹے مدعیان نبوت) کی تکفیر میں تردد نہیں فرمایا۔ (زیر [illegible] لیے انہوں نے مسیلمہ، اسود [illegible] محمدا احد)

(۱۰) لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَ قٰتَلُوْا وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى (الحدید:۱۰)

تم میں سے جن لوگوں نے فتح (مکہ) سے پہلے اللہ کی راہ میں خرچ کیا اور جہاد کیا، وہ دوسروں کے برابر نہیں ہیں، ان کا ان لوگوں سے بہت بڑا درجہ ہے جنہوں نے اس کے بعد (اللہ کی راہ میں) خرچ کیا اور قتال کیا اور اللہ نے ہر ایک سے نیک عاقبت کا وعدہ فرمایا ہے۔

اس آیت کا تقاضا یہ ہے کہ فتح مکہ کے بعد اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے صحابہ، بعد کے صحابہ سے بہت افضل ہیں، اگر سیدنا محمد ﷺ کے بعد کسی نبی کا مبعوث ہونا ممکن ہوتا تو وہ ان صحابہ سے افضل ہوتا کیونکہ نبی غیر نبی سے افضل ہوتا ہے اور ان صحابہ سے اس کا افضل ہونا اس آیت کے خلاف ہے، پس آپ کے بعد کسی نبی کا مبعوث ہونا ممکن نہیں ہے۔ ●

● اس بات میں تو کوئی شک نہیں ہے کہ انبیاء و رسل کے بعد ساری نوع انسانیت میں نبی کریم ﷺ کے صحابہ افضل ہیں، جیسا قرآن مجید میں ہے: "کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنهون عن المنکر" تم بہتر ہو ان سب امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو۔ (القرآن: ۱۱۰، ترجمہ کنز الایمان)

حضرت امام قرطبی علیہ الرحمہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: "وهذا يدل على ان اول هذه الامة افضل ممن بعدهم" اور یہ (یعنی اس امت کا تمام امتوں سے افضل ہونا) اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس امت کا پہلا حصہ (یعنی صحابہ کرام بعد والوں سے افضل ہیں۔) (ج ۴ جزء رابع ص ۱۶۷)

پھر فرمایا: "وان فضيلة الصحبة لا يعدلها عمل" اور صحابیت کی فضیلت ایسی فضیلت ہے کہ کوئی عمل بھی اس کا ہم پلہ نہیں ہو سکتا۔ (ایضاً ص ۱۶۸)

سو اگر نبی کریم ﷺ کے بعد کسی کو نبوت ملنی ممکن ہوتی تو پھر ان میں سے کسی کو ملتی جو افضل ترین لوگ تھے، اور پھر وہ تو تھے بھی ایسے کہ جن میں خلفاء اربعہ، اہل بیت نبی، اور عشرہ مبشرہ جیسے عظیم المرتبت لوگ تھے، تو جب ان میں سے کوئی نبی نہ ہوا تو ان کے بعد والوں میں سے جو ان کی نسبت ہیں بھی ادنیٰ ان میں سے کوئی نبی کیونکر ہو سکتا ہے؟

اس لیے بھی کہ صحابہ کرام وہ لوگ ہیں جن کا انتخاب خود خدا نے فرمایا ہے اور انکی تربیت و تزکیہ خود رب تعالیٰ اور رسول مکرم ﷺ نے فرمایا اور پھر صحابہ کرام نے بھی خدا کی بندگی اور مصطفیٰ کریم کی غلامی کا ایسا حق ادا کیا کہ انہیں دنیا میں ہی "رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ" (توبہ: ۱۰۰) کے تاج سے نواز دیا گیا۔ تو جب ان بلند رتبہ شخصیات میں سے کوئی نبی نہ ہوا تو ان کے غیر سے کیسے ہو سکتا ہے۔

سیدنا محمد ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کے متعلق احادیث صحیحہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری
اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس شخص کی طرح ہے، جس نے بہت حسین وجمیل ایک گھر
مگر اس کے کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، لوگ اس گھر کے گرد گھومنے لگے اور
سے یہ کہنے لگے، اس نے یہ اینٹ کیوں نہ رکھی آپ نے فرمایا میں (قصر نبوت کی) وہ اینٹ
ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔
(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۳۵۳۵، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۲۸۶، السنن الکبری رقم الحدیث: ۱۲۲۳۲،
احمد رقم الحدیث: ۷۴۷۹، عارضۃ الکبر

(۲) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ

● قوم مرزائیہ اس حدیث شریف کی فاسد تاویل کرتے ہوئے کہتی ہے کہ: اس حدیث سے فقط یہ ثابت ہ
ہے کہ آپ اپنے سے پہلے والے انبیاء کے خاتم ہیں، جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ آپ کے بعد نبیوں کا
ممکن ہے۔ (خلاصہ عبارت مقام خاتم النبیین ص ۱۳۲، علمی تبصرہ ص ۹، کتب مرزائیہ)
جواب: ساری حدیث مبارکہ بالخصوص آخری کلمات طیبات "انا خاتم النبیین" اور "ختمت الانبیاء" صاف
صاف بتا رہے ہیں کہ سچے نبیوں کا جو سلسلہ حضرت آدم سے شروع ہوا تھا وہ نبی کریم ﷺ پر مکمل وتمام
چکا ہے، آپ ان سب میں سے آخری ہیں آپ کے بعد قطعاً کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا نہ ہی نئے سرے سے
کے سر پر نبوت کا تاج رکھا جائے گا اب صبح قیامت تک بس آپ ﷺ کی ہی نبوت وشریعت کا راج رہے
گی۔ اس لیے مرزائیہ کا استدلال اصلاً ہی باطل ہے مرزائیہ ایک اور فاسد تشریح کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ
حدیث مبارکہ بس مستقل نبوت وتشریعی نبوت کے انقطاع کو ثابت کرتی ہے نہ کہ غیر تشریعی وغیر مستقل کی
کا مطلب یہ ہے کہ تابع وغیر تشریعی نبی ہو سکتا ہے۔ (دیکھئے مرزائی کتب المنہوہ فی الاحادیث ص ۲۰۳، شہاد
خاتم النبیین ص ۱۳۲)
جواب: پوری حدیث مبارکہ میں ایک لفظ بھی ایسا نہیں ہے جو نبوت کو تشریعی وغیر تشریعی اور مستقل وغیر
مستقل کا استثناء کر رہا ہو بلکہ پوری حدیث مبارکہ خصوصاً "انا خاتم النبیین اور ختمت الانبیاء"
کے کلمات مبارکہ واضح طور پر اعلان کر رہے ہیں کہ نبی کریم ﷺ صاحب شریعت وغیر صاحب شریعت
قسم کے انبیاء کے خاتم ہیں۔ آپ کے بعد کسی بھی قسم کی کوئی نئی نبوت نہیں ہو سکتی۔
مزید تحقیق کے لیے ہماری کتاب "الفرقان" کا مطالعہ کیجئے وہاں ہم نے مرزائیہ کے اس طرح کے تمام
شبہات کے تحقیقی (۳۳) دندان شکن جوابات دیے ہیں۔

میرے لیے تمام روئے زمین کو لپیٹ دیا اور میں نے اس کے مشارق اور مغارب کو دیکھ لیا۔
(اسی قولہ) عنقریب میری امت میں تیس کذاب ہوں گے ان میں سے ہر ایک کا زعم ہوگا کہ وہ نبی ہے اور میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔●

(سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۴۲۲۵، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۱۸۸۹، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۲۰۲، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۳۹۵۲، صحیح البخاری ۱۴۲۱ میں ہے عنقریب تیس کذاب نکلیں گے ان میں ہر ایک کا زعم ہوگا کہ وہ رسول اللہ ہے)

(۳) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور مجھ سے پہلے نبیوں کی مثل اس شخص کی طرح ہے جس نے گھر بنا کر مکمل کیا اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، پس میں آیا اور میں نے اس اینٹ کو رکھ کر اس گھر کو مکمل کر دیا۔●

● مرزائیہ اس حدیث پر بے بنیاد اشکال وارد کرتے ہوئے کہتے ہیں: اگر آنحضرت سے لے کر آج تک کے نبوت کے جھوٹے مدعیانِ نبوت کو گنا جائے تو یہ تعداد پوری ہو چکی اور اس بات کو ہر وہ شخص جانتا ہے جو تاریخ کا مطالعہ کرتا ہے۔ (القول المبین ص ۲۹، عرفان ختم نبوت ص: ۳۰، فیضان نبوت ص ۲۰، کتب مرزائیت)

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ حدیث میں جن تیس کذابوں کی بات کی گئی ہے انکی تعداد مرزا سے پہلے پہلے مکمل ہو چکی ہے جو ان میں داخل نہیں جس سے ثابت ہوا کہ مرزا سچا نبی ہے۔ العیاذ باللہ۔

جواب: چھوٹے موٹے جھوٹے مدعیان نبوت کا تو شمار ہی نہیں، یہ تعداد ان تیس بڑے بڑے کذابوں کی ہے جو قیامت تک ہونے والے ہیں جس پر دلیل خود یہ حدیث کے الفاظ ہیں "لا تقوم الساعة وانه سيكون في امتي كذابون ثلاثون كلهم يزعم نبي وانا خاتم النبيين لانبي بعدي" یعنی قیامت قائم نہیں ہوگی۔ (جب تک اس کی علامات میں سے یہ علامت نہ پائی جائے کہ) عنقریب میری امت میں تیس کذاب ہوں گے جن میں سے ہر کا یہ دعویٰ ہوگا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۲۳۳، مشکوۃ ص ۴۶۵)

تو یہ کہنا کہ وہ تعداد مرزا قادیانی سے پہلے ہی پوری ہو چکی یہ حدیث سراسر کے صراحتاً خلاف ہے۔

● علامہ سہیلی صاحب علی الرحمہ شرح بخاری میں اس کی وضاحت میں فرماتے ہیں: اس مثال سے یہ مراد نہیں ہے کہ انبیاء سابقین علیہم السلام کی شریعتیں ناقص تھیں اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مکمل کر دیا کیونکہ ہر نبی کی شریعت اپنے زمانہ کے اعتبار سے کامل ہوتی ہے۔ بلکہ اس کا معنی یہ ہے کہ تمام انبیاء کی شریعتیں کامل تھیں اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت اکمل ہے۔ ان کی شریعتیں صرف اپنے زمانوں کے لیے تھیں اور آپ کی شریعت قیامت تک کے لیے ہے۔ (عمدۃ الباری ج ۶ ص ۶۰۳)

(۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے
سے انبیاء پر فضیلت دی گئی ہے (۱) مجھے جوامع الکلم عطا کیے گئے ہیں (۲) اور رعب
میری مدد کی گئی ہے (۳) اور میرے لیے غنیمتوں کو حلال کر دیا گیا ہے (۴) اور تمام
زمین کو میرے لیے اور میری امت کے لیے طہارت اور نماز کی جگہ بنا دیا گیا ہے (۵) اور مجھے تمام مخلوق کی طرف
(نبی بنا کر) بھیجا گیا ہے (۶) اور مجھ پر نبیوں کو ختم کیا گیا ہے۔ ● (صحیح مسلم رقم الحدیث ۱۱۲۳
سنن الترمذی رقم الحدیث: ۱۵۵۳، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۵۶۷، مسند احمد ج ۲ ص ۲۱۲)

(۵) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم میرے لیے ایسے ہو جیسے حضرت موسیٰ کے لیے ہارون تھے مگر میرے
بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ ●
(صحیح بخاری رقم الحدیث: ۴۴۱۶، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۴۰۴، سنن ترمذی رقم الحدیث: ۳۷۳۰)

● علامہ زرقانی اس حدیث شریف کی بھی غلط تاویل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ حدیث بھی الوہیت عیسیٰ
دلیل ہے ان کی عبارت یہ ہے: آپ پر (بعض قسم کے) نبی منکشف ہوئے ہیں آپ کے بعد نبی اور رسول
اور رسول ہو سکتے ہیں۔ (شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ ج ۵ ص ۲۲۲ دار الکتب العلمیہ بیروت)
جواب: پہلی حدیث شریف میں ایک بھی ایسا لفظ نہیں ہے جو مرزا نبیہ کے استدلال کی تائید کرتا ہو
ثابت کرتا ہو کہ نبی نبی پیدا ہو سکتا ہے۔ بلکہ حوالہ اس کے برعکس ہے کیونکہ الفاظ حدیث [illegible]
الخلق کافۃ اور ختم بی النبیون صاف طور پر تشریعی و غیر تشریعی ہر دو قسم کی نبوتوں کے انقطاع
بیان کر رہے ہیں۔ کیونکہ الخلق پر الف لام استغراق کا ہے پھر کافۃ سے اس کی تاکید کی
النبیون جمع کا صیغہ ہے اس پر الف لام داخل کیا گیا جس سے واضح ہوتا ہے کہ آپ
تمام نبوتوں کی طرف مبعوث کیے گئے ہیں اور یہ کہ جو سلسلہ نبوت حضرت آدم سے شروع ہوا تھا وہ
مکمل کر دیا گیا ہے۔
● علامہ نبیہ یہاں پر بھی [illegible] کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ [illegible]

(۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کی سیاست ان کے انبیاء کرتے تھے جب بھی کوئی نبی فوت ہوتا تو اس کی جگہ دوسرا نبی لے لیتا اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا البتہ میرے بعد خلفاء ہوں گے ●
(صحیح البخاری رقم الحدیث ۳۴۵۵ صحیح مسلم رقم الحدیث ۱۸۴۲ سنن ابن ماجہ رقم الحدیث ۲۸۷۱ مسند احمد رقم الحدیث ۹۳۰۰ عالم الکتب بیروت)

(۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک

● مرزا نے یہاں پر یہ حدیث بھی اپنے موقف کی دلیل بنائی ہے کیونکہ حدیث میں صرف سیاست کرنے والے انبیاء مستقل نبیوں کے آنے کی نفی کی گئی ہے لہٰذا ان کے بقول مستقل نبی ہوں گے۔ (حقیقت علی ہامش ص ۹۶، ۹۷ حاشیہ از قادیانی)
جواب نمبر ۱: اس حدیث میں "یاسسھا" سے مراد یہ کہ صرف کی ہے اس کا معنی مستقل صاحب شریعت نبی ہونا ہی نہیں ہے بلکہ خلفاء انتظام و اصلاح کے اقدامات کرتا ہے۔ علماء محدثین کرام نے اس کی شرح کرتے ہوئے فرمایا: تسوسھم الانبیاء علیھم السلام ای تتولی امورھم کما تفعل الامراء بالرعیۃ والسیاسیۃ القیام علی الشی بما یصلحہ وذلک لانھم کانوا اذا ظھروا الفساد بعث اللہ نبیا یزیل الفساد عنھم ویقیم لہ امرھم یزیل ما عبدوا من حکم التورات (بنی اسرائیل کے انبیاء ان کی سیاست کرتے یعنی ان کے حالات کے متولی تھے (یعنی ان کے امور کے انتظام و اصلاح کے اقدامات کرتے) جس طرح امراء اور حکام رعیت کے حالات کے متولی ہوتے ہیں۔ سیاست کا معنی ہے کسی چیز کی اصلاح کے لیے اقدامات کرنا اور وہ اس لیے کہ بنی اسرائیل والے جب کوئی فساد ظاہر کرتے تو رب تعالیٰ کسی نبی کو مبعوث فرماتا جو ان سے فساد کو زائل کرتا اور ان کے معاملے کو ٹھیک کرتا اور تورات کے حکم میں جو انہوں نے تبدیلی کی ہوتی وہ نبی اس کو حکم دیتا۔ (عمدۃ القاری ج ۱۶ ص ۱۶۵، ۵۹، ۶۰، فتح الباری ج ۶ ص ۴۱۵)
اس حدیث سے ثابت ہوا کہ "تسوسھم الانبیاء" سے مراد صرف مستقل نبی نہیں تھے بلکہ مستقل اور غیر مستقل دونوں طرح کے انبیاء تھے۔
جواب نمبر ۲: بالفرض حدیث لا نبی بعدی واضح طور پر ہماری تائید اور مرزا کی مخالفت کر رہی ہے۔ اس وجہ سے امام بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ ان الفاظ کی شرح میں فرماتے ہیں۔ لا نبی بعدی یعنی بعد سے بعد کسی قسم کا نبی (نہ) نہیں آئے گا۔ (عمدۃ القاری ج ۱۶ ص ۱۶۵)

رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی ہے پس میرے بعد کوئی نبی ہوگا نہ رسول ہوگا۔● (سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۲۷۲، مسند احمد، ج ۳، ص ۲۶۷، مسند ابو یعلی رقم الحدیث: ۱۰۹۳، المعجم الکبیر للطبرانی، ج ۲۲، ص ۴۰۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہم آخر ہیں اور قیامت کے دن سابق ہوں گے۔● (صحیح البخاری رقم الحدیث: ۸۷۶، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۸۵۵، سنن النسائی رقم الحدیث: ۱۳۶۷)

(۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں آخر الانبیاء ہوں اور میری مسجد آخر المساجد ہے● (یعنی آخر مساجد الانبیاء ہے)

(صحیح مسلم رقم الحدیث بلا تکرار: ۱۳۹۴، الرقم المسلسل: ۳۳۱۷)

● یعنی ہم زمانے کے لحاظ سے سب کے آخر میں ہیں لیکن محشر میں حاضر ہونے اور جنت میں داخل ہونے میں اول ہوں گے۔ (عمدۃ القاری شرح بخاری، ج ۶، ص ۲۳۴)

اگر نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی اور نیا نبی اور نئی امت ہو تو پھر نہ سرکار علیہ السلام آخری ہوئے نہ یہ امت آخری امت ہوگی بایں صورت حدیث کا جھوٹا ہونا لازم آتا ہے، جو محال ہے، لہٰذا حدیث شریف کی صداقت کا اعتقاد تقاضا کرتا ہے کہ انقطاع نبوت کا عقیدہ رکھا جائے۔

● مرزائی کا سوال: جس طرح مسجد نبوی کے آخر المساجد ہونے کے باوجود دوسری مساجد بنیں اور آج تک بن رہی ہیں یوں ہی آنحضرت کے آخر الانبیاء ہونے کے باوجود نبیوں کا آنا ممکن ہے۔ (خاتم النبیین ص ۱۳۳۳ قادیانی نزع روحانی)

جواب: یہ حدیث سرے سے امکان نبوت یا اجرائے نبوت کی نہیں بلکہ عدم اجرائے نبوت و عدم امکان نبوت کی دلیل ہے اس لیے کہ اس کا معنی یہ ہے کہ جس طرح نبیوں میں سے میں آخری نبی ہوں اسی طرح میری مسجد (یعنی نبیوں کی مساجد میں سے آخری مسجد ہے۔

اس پر دلیل اس مضمون کی دوسری روایت ہے انا خاتم الانبیاء و مسجدی خاتم مساجد الانبیاء "میں خاتم النبیین ہوں اور میری مسجد نبیوں کی مساجد کی خاتم ہے۔" (کنز العمال، ج ۱۰، حدیث نمبر ۳۵۲۶، ص ۳۶۱)

[illegible]

● اس حدیث سے یہ پتا چلتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کا آخری نبی ہونا صرف [illegible]

[illegible]

(۱۱) قتادہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں خلق (پیدائش) میں سب سے ...ہوں اور بعثت میں سب سے آخر ہوں۔ (کنز العمال رقم الحدیث: ۳۱۹۱۶، ج ۱۱ ص ۴۲۱۲۶)

(۱۲) حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ...ک میں اللہ کے نزدیک خاتم النبیین تھا اور بیشک (اس وقت) آدم اپنی مٹی میں گندھے ...ئے تھے۔ (مسند احمد، ج ۴، ص ۱۲۷، المعجم الکبیر ۱۸، رقم الحدیث: ۲۵۲، مسند البزار، رقم الحدیث: ۲۳۶۵)

(۱۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ایک طویل حدیث کے آخر میں بیان کرتے ہیں لوگ (سیدنا) ...ر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہیں گے یا محمد! آپ اللہ کے رسول ہیں اور خاتم الانبیاء ہیں، اللہ نے آپ ...کے اگلے اور پچھلے بہ ظاہر خلاف اولیٰ سب کاموں کی مغفرت کر دی ہے، ● آپ اپنے رب کے ...پاس ہماری شفاعت کیجئے۔ الحدیث (صحیح البخاری، رقم الحدیث: ۷۴۷۶، صحیح مسلم، رقم الحدیث: ۱۹۴، سنن الترمذی رقم ...الحدیث: ۲۴۳۴، سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: ۴۳۰۷)

(۱۴) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمام ...رسولوں کا قائد ہوں اور فخر نہیں اور میں خاتم النبیین ہوں اور فخر نہیں۔ ●
(سنن الدارمی رقم الحدیث: ۵۰، کنز العمال رقم الحدیث: ۳۱۷۳)

● امام اہلسنت اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمہ نے جو سورۂ فتح کی آیت نمبر ۲ کا ترجمہ کیا اس کے پیش نظر ...الحدیث ہو فقد غفر لہ ذنبک وما تاخر - کا ترجمہ یوں ہوگا: اور بیشک اللہ تعالیٰ نے آپ کے سب سے ہی آپ کے اگلوں کے اور پچھلوں کے گناہ بخشے ہیں۔
...یہ ترجمہ زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔
...روز قیامت لوگوں کا سب انبیاء سے ہو کر آخر میں ہمارے نبی تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم سے طلب شفاعت ...کریں اور آپ کے بعد کسی اور کے پاس نہ جانا، نیز آپ کو خاص کر کے "رسول اللہ اور" "خاتم الانبیاء" کے ...الفاظ سے یاد کرنا ثابت کرتا ہے کہ آپ کے بعد ہرگز کوئی نبی نہیں ورنہ مخلوق اس کے پاس بھی جاتی۔
...یہ کہ آپ کا صرف "رسول اللہ" ہونا بھی کافی نہیں جب تک کہ آپ کو خاتم النبیین نہ مانیں۔
...یہ کہ روز قیامت آپ کی ختم نبوت کا اپنے پرائے سبھی اعتراف کر رہے ہوں گے۔
...یہ کہ آپ کی شفاعت بھی اسے ہی نصیب ہوگی جو آپ کی ختم نبوت پر دل و جان سے ایمان رکھتا ہوگا۔
● الحدیث ہو اظہر - (اور فخر نہیں) کی شرح کرتے ہوئے حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:
ولا فخر ای ان هذه الفضيلة التي ذكرها كرامة من الله تعالى له انالها من قبل نفسي ولا نلتها بقوتي ولا فخر فيها۔ بلکہ بیشک یہ وہ فضیلت ہے جو مجھے رب تعالیٰ کے کرم سے (بطور وہب) کے حاصل ہوئی، میں نے اپنی قوت سے حاصل کی ہے اور نہ ہی اپنی قوت سے (باقی حاشیہ.....)

(۱۴) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے گویا ہمیں رخصت فرما رہے ہوں پھر تین بار فرمایا میں محمد نبی امی ● ہوں اللہ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

(مسند احمد، ج ۲، ص ۱۸۲، احمد شاکر نے کہا اس کی سند حسن ہے، حاشیہ مسند احمد رقم الحدیث: ۶۶۰۲ دارالحدیث

(۱۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث معراج میں بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ انبیاء (علیہم السلام) کے سامنے فرمایا تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے رحمۃ بنایا اور تمام لوگوں کے لیے بشیر و نذیر بنایا، مجھ پر قرآن مجید نازل کیا جس میں ہر چیز کا بیان اور میری امت کو خیر امت بنایا جو لوگوں کے نفع کے لیے بنائی گئی ہے، اور میری امت کو وسط امت بنایا اور میری امت کو اول اور آخر بنایا، اور اس نے میرا سینہ کھول دیا میرا بوجھ اتار دیا میرے لیے مراذکر بلند کیا اور مجھ کو افتتاح کرنے والا اور (نبیوں کو) ختم کرنے والا بنایا۔ ●

(مسند البزار، رقم الحدیث: ۵۵، مجمع الزوائد، ج ۱، ص

(۱۶) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ حدیث معراج میں بیان کرتے ہیں کہ جب آپ بیت المقدس پہنچے، آپ نے اپنی سواری کو ایک بڑے پتھر کے ساتھ باندھ دیا پھر آپ نے مسجد میں داخل ہو کر فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھی، نماز کے بعد نبیوں نے حضرت جبریل سے پوچھا یہ آپ کے ساتھ کون ہیں؟ انہوں نے کہا یہ محمد رسول اللہ خاتم النبیین ہیں۔

(المواہب اللدنیہ، ج ۲، ص ۳۶۲، دارالکتب العلمیہ بیروت

(بقیہ حاشیہ) (یعنی بطور کسب کے حاصل نہیں کی) (مرقاۃ شرح مشکوۃ ج ۱۰ ص ۴۴۱)
ثابت ہوا کہ نبوت کبھی نہیں ہوتی بلکہ خالصتاً وہبی ہوتی ہے اس واسطے یہ حدیث شریف ختم نبوت کی دلیل
ہونے کے ساتھ ساتھ رد مرزائیت پر بھی برہان قطعی ہے کیونکہ مرزائیہ نبوت کے کسبی ہونے کے قائل ہیں۔
● اس حدیث میں مذکور لفظ ''امی'' بھی ختم نبوت کی دلیل ہے کیونکہ ایک قرأت میں یہ ''امی'' بھی پڑھا گیا ہے
جس کا معنی ہوگا مقصود و مطلوب، تفصیل کے لیے دیکھیے۔ (تفسیر روح المعانی)
تفسیر ''اللباب'' لابن عادل میں ہے: والمعنی علی هذا ان النبی الکریم مقصود لکل احد
اس قرأت کی بنیاد پر معنی یہ ہوگا کہ نبی ہر (خشک و تر جاندار و بے جان الغرض سبھی) کا مقصود و مطلوب ہی کریم
ہیں۔ (یہ کہ آپ کو رسول اور آخری نبی مانا جائے)۔ (تحت آیت نمبر ۱۵۷ سورۃ اعراف)
● اس حدیث مبارکہ کے ہر ہر جملے کا دلیل ختم نبوت ہونا عنقاب بیان نہیں ہے، محمد ایسا رد مرزائیت کی
زبردست دلیل ہے، وہ اس طرح کہ رب تعالیٰ کے جتنے بھی سچے نبی تھے وہ معراج کی رات مسجد اقصیٰ میں
جمع تھے، اور مرزا غلام قادیانی وہاں نہیں تھا لہٰذا وہ نبی بھی نہیں تھا۔

۱۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں آپ کے دو کندھوں کے درمیان مہر نبوت ● تھی اور آپ خاتم النبیین تھے۔ (سنن الترمذی رقم الحدیث

● آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو کندھوں کے درمیان مہر نبوت کا ہونا بھی ختم نبوت اور آپ کے آخری نبی ہونے کی دلیل بین ہے ملاحظہ ہو۔

حضرت امام قرطبی علیہ الرحمہ (خاتم النبوۃ کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں)۔ سمی بذلك لانه احد العلامات التی یعرفه علماء الکتب السابقة" اس کا نام خاتم النبوۃ (مہر نبوت) اس لیے رکھا گیا ہے کیونکہ یہ ان علامات میں سے ایک علامت ہے کہ جن کے ذریعے سابقہ کتابوں کے علماء آپ کو پہچانتے تھے (کہ آپ اللہ کے آخری نبی ہیں) (زرقانی علی المواہب ج ۱ ص ۲۸۹، بیروت)

پھر حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ کے بارے لکھا کہ: فلما رأی سلمان الخاتم اکب علیه فقبله وقال اشهد انك رسول الله "پس جب حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے مہر نبوت کو دیکھا تو (دیوانہ وار) اس پر لپک گئے اور چومنے لگے، اور کہنے لگے میں گواہی دیتا ہوں کہ بلاشبہ آپ اللہ کے (آخری) رسول ہیں۔" (ایضا)

امام زرقانی لفظ خاتم کی نبوت کی طرف اضافت ہونے کی وجوہات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اوختما علیها لاتمامها کما تکمل الاشیاء ثم یختم علیها۔ (لفظ خاتم کی نبوت کی طرف اضافت) یا اس وجہ سے ہے کہ یہ اس پر مہر ہے اس کے مکمل ہو جانے کی وجہ سے جیسا کہ اشیاء کو مکمل کر کے پھر اس پر مہر لگا دی جاتی ہے۔ (تو گویا یہ مہر نبوت اس بات کا اعلان ہے کہ نبی کریم علیہ السلام کے تشریف لانے سے پچھے نبیوں کی تعداد مکمل ہو چکی ہے آپ سب سے آخری نبی ہیں) (ایضا)

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: "لم یبعث الله نبیا الا وقد کان علیه شامات النبوة فی یده الیمنی الا ان یکون نبینا فان شامة النبوة کانت بین کتفیه۔ رب تعالیٰ نے کوئی بھی نبی مبعوث نہیں فرمایا مگر یہ کہ اس کی نبوت کی علامت اس کے دائیں ہاتھ میں ہوتی تھی سوائے ہمارے نبی کریم علیہ السلام کے آپ کی علامت نبوت آپ کے دو کندھوں کے درمیان تھی۔ (مواہب اللدنیہ مع شرح زرقانی ج ۱ ص ۳۰۶، ۳۰۷)

یہ [illegible] کہ مرزا [illegible] کی اس مردود تاویل کا صریح رد ہے کہ جس میں وہ یہ کہتے ہیں کہ "خاتم کا معنی ہوتا ہے وہ جس کے لگنے سے نبی بنیں۔

[illegible] تعالیٰ نے وہ مہر نبی کریم علیہ السلام کے ہاتھ میں رکھنے کی بجائے دو کندھوں کے درمیان رکھ دی تا کہ [illegible] کی اس [illegible] کا [illegible] راہ [illegible] سکے۔

[illegible] ہوتے ہوئے لاکھوں سلام [illegible]

[illegible] "[illegible]" کے بعد "ولکن خاتم النبیین" [illegible] اس کی طرف [illegible] اس [illegible] ہوگا کہ آپ کے دو کندھوں کے درمیان مہر [illegible] آپ [illegible] ہیں۔ (فافہم حاشیہ۔۔۔)

۳۳۸۳، شمائل ترمذی رقم الحدیث:۱۹۷، مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۱۱، ص ۵۱۲، دلائل النبوۃ ۲۶۹، شرح السنہ رقم الحدیث:۳۶۵۰)

(۱۸) حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (فتنہ دجال کے متعلق ایک طویل حدیث میں) فرمایا: میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔

(سنن ابن ماجہ رقم الحدیث:۴۰۷۶)

(۱۹) حضرت ابو قتیلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں ہے سو تم اپنے رب کی عبادت کرو اور پانچ نمازیں پڑھو، اپنے مہینہ کے روزے رکھو، اپنے حکام کی اطاعت کرو اور اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔● (المعجم الکبیر، ج ۲۲ رقم الحدیث:۷۹۷، ج ۸ رقم الحدیث:۵۳۵۔۷۶۱۷)

(۲۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر! پہلے رسول آدم ہیں اور آخری رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (کنز العمال رقم الحدیث:۳۲۲۶۹)

(۲۱) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن الخطاب نبی ہوتے۔●

(سنن الترمذی، رقم الحدیث:۳۶۸۶، مسند احمد، ج ۴، ص ۱۵۴، المستدرک، ج ۳، ص ۵۸، المعجم الکبیر، ج ۱۷، رقم الحدیث:۱۹۷)

(بقیہ حاشیہ:) یا پھر بیان بنے گا، اس بنا پر یہ معنی ہوگا کہ آپ کے دو کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ آخری نبی ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

● نبی کریم علیہ السلام کا اپنے آخری نبی اور اس امت کے آخری امت ہونے کے ساتھ عبادت و اعمال کا ذکر کرنا بھی واضح کر رہا ہے کہ اب قیامت تک آپ ہی کی نبوت و شریعت رہبر و رہنما ہوگی، آپ کے بعد نہ کوئی نبی پیدا ہوگا نہ ہی کوئی شریعت آئے گی۔

● "دلائل مرزائیہ" یہ روایت ہی ضعیف اور ناقابل حجت ہے (احمدیہ پاکٹ بک، ص ۳۹۵) جناب مرزا صاحب کہتے ہیں "مدعی سست گواہ چست" اس لیے کہ جس حدیث کو مرزائیہ ضعیف اور ناقابل استدلال قرار دے رہے ہیں ان کے دعائی باپ مرزا غلام قادیانی نے اس کی صحت کو قبول کرتے ہوئے اس کو قابل حجت بھی قرار دیا ہے۔

وہ لکھتا ہے: "حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا درجہ جانتے ہو کہ صحابہ میں کس قدر بڑا ہے ان کے حق میں یہ حدیث ہے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔ (ازالہ اوہام ص ۶۳۳، نزول المسیح ج ۳ ص ۲۱۹)

تفصیل کے لیے ہماری کتاب "الفرقان لی رد قادیان" کا مطالعہ فرمائیں، وہاں ہم نے مرزائیہ کے اس طرح کے شبہات کے سولہ (۱۶) جوابات دیے ہیں۔

(۲۲) حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے کئی اسماء ہیں میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی (مٹانے والا) ہوں اللہ میرے سبب سے کفر کو مٹائے گا، اور میں حاشر (جمع کرنے والا) ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر اٹھائے جائیں گے اور میں عاقب (آخر میں مبعوث ہونے والا) ہوں جس کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ ● (صحیح البخاری رقم الحدیث: ۳۵۳۲، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۳۵۴، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۸۴۰، السنن الکبری، رقم الحدیث: ۱۱۵۹۰)

(۲۳) حضرت ابن عباس صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں احمد ہوں، اور محمد ہوں، اور حاشر ہوں اور مقفی ● (سب نبیوں کے بعد مبعوث ہونے والا) ہوں اور خاتم ہوں۔ (المعجم الصغیر رقم الحدیث: ۱۵۶، مجمع الزوائد، رقم الحدیث: ۱۴۰۶۲)

● اشکال مرزائیہ: اس حدیث کا آخری جملہ العاقب الذی لیس بعدہ نبی یعنی میں عاقب ہوں جس کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ یہ فرمان نبوی نہیں ہے بلکہ کسی صحابی کا قول ہے۔ (علمی تبصرہ ص ۱۰۱ از قاضی نزید قادیانی)

جواب نمبر ۱: یہ فرمان نبوی ہی ہے کہ جس میں "عاقب کی تفسیر خود نبی کریم علیہ السلام نے فرمائی ہے جیسا کہ محدثین فرماتے ہیں: "وفی الصحیح انا العاقب الذی لیس بعدی نبی" اور صحیح حدیث میں ہے کہ میں عاقب ہوں کہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ (شفاء شریف ج ۱ ص ۱۸۵)

نیز اللہ تعالیٰ نے "الفرقان" میں کثیر دلائل سے ثابت کیا ہے کہ یہ جملہ حدیث نبوی ہی کا حصہ ہے۔

جواب نمبر ۲: اور اگر بفرض تسلیم یہ کسی صحابی کا بھی قول اور تفسیر ہو تو ہمیں کچھ مضر نہیں اور مرزائیہ کو مفید نہیں ہے، کیونکہ اس کے بانی مرزا غلام قادیانی نے تفسیر صحابہ کو مقبول قرار دیا ہے، ملاحظہ ہو، وہ لکھتا ہے۔

(حمامۃ البشریٰ ص ۷ خزائن ج ۷ ص ۱۸۰) تمہیں اصحاب صحابہ کی تفسیر ہے۔ (حمامۃ البشریٰ ص ۱۶، خزائن ج ۶ ص ۱۸)

● اشکال مرزائیہ: امام نووی اس کی شرح میں کہتے ہیں: "ھو المتبع للانبیاء" یعنی مقفی کا معنی وہ ہے کہ انبیاء جس کے پیروکار ہوں۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے تابع نبی ہو سکتے ہیں۔

جواب نمبر ۱: اس مقام پر بھی مرزائیہ نے بعادتہ تحریف سے کام لیتے ہوئے آدھی بات کی اور آدھی چھپا لی ہے۔ کیونکہ امام نووی علیہ الرحمہ نے خود اس کی یوں شرح نقل فرمائی ہے: "ھو بمعنی العاقب" یہ عاقب یعنی آخری کے معنی میں ہے۔ (شرح صحیح مسلم ج ۱۵ ص ۲۶۱)

جواب نمبر ۲: اور اگر اس کا معنی "المتبع للانبیاء" بھی ہو تو پھر بھی اس سے کہاں لازم آیا کہ آپ کے بعد نبی ہیں گے؟ بلکہ اس سے تو یہ ثابت ہوگا کہ حضرت آدم سے لے کر انبیاء کرام کی شریعتیں اور ان کی کتابیں اور ان کا عمل تمام تر شریعت کی بات سچ اصل میں ہو گا۔

(۲۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں تمام
ساتھ ان دونوں انگلیوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں۔● (صحیح بخاری، رقم الحدیث: ۷۲۸۱)

(۲۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ صبح کی نماز سے فارغ
فرماتے تھے کیا تم میں سے کسی ایک نے آج رات کوئی خواب دیکھا ہے؟ پھر فرماتے
بعد نبوت میں سے صرف اچھے خواب باقی رہ گئے ہیں۔● (سنن ابوداؤد، رقم الحدیث: ۵۰۱۷)

(۲۶) وہب بن منبہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) دراز قد تھے
کے بال گھونگر یالے تھے، گویا کہ وہ قبیلہ شنوءہ سے تھے اور ان کے داہنے ہاتھ میں
تھی، مگر ہمارے نبی سیدنا محمد ﷺ کے شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی، اور ہمارے
ﷺ سے اس کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا میرے شانوں کے درمیان
نبوت ہے جو مجھ سے پہلے نبیوں پر ہوئی تھی، کیونکہ میرے بعد کوئی نبی ہوگا نہ رسول۔
(المعجم الکبیر، ج ۲۲، ص ۵۵، رقم الحدیث: ۱۰۵، دار احیاء التراث العربی)

(۲۷) اسماعیل بن ابی خالد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ
پوچھا کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کو دیکھا تھا؟ انہوں
کہا وہ کم سنی میں فوت ہو گئے اور اگر ان کے لیے رسول اللہ ﷺ کے بعد زندہ رہنا مقدر
تو وہ نبی ہوتے لیکن آپ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا۔●

(سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: ۱۵۱۰، صحیح البخاری، رقم الحدیث: ۱۳۰۳)

● علامہ سعیدی صاحب علیہ الرحمہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں: ''اس کا معنی یہ ہے کہ آپ کے اور قیامت
کے درمیان کوئی اور (نیا) نبی نہیں ہے۔ (تبیان الفرقان، شرح صحیح بخاری، ج ۱۲، ص ۱۶۱)

● اس حدیث کے بارے مرزائیہ کے اشکالات کا رد حدیث نمبر ۲۹ کے تحت کیا جائے گا۔

● **اشکال مرزائیہ:** حضور کے نزدیک اس (ابراہیم) کا نبی نہ بننا اس کی موت کی وجہ سے ہے نہ کہ انقطاع
نبوت کی وجہ سے۔
(احمدیہ پاکٹ بک، ص ۳۴۳، القول المبین ص ۵۰، مسئلہ حیات و نبوت کے متعلق اسلامی نظریہ ص ۲۹۹ و غیرہ
کتب مرزائیت)

جواب: حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا نبی نہ بننا انقطاع نبوت کی وجہ سے ہے نہ کہ ان کی موت کی وجہ سے
جیسا کہ مرزائیہ کے بھی مسلم امام، علامہ آلوسی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: (بقیہ حاشیہ ۔۔۔)

۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابراہیم زندہ رہتے تو سچے نبی ہوتے۔ (مسند احمد، ج ۳، ص ۱۳۳، تاریخ دمشق، ج ۳، ص ۷۶، رقم الحدیث ۵۷۹، جامع الاحادیث رقم الحدیث: ۵۳۴۷، کنز العمال رقم الحدیث: ۶۱۹۴)

۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نبوت میں سے صرف مبشرات باقی بچے ہیں، مسلمانوں نے پوچھا یا رسول اللہ! مبشرات کیا ہیں۔ آپ نے فرمایا اچھے خواب۔ ● (صحیح البخاری رقم الحدیث: ۶۹۹۰)

(بقیہ حاشیہ:) "ماکان محمد ابا احد من رجالکم وذلك لان كونه عليه الصلوة والسلام خاتم يدل على انه لايعيش ولد ذكر حتى يبلغ لانه لو بلغ لكان منصبه ان يكون نبيا فلايكون هو ﷺ خاتم النبيين" آپ صلی اللہ علیہ وسلم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں کیونکہ آپ کا خاتم (آخری نبی) ہونا اس پر دلالت کرتا ہے کہ آپ کی کوئی مذکر اولاد زندہ نہ رہے کہ اگر وہ بلوغت کو پہنچے اس لیے کہ اگر وہ بلوغت کو پہنچے تو ضرور منصب نبوت پر فائز ہوگا تو (اس صورت میں) پھر آپ خاتم النبیین نہیں ہوں گے۔ (تفسیر روح المعانی ج ۱۱ جزء ۲۲ ص ۴۷)

اگلے صفحہ پر فرمایا: "ان حكمة كونه ﷺ خاتم النبيين لكونه اجل واعظم منعت من ان يعيشوا فيموا" بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا وہ جلیل و عظیم حکمت ہے جو اس سے مانع ہے کہ آپ کی مذکر اولاد زندہ رہے اور نبی بنے۔ (ایضاً ص ۴۸)

علامہ آلوسی کی رائے: اس سے ثابت ہوا کہ نبوت کی اقسام میں سے ایک قسم مبشرات باقی ہے اسی کا دوسرا نام نبوت غیر تشریعی ہے۔ (خلاصہ عبارت، مقام خاتم النبیین ص ۴۷۱، قاضی نذیر قادیانی)

حدیث نمبر ۱: اس کی شرح کرتے ہوئے ابن تین علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: "معنى الحديث ان الوحي انقطع عموما ولايبقى مما يعلم منه ما يكون الا الرؤيا" حدیث کا معنی یہ ہے کہ بلاشبہ وصال کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وحی آنی منقطع ہو چکی ہے اب اور کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس کے ذریعے آئندہ کے متعلق علم ہو سکے سوائے سچے خوابوں کے۔ ((فتح الباری شرح صحیح البخاری ج ۱۲ ص ۴۱۲، ۴۱۳، طبع ہند، عمدۃ القاری ج ۲۴ ص ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۱۲، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، طبع مصر)

[illegible] نبوت میں سے صرف سچے خواب باقی ہیں۔ اس سے مراد نبوت اس لیے نہیں کہ [illegible] سچے خواب [illegible] کا ذریعہ بنتا ہے۔

[illegible] صرف نبوت [illegible] علیہ السلام ہے۔ آپ [illegible] کی حالت ہے۔ اس واسطے کہ حدیث [illegible] اللام فی النبوة للعهد والمراد نبوته والمعنى لم يبق بعد النبوة المختصة بي الا المبشرات لم فسرها بالرؤيا اللام اس الف لام عہد کا ہے جس سے مراد آپ کی نبوت ہے معنی یہ ہوگا کہ [illegible] (باقی حاشیہ ۔ ۔ ۔)

(۳۰) حضرت طارق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے بعد بارہ کذاب ہوں گے، ان میں سے چار عورتیں ہوں گی اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ ● (مسند احمد، ج ۵، ص ۶۰، طبع قدیم، بحوالہ ایک سو بیس جھوٹے مدعیان نبوت، مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، رقم الحدیث ۵۱۱، ۲۳۳، دار الحدیث قاہرہ)

(۳۱) حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ایک طویل حدیث کے آخر میں بیان کرتے ہیں کہ ان کے باپ اور چچا ان کو رسول اللہ ﷺ کی غلامی سے آزاد کرانے کے لیے آئے اور کہا آپ جو چاہے اس کی قیمت لے لیں اور اس کو ہمارے ساتھ بھیج دیں! آپ نے فرمایا میں تم سے یہ سوال کرتا ہوں کہ تم لا الہ الا اللہ کی شہادت دو اور اس کی کہ میں عبداللہ و رسولہ ● ہوں میں اس کو تمہارے ساتھ بھیج دوں گا' انہوں نے اس پر خوشی دینداروں کی خواہش کی، آپ نے فرمایا اچھا زید سے پوچھو اگر وہ تمہارے ساتھ جانا میں اس کو تمہارے ساتھ بلا معاوضہ بھیج دیتا ہوں، حضرت نے کہا میں رسول اللہ ﷺ اپنے باپ کو ترجیح دوں گا اور نہ اپنی اولاد کو، یہ سن کر حضرت زید کے والد حارثہ مسلمان اور کہا اشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمد اعبدہ ورسولہ' اور ان کے باقی رشتہ داروں نے کفر سے انکار کر دیا۔ ● (المستدرک، ج ۳، ص ۲۱۲، طبع قدیم، المستدرک، رقم الحدیث ۴۹۷۰، حدیث حسن ہے)

(بقیہ حاشیہ:) اس میں سے سوائے مبشرات کے کچھ نہیں بچا، پھر آپ نے مبشرات کی تفسیر روایا (حجج الکرامہ، ج ۱۲، ص ۹۵، ۹۶، روحانی ج ۷، ص ۱۰۷، ۱۰۸)

● قادیانی اس تصریح نے مرزا غلام قادیانی کی خود ساختہ دو پیداوار کے پرخچے اڑا دیے ہیں، ہر قسم کے مدعی نبوت کے آنے کا دروازہ کھلا ہے۔

● اس بیان میں آپ ﷺ کا اپنی ختم نبوت کے ساتھ ہمیشہ کے لیے مدعیان نبوت کا ذکر کرنا کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی پیدا ہوگا نہیں اس لیے ہر کوئی نبوت اور رسالت کا دعویٰ کرے گا جھوٹا ہوگا۔

● اس سے ثابت ہوا کہ صرف کلمہ طیبہ پڑھ لینے سے ہی مسلمان نہیں ہوتا جب تک کہ آپ ﷺ کو آخری رسول نہ مانے ایمان نہ لائے۔

● اس حدیث میں ہے کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو چھوڑنے سے انکار کر دیا

(۳۲) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایک ہزار یا اس سے زائد انبیاء کا خاتم ہوں۔ (المعجم الاوسط رقم الحدیث ۷۹۱۳، مجمع الزوائد ج ۹ ص ۱۱۰)

ایک ہزار سے زائد انبیاء سے مراد ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء ہیں جیسا کہ المعجم الاوسط رقم الحدیث: ۱۹۷۴ میں اس کی تصریح ہے۔ ❶

(۳۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے درد ہو گیا تو میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے مجھے اپنی جگہ کھڑا کیا اور خود نماز پڑھنے لگے اور مجھ پر اپنی چادر کا پلو ڈال دیا، پھر فرمایا اے ابو طالب کے بیٹے! تم ٹھیک ہو گئے اور اب تم کو کوئی تکلیف نہیں ہے' میں نے اللہ تعالیٰ سے جس چیز کا سوال کیا ہے' تمہارے لیے بھی اس چیز کا سوال کیا ہے' اور میں نے اللہ تعالیٰ سے جس چیز کا بھی سوال کیا، اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ عطا فرما دی سوا اس کے کہ مجھ سے کہا گیا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ ❷

(المعجم الاوسط رقم الحدیث: ۷۹۱۳، حافظ الہیثمی نے کہا اس حدیث کے رجال صحیح ہیں، مجمع الزوائد، ج ۹، ص ۱۱۰)

---

❶ وہ حدیث مبارکہ یہ ہے، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: یارسول اللہ! کم النبیون؟ قال: مائة الف واربعة وعشرون الفا" یارسول اللہ! نبیوں کی کتنی تعداد ہے؟ فرمایا: ایک لاکھ چوبیس ہزار۔ (مستدرک ج ۳ ص ۹۲، حدیث نمبر ۴۲۲۲)

فائدہ: علامہ سعیدی صاحب علیہ الرحمہ نے اپنی نقل کردہ حدیث نمبر ۳۲ کی وضاحت اور مستدرک کی ہماری نقل کردہ حدیث کے پیش نظر ایک لاکھ چوبیس ہزار کہا ہے ورنہ مطلقاً جب نبیوں کا ذکر کیا جائے تو یوں کہا جائے گا کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار۔

بہار شریعت میں ہے: "انبیاء کی کوئی تعداد معین کرنا جائز نہیں، کہ خبریں اس باب میں مختلف ہیں اور تعداد میں ایمان رکھنے میں نبی کو نبوت سے خارج ماننے یا غیر نبی کو نبی ماننے کا احتمال ہے اور یہ دونوں باتیں کفر ہیں، لہٰذا یہ اعتقاد چاہیے کہ اللہ (عزوجل) کے ہر نبی پر ہمارا ایمان ہے۔ (ج ۱ (الف) صفحہ ۱۱۱ مکتبہ المدینہ)

❷ اس حدیث مبارکہ سے صاف دلیل مل رہا ہے کہ نہ تو نبوت کسبی ہے نہ عطائی کہ کوشش کر لی جاتی ہے اور نہ اس کا ملنا ممکن ہے اور نہ ہی اس کا اجراء ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت ملنا ممکن ہوتا تو ضرور مولا علی رضی اللہ عنہ کو ملتی، بلکہ سرکار آپ کو نبوت ملنے کی دعا کرتے مگر چونکہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد نبوت کا باب منقطع ہو چکا ہے اس لیے مولا علی سمیت کسی بھی سوالی کو نبوت نہیں ملی۔ اور رب تعالیٰ نے حضور کریم کو واضح طور پر فرما دیا کہ آپ کے طفیل آپ کے غلاموں کو بے شمار انعام فرماؤں گا مگر آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

تفسیر روح البیان میں ہے: ولو جاء بعده نبي لكان. على رضي الله عنه لانه (بقیہ حاشیہ۔۔۔)

(۳۴) بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم قیامت کے دن ستر امتوں کو مکمل کریں گے ہم ان میں سب سے اور سب سے بہتر امت ہیں۔ ●

(سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: ۴۲۸۷، مسند احمد، ج ۴، ص ۴۴۷، سنن دارمی، رقم الحدیث ۲۷۰۰)

(۳۵) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ آپ سے ہجرت کرنے کی اجازت طلب کی، آپ نے ان سے فرمایا: آپ اسی جگہ پر جہاں آپ ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ پر اس طرح ہجرت کو ختم کرے گا جس طرح مجھ پر نبوت کو ختم کیا ہے۔ ●

(المعجم الکبیر، رقم الحدیث: ۵۸۲۸، مجمع الزوائد، ج ۹، ص ۲۶۹، اس کی سند میں اسماعیل بن قیس متروک ہے)

(۳۶) قتادہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ یہ آیت پڑھتے: **واذ اخذنا من النبیین میثاقھم ومنك ومن نوح** (الاحزاب: ۷) تو آپ فرماتے مجھ سے خلق کی ابتداء کی گئی ہے اور میں بعث میں سب نبیوں میں آخر ہوں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، رقم الحدیث: ۳۱۷۵۳، دار الکتب العلمیہ بیروت)

(۳۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب

(تعلیقی حاشیہ:) کان منه علیه السلام بمنزلة هارون من موسیٰ آپ ﷺ کے بعد کسی نبی نے آنا ہوتا تو ضرور وہ مولا علی ہوتے کیونکہ انہیں آپ کے نزدیک وہ مقام (محبت) حاصل ہے جو حضرت ہارون کو حضرت موسیٰ کے نزدیک تھا۔ (ج ۷ ص ۲۲۵)

● ثابت ہوا کہ آپ کے بعد نہ کوئی نبی ہے اور نہ ہی امت، کیونکہ آپ کے بعد کسی نبی یا امت کے ہونے کی حدیث جھوٹی قرار پائے گی جو محال ہے۔

● **اشکال مرزائیہ:** حضرت عباس ہجرۃ مخصوصہ کے لحاظ سے آخری مہاجر تھے نہ کہ مطلقاً کیونکہ ہجرت آپ کے بعد بھی جاری رہی۔ یونہی آنحضرت بھی مخصوص نبوت یعنی نبوت تشریعی کے لحاظ سے آخری نبی تھے نہ کہ مطلقاً۔ (علامہ عبدالحکیم شرف قادری، اسلام اور قادیانیت، ص ۲۵۰، ۲۵۱ ملخصاً)

جواب: حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی ہجرت کو ہجرت مخصوصہ قرار دینا درست نہیں کیونکہ آپ آخری مہاجر تھے، کیونکہ آپ کی ہجرت کے چند گھنٹوں بعد ہی فتح مکہ کا عمل شروع ہو گیا تھا اور مکہ دار الکفر سے دار الاسلام بن گیا تھا۔ اور دار الاسلام بننے کے بعد مکہ مکرمہ سے ہجرت کا [illegible] ہو گیا تھا اور بخاری میں ہے: **لا هجرة بعد الفتح** فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں۔ (ج [illegible]

مجھے آسمانوں کی معراج کرائی گئی تو میرے رب عزوجل نے مجھے اپنے قریب کیا حتی کہ میرے اور اس کے درمیان دو کمانوں کے سروں کا فاصلہ رہ گیا یا اس سے بھی زیادہ نزدیک' پھر اس سے بھی زیادہ نزدیک' اللہ عزوجل نے فرمایا اے میرے حبیب! اے محمد! کیا آپ کو اس کا غم ہے کہ آپ کو سب نبیوں کا آخر بنایا ہے' میں نے کہا اے میرے رب! نہیں! فرمایا: آپ اپنی امت کو میرا اسلام پہنچا دیں ❶ اور ان کو خبر دیں کہ میں نے ان کو آخری بنایا ہے تاکہ میں دوسری امتوں کو ان کے سامنے شرمندہ کروں اور ان کو کسی امت کے سامنے شرمندہ نہ کروں۔ ❷

(الفردوس بماثور الخطاب، رقم الحدیث: ۵۳۲۱، کنز العمال، رقم الحدیث ۳۲۱۱۱' تاریخ بغداد، ج ۵، ص ۳۰، تاریخ دمشق الکبیر، ج ۳، ص ۲۹۶، ۲۹۵' رقم الحدیث: ۸۱۱' دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ)

(۳۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حضرت آدم (علیہ السلام) کو ھند میں اتارا گیا تو وہ گھبرائے پس جبریل نے نازل ہو کر اذان دی' اللہ اکبر اللہ اکبر' اشھد ان لا الہ الا اللہ دو دفعہ' اشھد ان محمدا رسول اللہ دو دفعہ' حضرت آدم (علیہ السلام) نے پوچھا محمد کون ہیں' حضرت جبریل نے کہا وہ آپ کی اولاد میں سے آخر الانبیاء ہیں۔ ❸

(تاریخ دمشق الکبیر، ج ۷، ص ۳۱۹، رقم الحدیث: ۱۹۷۹، دار احیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۲۱ھ)

(۳۹) حافظ سیوطی نے مسند ابو یعلی اور امام ابن ابی الدنیا کے حوالہ سے حضرت تمیم داری کی ایک طویل حدیث روایت کی ہے اس کے آخر میں ہے: فرشتے قبر میں مردہ سے سوال کریں گے تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے اور تیرا نبی کون ہے؟ وہ کہے گا میرا رب اللہ

---

❶ الحمد للہ علی ذلک کہ یہ واسطہ مصطفیٰ علیہ السلام ہمیں رب کا سلام آیا رب تعالیٰ اس سلام کے صدقے ہمیں دین دنیا اور قبر و حشر کی سلامتی عطا فرمائے۔

❷ غور کریں کہ مقام اولیٰ ہو یا عرش معلیٰ ہو یا مسجد اقصیٰ عالم ارواح ہو یا عالم برزخ ہو یا محشر و جنت ہر جگہ آپ علیہ السلام کی ختم نبوت کا تذکرہ اور تبلیغ جاری و ساری ہے۔

❸ اس سے ایک تو یہ ثابت ہوا کہ سرکار علیہ السلام کی ختم نبوت کا ذکر کرنے سے پریشانیاں ختم ہوتی ہیں۔ وحشت و خطرناکی تسکین و راحت میں بدل جاتی ہے۔

دوسرا یہ کہ نوع انسانیت میں جتنے بھی نبی ہوئے ہیں آپ ان سب میں سے آخری ہیں۔

وحدہ لاشریک ہے اور اسلام میرا دین ہے اور (سیدنا) محمد ﷺ میرے نبی ہیں، ● تو تجھے کیسی لگے گی تمہارے حج کی۔

(الدر المنثور، ج ۱، ص ۳۳ و در منثور، تفسیر آیت ۱۵۰ سورہ بقرہ)

(۴۰) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تم رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھو تو اچھی طرح پڑھو تم کو علم نہیں ہے شاید یہ درود آپ پر پیش کیا جائے گا لوگوں نے کہا اے عبدالرحمان آپ ہمیں تعلیم دیجئے انہوں نے کہا تم اس طرح درود پڑھو: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ اِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ ● (سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث ۹۰۰ و مسند ابو یعلی، رقم الحدیث ۵۲۰۷ و المستدرک، ج ۱، ص ۲۶۹)

(۴۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے شفاعت کبریٰ کے متعلق ایک طویل حدیث روایت کی ہے اس کے آخر میں ہے حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) فرمائیں گے میں شفاعت کا اہل نہیں ہوں، میری اللہ کے سوا پرستش کی گئی ہے آج مجھے صرف اپنی فکر ہے یہ بتاؤ کہ اگر کسی کے برتن میں کوئی چیز ہو تو کیا کوئی شخص سیل توڑے بغیر اس کو کھول سکتا ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں حضرت عیسیٰ نے فرمایا پس (سیدنا) محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں اور وہ یہاں موجود ہیں اللہ نے ان کے اگلے اور پچھلے بہ ظاہر خلاف اولیٰ کام معاف فرما دیئے ہیں۔

(مسند ابو یعلی، رقم الحدیث: ۲۸۰۲ و مسند احمد، ج ۱، ص ۲۸۱ و مسند الطیالسی، رقم الحدیث: ۲۰۲۱)

(۴۲) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے گوہ سے پوچھا

● ثابت ہوا کہ قبر کے سوالات میں بھی اسی کو کامیابی حاصل ہوگی جو عقیدۂ ختم نبوت کو دل و جان سے مانتا ہوگا، اور اسی کی قبر جنتی باغ بنے گی۔ اور جو اس عقیدے سے منکر ہوگا وہ ناکام ہوگا اور اس کی قبر دوزخ کا گڑھا ہوگی۔

● اس سے پتہ چلتا ہے کہ صحابہ کرام جس طرح قرآن کے دیگر مطالب و مسائل کی تعلیم و تربیت کا اہتمام فرماتے تھے ویسے ہی کمالات و خصائص متعلق علیہ السلام کا بھی چرچا کرتے اور عام کر کے عقیدۂ ختم نبوت کی تعلیم و تربیت فرماتے۔

میں کون ہوں؟ تو اس نے کہا آپ رسول رب العلمین اور خاتم النبیین ہیں ● (حافظ مستغفری، علامہ آلوسی اور مفتی شفیع دیوبندی ● نے بھی اس حدیث سے استدلال کیا ہے)
(المعجم الصغیر، رقم الحدیث: ۹۴۸؛ مجمع الزوائد، رقم الحدیث: ۱۴۰۸۶)

(۴۳) ایاس بن سلمہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر تمام لوگوں سے افضل ہیں مگر وہ نبی نہیں ہیں۔ ●
(الکامل لابن عدی، ج ۶، ص ۴۸۴، دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۸ھ)

(۴۴) حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے رب کے پاس دس نام ہیں، حضرت ابوالطفیل نے کہا مجھے ان میں سے آٹھ یاد ہیں، محمد، احمد، ابوالقاسم، الفاتح (نبوت کا افتتاح کرنے والا) الخاتم (نبوت کو ختم کرنے والا) العاقب (جس کے بعد کوئی نبی نہ آئے) الحاشر الماحی (شرک کو مٹانے والا)۔
(دلائل النبوت لابی نعیم، ج ۱، ص ۶۱، رقم الحدیث: ۲۰)

(۴۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب حضرت موسیٰ (علیہ السلام) پر تورات نازل کی گئی تو انہوں نے، اس میں اس امت کا ذکر پڑھا پس انہوں نے کہا: اے میرے رب! میں نے تورات کی الواح میں پڑھا ہے کہ ایک امت تمام امتوں کے آخر میں ہوگی ● اور قیامت کے دن سب پر مقدم ہوگی اس کو میری امت بنا

● معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا انسان تو انسان جانور تک کائنات کی ہر شی جانتی ہیں۔ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود فرماتے ہیں: "ما بین السماء والارض شی الا یعلم انی رسول اللہ الا عاصی الجن والانس" آسمان و زمین میں کوئی شی نہیں مگر وہ جانتی ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں، سوائے کافر جنوں اور انسانوں کے۔ (شفا شریف ج ۱ ص ۲۴۹ و مسند احمد ۲۷۲، ۱۴۳، داری ۱۸)
چونکہ آپ کی رسالت و ختم رسالت لازم و ملزوم ہیں اس لیے لامحالہ ہر وہ جانتا ہے کہ آپ رسول ہیں وہ یہ بھی جانتا ہے کہ آپ آخری نبی اور رسول ہیں۔

● دیکھئے ختم نبوت کامل ۱۹، ۳۲۱، ۳۲۳، ادارہ المعارف کراچی)

● تو جب افضل الناس بعد الانبیاء صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جیسا انسان نبی نہیں ہوا تو اور کوئی کیسے ہو سکتا ہے؟

● اس امت کا آخری امت ہونا اس بات کی دلیل ہیں ہے کہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی بھی کوئی پیدا نہیں ہوگا۔

دے فرمایا وہ امت احمد ہے۔ (دلائل النبوۃ لابی نعیم، ج ۱، ص ۶۸، رقم الحدیث ۳۱)

(۴۶) حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے مدینہ کے ٹیلے پر ایک ٹیلے پر دیکھا ایک یہودی کے پاس آگ کا شعلہ تھا لوگ اس کے گرد جمع تھے میں نے تھا یہ احمد کا ستارہ ہے جو طلوع ہو چکا ہے یہ صرف نبوت کے موقع پر طلوع ہوتا ہے سے اب صرف احمد کا آنا باقی رہ گیا ہے۔ ❶ (دلائل النبوت لابی نعیم، ج ۱، ص ۷۵-۷۶، رقم الحدیث

(۴۷) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت زید بن خارجہ انصاری جب فوت ہو گئے تو ان پر جو کپڑا تھا اس کے نیچے سے آواز رہی تھی، لوگوں نے ان کے چہرہ سے کپڑا ہٹایا تو ان کے منہ سے آواز آ رہی تھی: محمد رسول اللہ النبی الامی خاتم النبیین کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ ❷ (رسائل ابن ابی الدنیا، ج ۳، ص ۳۸۸، مؤسسۃ الکتب الثقافیہ بیروت، ۱۴

(۴۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ معراج کی ایک طویل حدیث روایت کرتے ہیں اس مذکور ہے کہ مسجد اقصیٰ میں نبیوں نے حضرت جبریل سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق پو انہوں نے کہا:

هَذَا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ یہ محمد رسول اللہ خاتم النبیین ہیں۔

(مسند البزار، ج ۱، ص ۴۰، رقم الحدیث: ۵۵، مجمع الزوائد، ج ۱، ص

اسی روایت میں مذکور ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام نبیوں کے خطاب کے بعد ذیل خطبہ پڑھا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَرْسَلَنِيْ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ وَ كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَ وَّنَذِيْرًا وَاَنْزَلَ عَلَيَّ الْفُرْقَانَ فِيْهِ تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ وَّجَعَلَ اُمَّتِيْ خَ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ وَجَعَلَ اُمَّتِيْ وَسَطًا وَجَعَلَ اُمَّتِيْ هُمُ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِ

❶ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آخری نبی ہونا ایسا عالمگیر عقیدہ ہے کہ جو آسمانی کتابوں اور انبیاء کرام کی زبانوں سے مذکور رہا۔

❷ یہاں سے پتہ چلتا ہے کہ صحابہ کرام کی زبانوں پر تا قیام قیامت ختم نبوت یوں جاری رہا کہ بعد کی آنے والی نسلیں اس کے اثر سے متاثر رہیں۔

وَاجْعَلْ عَلَى صَدْرِي وَجَعَلَنِي فَاتِحًا وَخَاتِمًا

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا اور تمام لوگوں کے لیے ثواب کی بشارت دینے والا اور عذاب سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا اور مجھ پر قرآن نازل کیا جس میں ہر چیز کا بیان ہے اور میری امت کو تمام امتوں میں بہتر اور کامل بنایا جس کو لوگوں کے سامنے بھیجا گیا اور میری امت کو (قیامت میں) اول اور (دنیا میں) آخر بنایا اور میرے سینہ کو کھول دیا اور مجھے نبوت کی ابتداء کرنے والا اور نبوت کو ختم کرنے والا بنایا۔

اور اس حدیث کے آخر میں ہے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا:

قَدِ اتَّخَذْتُكَ خَلِيلًا وَهُوَ مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ مُحَمَّدٌ حَبِيبُ الرَّحْمَانِ وَأَرْسَلْتُكَ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَجَعَلْتُ أُمَّتَكَ هُمُ الْأَوَّلُونَ وَهُمُ الْآخِرُونَ وَجَعَلْتُ أُمَّتَكَ لَا تَجُوزُ لَهُمْ خُطْبَةٌ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنَّكَ عَبْدِي وَرَسُولِي وَجَعَلْتُكَ أَوَّلَ النَّبِيِّينَ خَلْقًا وَآخَرَهُمْ بَعْثًا (إلى قوله) وَجَعَلْتُكَ فَاتِحًا وَخَاتِمًا

میں نے آپ کو خلیل بنایا، اور تورات میں لکھا ہوا ہے محمد رحمان کے حبیب ہیں اور میں نے آپ کو تمام لوگوں کے لیے رسول بنایا اور آپ کی امت کو اول اور آخر بنایا اور جب تک آپ کی امت یہ گواہی نہ دے کہ آپ میرے بندے اور میرے رسول ہیں ان کا خطبہ جائز نہیں ہوگا، اور میں نے آپ کو پیدائش میں تمام نبیوں سے پہلے بنایا اور دنیا میں سب سے آخر میں بھیجا اور آپ کو نبوت کی ابتداء کرنے والا اور نبوت کو ختم کرنے والا بنایا۔

(مسند البزار، ج ۱، ص ۴۳، رقم الحدیث: ۵۵، مجمع الزوائد، ج ۱، ص ۱۷۰)

(۴۹) حضرت ابن زید رضی اللہ عنہ نے ایک خواب دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خواب کی تعبیر بیان کرتے ہوئے فرمایا: [illegible] وہ اوّل جس کو تم نے خواب میں دیکھا اور یہ دیکھا کہ میں اس اوّل کو پکار رہا ہوں تو اس سے مراد قیامت ہے، میرے بعد کوئی نبی ہوگا اور نہ میری امت کے بعد کوئی امت ہوگی۔ (دلائل [illegible] ص ۲۸۰، الکتاب المصنف [illegible] رقم الحدیث ۳۸۰۰۰، کنز العمال، رقم الحدیث ۳۸۰۰۰)

حافظ اسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی ۷۷۴ھ نے الواقعہ: ۳ کی تفسیر میں اس
کا ذکر کیا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر، ج ۴، ص ۳۱۵، دار الفکر بیروت، ۱۴۱۹ھ)

(۵۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اس طرح درود شریف پڑھنا

اَللّٰهُمَّ رَبِّي وَسَعْدَيْكَ صَلَوَاتُ اللهِ الْبَرِّ الرَّحِيْمِ. وَالْمَلَائِكَةِ الْمُقَ
وَالنَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَمَا سَبَّحَ لَكَ مِنْ شَيْ
رَبَّ الْعَلَمِيْنَ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَسَيِّدِ الْمُرْسَلِيْ
اِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَ رَسُوْلِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الشَّاهِدِ الْبَشِيْرِ النَّاعِيْ
بِاِذْنِكَ السِّرَاجِ الْمُنِيْرِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)

(الشفاء، ج ۴، ص ۶۰، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ۱۴۱۵ھ، نسیم الریاض، ج ۵، ص ۳۳۔ ۳۴
دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۱ھ)

احادیث ختم نبوت کی صحیح تعداد

ہم نے پچاس احادیث صحیحہ اور مقبولہ مکمل حوالہ جات کے ساتھ ذکر کی ہیں جو
ہمارے نبی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کی صاف تصریح ہے، ہم نے اس
میں مکرر احادیث کا ذکر نہیں کیا اور نہ ایسی احادیث کا ذکر کیا ہے جن کی ختم نبوت پر
تضمنی یا دور از کار یا بعید دلالت ہو اور محض تعداد بڑھانے اور بھرتی کے لیے احادیث
نہیں کیا اس کے برخلاف بعض علماء نے ختم نبوت پر دو سو سے زائد احادیث جمع کی ہیں
ان میں اکثر احادیث مکررہ ہیں اور ایک حدیث کی عبارت جتنی کتابوں میں مذکور ہے
حدیث کا اتنی بار شمار کر لیا گیا ہے، مفتی محمد شفیع دیوبندی نے اپنی کتاب ختم نبوت (
المعارف کراچی ۱۴۱۹ھ) میں دو سو دس احادیث ذکر کی ہیں لیکن اس کتاب میں مکرر
الگ الگ حدیث شمار کیا گیا ہے، مثلاً ایک حدیث کی عبارت ہے رسول اللہ صلی اللہ
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے حضرت
کے لیے حضرت ہارون تھے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا مفتی صاحب نے اس حدیث

مرتبہ ان نمبروں سے ذکر کیا ہے: حدیث نمبر: ۷، حدیث نمبر: ۲۴، حدیث نمبر: ۴۸، حدیث نمبر: ۵۱، حدیث نمبر: ۵۲، حدیث نمبر: ۷۲، حدیث نمبر: ۷۳، حدیث نمبر: ۷۴، حدیث نمبر: ۷۵، حدیث نمبر: ۷۶، حدیث نمبر: ۸۲، حدیث نمبر: ۱۳۰۔ اس کے برخلاف ہم نے اس حدیث کو صرف ایک بار متعدد کتب حدیث کے حوالے سے حدیث نمبر: ۵ میں ذکر کیا ہے۔ اسی طرح اور کئی احادیث ہے مکررہ ہیں جن کے الگ الگ نمبر ڈالے گئے جن میں حضرت ابن زمل کے خواب والی حدیث، تیس دجالوں والی حدیث ہے، عاقب والی حدیث ہے اور کئی احادیث ہیں۔

نبی ﷺ کے بعد مدعی نبوت کی تصدیق کرنے والوں کو فقہاء اسلام کا کافر اور مرتد قرار دینا

ہم نے یہ لکھا ہے کہ اس پر امت مسلمہ کا اجماع ہے ● کہ ہمارے نبی سیدنا محمد ﷺ آخری نبی ہیں اور یہ قرآن مجید کی صریح آیات اور حادیث متواترہ سے ثابت ہے اور اس پر امت مسلمہ کا اجماع ہے اور اس کا انکار کفر ہے۔

امام محمد بن محمد زالی متوفی ۵۰۵ھ اس مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ہمیں اجماع اور مختلف قرائن سے یہ معلوم ہوا ہے کہ لا نبی بعدی سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند کر دیا گیا ہے اور خاتم النبیین سے مراد بھی مطلق انبیاء ہیں، غرض ہمیں یقینی طور پر معلوم ہوا کہ ان لفظوں میں کسی قسم کی تاویل اور تخصیص کی گنجائش نہیں ہے اور جو شخص اس حدیث میں تاویل یا تخصیص کرے وہ اجماع کا مخالف ہے۔

(الاقتصاد فی الاعتقاد (مترجم) ص ۱۳۱، منشورات مکتبہ رضویہ، بابل کوٹ روڈ، لاہور)

حاشیہ پر ابن عساکر، ابن سعد، ابن اسحاق وغیرہ کی روایت سے لکھتے ہیں:

● اس عقیدے پر سب سے پہلا اجماع ہے جو مسیلمہ کذاب کے خلاف صورت میں قائم ہوا تھا اس اجماع کا تفصیلی ذکر کیا جا چکا ہے۔

[illegible] اس شخص کو کافر قرار دینے [illegible] سے پہلے
کے دعویٰ نبوت کا اعلان کرے (یا فرمائے) اسی طرح ہم اس شخص کو کافر کہنے [illegible]
کرے کہ اس کی طرف وحی کی جاتی ہے خواہ وہ نبوت کا دعویٰ نہ کرے مثلاً وہ [illegible]
تھے اور نئی شریعت کی تکذیب کرنے والے ہیں، کیونکہ کسی شخص نے یہ دعویٰ [illegible]
خاتم النبیین ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا اور آپ نے اللہ کی طرف سے
بتایا ہے کہ آپ خاتم النبیین ہیں اور آپ کو تمام لوگوں کی طرف رسول بنایا گیا ہے اور
اس پر اجماع ہے کہ یہ کلام اپنے ظاہر پر محمول ہے اور اس کا ظاہر معلوم مراد ہے اور
نسخ وغیرہ کی تخصیص نہیں ہے اور ان لوگوں کا کفر قطعی اجماعی اور یقینی ہے۔

(الشفا ج ۲ ص ۲۸۳ تا ۲۸۷ مطبوعہ دار الفکر بیروت ۱۴۰۹ھ)

علامہ شہاب الدین احمد بن محمد خفاجی حنفی متوفی ۱۰۶۹ھ اور ملا علی سلطان محمد
القاری المتوفی ۱۰۱۴ھ نے بھی القاضی کی اس عبارت کو مقرر رکھا ہے۔

(نسیم الریاض ج ۴ ص ۵۱۵ تا ۵۱۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ، شرح الشفا لملا علی القاری
ج ۲ ص ۶۰۶ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ)

نیز قاضی عیاض بن موسیٰ یحصبی متوفی ۵۴۴ھ لکھتے ہیں:

عبدالملک بن مروان الطارق نے نبوت کے دعویٰ دار ایک شخص کو قتل کر دیا اور
سحنون بن سعید فقیہ اور متعدد فقہاء اور بادشاہوں نے اسی طرح مدعیان نبوت کو قتل کیا اور ان
کے مقابلے ان کے اس اقدام کو صحیح قرار دیا۔ (الشفا ج ۲ ص ۲۸۵ مطبوعہ دار الفکر بیروت ۱۴۰۹ھ)

علامہ خفاجی حنفی نے اس کی شرح میں کہا کیونکہ مدعیان نبوت نے اس
[illegible] کی ہے کہ آپ خاتم المرسلین ہیں اور آپ کے بعد کوئی رسول [illegible]
[illegible]

[illegible] نے کہا کہ ان مدعیان نبوت نے [illegible]
[illegible]

جس کا یہ مذہب ہے کہ نبوت کسبی ہے اور ہمیشہ جاری رہے گی یا جس کا یہ مذہب ہے کہ ولی نبی سے افضل ہے وہ زندیق ہے اور اس کا قتل کرنا واجب ہے، اور کئی لوگوں نے نبوت کا دعویٰ کیا اور ان کو لوگوں نے قتل کر دیا۔ اور ہمارے زمانہ میں مالقہ (اندلس کا شہر) کے فقراء میں سے ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا تو اس کو سلطان ابن الاحمر بادشاہ اندلس نے قتل کر دیا اور اس کو سولی پر لٹکا دیا۔ (البحر المحیط، ج ۷، ص ۴۷۵، دار الفکر بیروت، ۱۴۱۲ھ)

علامہ محمد الشربینی الشافعی من القرن السابع لکھتے ہیں:

جو شخص ہمارے نبی ﷺ کے بعد کسی مدعی نبوت کی تصدیق کرے وہ کافر ہے۔

(مغنی المحتاج، ج ۴، ص ۱۳۵، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، ۱۳۵۲ھ)

علامہ موفق الدین عبداللہ بن احمد بن قدامہ حنبلی متوفی ۶۲۰ھ لکھتے ہیں:

جس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا یا جس شخص نے کسی مدعی نبوت کی تصدیق کی وہ مرتد ہو گیا، کیونکہ جب مسیلمہ نے دعویٰ نبوت کیا اور اس کی قوم نے اس کی تصدیق کی تو وہ سب اس کی تصدیق کرنے کی وجہ سے مرتد ہو گئے، اسی طرح طلیحہ الاسدی اور اس کے مصدقین بھی مرتد ہو گئے اور نبی ﷺ نے فرمایا اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ تیس کذاب نکلیں گے اور ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

(المغنی، ج ۹، ص ۳۳، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ۱۴۰۵ھ)

امام غزالی کی الاقتصاد کی عبارت پر فقہاء اسلام کے تبصرے

امام محمد بن محمد الغزالی الشافعی المتوفی ۵۰۵ھ لکھتے ہیں:

● قاضی عیاض مالکی متوفی ۵۴۴ھ لکھتے ہیں: تمام صحابہ کرام کا اس پر اجماع تھا کہ بلاشبہ نبی کریم ﷺ خاتم الرسل والانبیاء ہیں اور یہ بات صحابہ و من بعدھم باحسان کے مابین متواتر و مشہور تھی اسی لیے انہوں نے مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کی تکفیر میں تردد نہیں کیا۔ (ریاض النصرۃ، ج ۱، ص ۱۰۰)

امام ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم الظاہری متوفی ۴۵۶ھ لکھتے ہیں: وھذا مما اجمع علیہ اھل السنۃ وثبت بالکتاب والسنۃ وقد اتفقت الامۃ علی ذلک وعلی تکفیر من ادعی النبوۃ بعدہ ﷺ اہل سنت کے اجماع اور کتاب و سنت سے ثابت ہے کہ اس پر ساری امت کا اجماع ہے اور جو آپ کے بعد دعویٰ نبوت کرے اس کی تکفیر پر بھی اجماع ہے۔ (الفصل فی الملل والاہواء والنحل، ج ۴، ص ۷۶)

نظام معتزلی اور اس کے موافقین صرف خبر متواتر کو دین میں حجت قطعیہ
اجماع کے حجت قطعیہ ہونے کا انکار کرتے ہیں، نظام نے کہا اس پر کوئی عقلی
نہیں ہے کہ اہل اجماع پر خطاء محال ہے، اور نظام کا یہ قول تا ہمیں کے اعتبار
کیونکہ ہم کو معلوم ہے کہ ان کا اس پر اجماع ہے کہ جس بات پر صحابہ کرام نے
قطعی حق ہے اور اس کا خلاف ممکن نہیں ہے، پس نظام معتزلی نے اجماع کی
کے اجماع کے خلاف کیا۔

اور یہ ایک اجتہادی امر ہے اور میرے اس میں کئی اعتراض ہیں، کیونکہ
ہونے میں کئی اشکالات ہیں اور یہ نظام کے عذر ہونے کی گنجائش رکھتا ہے، لیکن اگر
حجت ہونے پر عدم اعتماد کا دروازہ کھول دیا جائے تو اس سے کئی خرابیاں لازم آئیں گی۔

ان خرابیوں میں سے بڑی خرابی یہ ہے کہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ ہمارے نبی
ﷺ کے بعد بھی کسی نبی کا مبعوث ہونا ممکن ہے تو اس کی تکفیر میں توقف کرنا بعید ہوگا۔

اور اس کو کافر کہنے کی بناء لامحالہ اجماع کی مخالفت پر رکھی جائے گی، کیونکہ آپ
بعد کسی نبی کی بعثت کو عقل محال نہیں قرار دیتی، اور وہ جو حدیث میں ہے لا نبی بعدی یعنی
بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور قرآن مجید میں خاتم النبیین ہے، تو منکر اجماع اس کی تاویل
عاجز نہیں ہے، وہ کہہ سکتا ہے کہ خاتم النبیین سے مراد یہ ہے کہ آپ اولوالعزم رسولوں کے
ہیں، مطلقاً الانبیاء کے خاتم نہیں ہیں، اور اگر اس پر اصرار کیا جائے کہ النبیین عام ہے تو ہم
تخصیص کرنا بھی کوئی مستبعد چیز نہیں ہے، اور یہ جو آپکا ارشاد ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں
آئے گا تو اس حدیث میں آپ نے رسول کے آنے کی نفی نہیں کی ہے اور نبی اور رسول میں
فرق کیا گیا ہے اور نبی کا مرتبہ رسول سے بلند ہے، منکر اجماع کے پاس اس طرح کے اور
بہانے ہیں۔ اس قسم کے فضول بہانوں کی وجہ سے ہمارے لیے یہ دعویٰ کرنا ممکن نہیں ہے
محض خاتم النبیین کا لفظ اس پر دلیل ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا اور اس طرح

ہر چند کہ اس سے بھی زیادہ بعید تاویلات کی جاتی ہیں لیکن ان بعید تاویلات کی وجہ سے وہ نصوص باطل نہیں ہوتیں۔

تاہم اس منکر اجماع پر اس طرح رد کیا جائے گا کہ تمام امت نے بالاجماع اس لفظ (خاتم النبیین) سے یہی معنی سمجھا ہے (کہ آپ کے بعد کسی نبی کا مبعوث ہونا ممکن نہیں ہے) اور آپ کے احوال کے قرائن سے بھی یہی بات مفہوم ہوتی ہے کہ آپ کے بعد کبھی بھی کوئی رسول نہیں آسکتا اور اس میں کوئی تاویل اور تخصیص نہیں ہوسکتی اور اس بات کا انکار وہی کرے گا جو اجماع کا منکر ہوگا۔ (الاقتصاد فی الاعتقاد، ص ۲۷۲۔ ۲۷۳، دار ومکتبۃ الہلال بیروت، ۱۹۹۳ء)

ہر چند کہ امام غزالی کے نزدیک سیدنا محمد ﷺ کے بعد کسی اور نبی کا آنا کبھی بھی ممکن نہیں ہے اور اس آیت میں تاویل کرنا اور اسی طرح اس حدیث میں تخصیص کرنا ان کے نزدیک باطل اور ہذیان ہے۔ لیکن اس کو کافر قرار دینے میں ان کو تامل ہے وہ کہتے ہیں کہ اس کی تکفیر اجماع کی بناء پر ہوگی اور اجماع ان کے نزدیک حجت قطعی نہیں ہے اور جب تک اجماع کو ساتھ نہ ملایا جائے صرف خاتم النبیین کے لفظ سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آپ کے بعد اور کوئی نبی نہیں آسکتا' ہاں اس پر تمام امت کا اجماع ہے لیکن ان کے نزدیک اجماع حجت قطعی نہیں ہے کہ اس کے منکر کو کافر قرار دیا جائے۔

علامہ ابوعبداللہ قرطبی متوفی ۶۶۸ھ نے امام غزالی کی اس عبارت سے اتفاق نہیں کیا اور اس پر حسب ذیل تبصرہ کیا ہے:

الغزالی نے اپنی کتاب "الاقتصاد" میں اس آیت کے متعلق جو کچھ لکھا ہے وہ میرے نزدیک باطل ہے اور سیدنا محمد ﷺ کی ختم نبوت کے متعلق مسلمانوں کے عقیدہ ختم نبوت کو تشویش میں ڈالتا ہے اور یہ بہت قبیح راستہ ہے سو اس نظریہ سے بچو، اس نظریہ سے بچو، اور اللہ ہی اپنی رحمت سے ہدایت دینے والا ہے۔ (الجامع الاحکام القرآن، جز ۱۴، ص ۱۷۸، دار الفکر بیروت، ۱۴۱۵ھ)

اور علامہ محمد بن خلیفہ الوشتانی الابی المالکی المتوفی ۸۲۷ھ نے علامہ قرطبی کی عبارت

پر یہ تبصرہ کیا ہے:

الغزالی نے ختم نبوت کے متعلق جو اس آیت میں ذکر کیا ہے وہ [illegible] کے عقیدہ ختم نبوت کو تشویش میں ڈالنے کے لیے خبیث طریقہ ہے، سو اس نظریہ سے نظریہ سے بچو، یہ ابن بزیزہ کی عبارت ہے۔

امام غزالی کی عبارت میں ایسا کوئی لفظ نہیں ہے جو ختم نبوت کے عقیدہ کے خلاف پیدا کرے، امام غزالی کے حاسدین نے ان کی طرف یہ تہمت لگائی ہے، اور ابن عبد پر یہ حملہ کیا ہے اور امام غزالی اس تہمت سے بری ہیں، اور انہوں نے اپنی تحریروں میں بدعقیدگی سے برأت کا اظہار کیا ہے، کیونکہ یہ بات تو مبتدعین کہتے ہیں کہ نبوت کسی اور انہوں نے اس مشہور حدیث سے استدلال کیا ہے جس میں ایک جملہ کو زائد ذکر کیا گیا ''عنقریب میرے بعد تیس ایسے آدمیوں کا ظہور ہوگا جن میں ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا نبی ہے اور میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا مگر جس کو اللہ چاہے'' اس آخری جملہ (مگر جس چاہے) کو محمد بن سعید شامی نے زائد کیا تھا اور اس کو اس کی زندیقی کی بناء پر سولی دے بعض لوگوں نے حضرت عیسیٰ کے نزول کی وجہ سے اس حدیث پر اعتراض کیا ہے مگر جواب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) زمین والوں کی طرف ● رسول بن کر اور [illegible] کر نازل نہیں ہوں گے۔

(اکمال اکمال المعلم، ج ۱، ص ۶۰۶ - ۶۰۷، ج ۸، ص ۲۲ - ۲۳، دار الکتب العلمیہ)

علامہ ابی کے شاگرد علامہ محمد بن محمد بن یوسف السنوسی التلمسانی نے بھی [illegible] تمام عبارت کو بعینہ نقل کیا ہے۔

(اکمال اکمال المعلم، ج ۱، ص ۶۰۶ - ۶۰۷، ج ۸، ص ۲۲ - ۲۳، دار الکتب العلمیہ)

امام غزالی کی ظاہر عبارت پر بہر حال یہ اعتراض ہوتا ہے کہ [illegible]

● [illegible]

● [illegible]

ہارے میں تامل ہے ● وہ کہتے ہیں کہ اسکا کفر ہونا اجماع سے ثابت ہوگا اور اجماع ان
ے نزدیک حجت قطعیہ نہیں ہے، تاہم وہ آیت ختم نبوت اور حدیث ختم نبوت میں تاویل اور
خصیص کو باطل اور ہذیان قرار دیتے ہیں، امام غزالی کو اعتراض سے بچانے کے لیے بعض

ایسا بالکل بھی نہیں ہے یہ علامہ سعیدی صاحب علیہ الرحمہ کا تسامح ہے کیونکہ امام برہان الدین ابراہیم بن
مر بقاعی علیہ الرحمہ متوفی ۸۸۵ھ جیسے محققین سے ثابت ہوتا ہے کہ "الاقتصاد کے جن نسخوں سے ایسا کلام نقل
ہے وہ تحریف شدہ ہیں غیر محرف نسخوں میں ایسا کچھ نہیں ہے۔
امام بقاعی علیہ الرحمہ کی عبارت یہ ہے: وقال الغزالی رحمه الله فی آخر کتابه الاقتصاد: ان
الامة فهمت من هذا للفظ ای لفظ هذه الاية ومن قرائن احواله ﷺ أنه افهم
عدم نبی بعده ابدا وعدم رسول بعده ابدا، وأنه لیس فیه تاویل ولا تخصیص
وقال: ان من اوله بتخصیص النبیین باولی العزم من الرسل ونحو هذا کلامه من
انواع الهزیان لا یمنع الحکم بتکفیره لانه مکذب بهذا النص الذی اجمع الامة
علی أنه غیر مؤول ولا مخصوص، هذا کلامه فی کتاب الاقتصاد نقلته منه بغیر
واسطة ولا تقلید فایاك ان تصغی الی من نقل عنه غیر هذا فانه تحریف یحامی جهة
الاسلام عنه۔
حضرت امام غزالی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "الاقتصاد فی الاعتقاد میں فرمایا: "بیشک ساری امت نے اس لفظ
یعنی اس لفظ قرآنی (خاتم النبیین) اور آپ ﷺ کے قرائن احوال سے سمجھا ہے کہ یہ سمجھا رہا ہے کہ نہ کبھی
آپ کے بعد کوئی (نیا) نبی ہوگا اور نہ ہی کبھی کوئی (نیا) رسول ہوگا۔ اور بیشک اس میں نہ کوئی تاویل ہے اور نہ
ہی کوئی تخصیص ہے۔
اور فرمایا: اور جو کوئی اس کی تاویل اولوالعزم انبیاء سے تخصیص کرے تو اس کی اس طرح کی گفتگو بکواسیات کی
اقسام سے ہے اس کی تکفیر کے حکم سے کوئی چیز مانع نہیں ہے کیونکہ وہ اس نص کی تکذیب کرنے والا ہے کہ
جس کے بارے ساری امت کا اجماع ہے کہ بیشک یہ غیر مؤول اور غیر مخصص ہے۔
یہ امام غزالی کا وہ کلام ہے جو الاقتصاد میں ہے، میں نے اسے بغیر کسی واسطہ و تقلید کے نقل کیا ہے۔ اس لیے تو اس کی
طرف کان لگانے سے اجتناب کر جس نے آپ سے اس عبارت کے سوا کچھ نقل کیا بیشک وہ تحریف ہے، حضرت
امام غزالی علیہ الرحمہ کا اس عبارت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ (دیکھئے تفسیر نظم الدرر فی تناسب الآیات والسور تحت
آیت ما کان محمد ابا احد من رجالکم)
امام المحققین علامہ عبدالعزیز پرہاروی علیہ الرحمہ بھی فرماتے ہیں: وما یذکر عن الامام محمد
الغزالی رحمه الله فی هذا المقام فافهم۔ علیہ
اور اس جگہ امام غزالی علیہ الرحمہ کے حوالے سے (قائل اعتراض) جو کچھ ذکر کی جاتی ہیں وہ آپ پر افترا
ہے۔ (الدر المختار ص ۴۴۵، ۴۴۶)

علماء نے امام غزالی کی عبارت کا صرف اتنا حصہ ہی نقل کیا ہے۔

مفتی محمد شفیع دیوبندی متوفی ۱۳۹۶ھ لکھتے ہیں:

بے شک امت نے اس لفظ (یعنی خاتم النبیین اور لا نبی بعدی) اور قرائن
سے بالاجماع یہی سمجھا ہے کہ آپ کے بعد ابد تک نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ کوئی رسول بعد
اس میں کوئی تاویل چل سکتی ہے نہ تخصیص۔

(ختم نبوت (کامل)، ص ۳۲۹، ادارۃ المعارف کراچی

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی متوفی ۱۳۴۰ھ نے امام غزالی سے اعتراض
اٹھانے کے لیے ان کی عبارت میں تصرف کر کے اس عبارت کو یوں نقل کیا ہے۔ ●

یعنی تمام امت محمد یہ علیٰ صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ نے لفظ خاتم النبیین سے یہی سمجھا
ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کبھی کوئی نبی نہ ہوگا حضور کے بعد کوئی رسول نہ ہوگا اور تمام
نے یہی مانا کہ اس لفظ میں نہ کوئی تاویل ہے کہ آخر النبیین کے سوا خاتم النبیین کے کچھ اور
گھڑے، نہ اس عموم میں کچھ تخصیص ہے کہ حضور کے ختم نبوت کو کسی زمانہ یا زمین کے کسی
سے خاص کیجئے اور جو اس میں تاویل اور تخصیص کو راہ دے اس کی بات جنون یا نشے یا سرسام
بہکنے بڑانے یا بکنے کے قبیل سے ہے اسے کافر کہنے سے کچھ ممانعت نہیں کہ وہ آیت قرآن
تکذیب کر رہا ہے جس میں اصلاً تاویل و تخصیص نہ ہونے پر امت مرحومہ کا اجماع ہو چکا ہے

(فتاویٰ رضویہ، ج ۱۵، ص ۴۲۷، طبع جدید، رضا فاؤنڈیشن لاہور، ۲۰۰۰ء

اعلیٰ حضرت پر یہ اعتراض نہ کیا جائے کہ انہوں نے امام غزالی کی عبارت میں تحریف

● اگر غور کیا جائے تو امام اہلسنت علیہ الرحمہ نے حضرت امام غزالی علیہ الرحمہ کی عبارت میں نہ تصرف کیا ہے
نہ ہی ان سے اعتراض اٹھانے کے لیے کچھ کیا کیونکہ وہ عبارت اس پر دلالت نہیں کرتی جس پر امام غزالی نے
استدلال کیا ہے جو ان کا مقصد تھا کی عبارت نقل کی ہے وہ "اعلم الدرر" کی طرح کی ہے!
ما نصہ: ان الامة فهمت من هذا اللفظ انه لم يوجد عليه نبي بعده ابدا وعلى
بعده ابدا وانه ليس فيه تاويل ولا تخصيص ومن اوله بتخصيص فكل من
انواع الهذيان لا يمنع الحكم بكفره ولانه مكذب لهذا النص الذي اجمعت
على انه غير مؤول ولا مخصص" (فتاویٰ رضویہ شریف، ج ۱۵، ص

کی ہے یا تصرف کیا ہے اور تکفیر کے لفظ کا اضافہ کیا ہے ❶ کیونکہ اعلیٰ حضرت نے تمام امت کے اجماع کی بناء پر ختم نبوت میں تاویل اور تخصیص کو امام غزالی کے نزدیک کفر کہا ہے اور اجماع امت کی بناء پر امام غزالی بھی اس کو کافر کہتے ہیں البتہ وہ یہ کہتے ہیں کہ اجماع امت سے صرف نظر کر کے صرف خاتم النبیین کے لفظ سے اس کے منکر کا کفر ثابت نہیں ہوگا اور اجماع ان کے نزدیک قطعی حجت نہیں ہے، بہر حال یہ ایک علمی اصطلاح ہے اور امام غزالی کے نزدیک بھی آیت ختم نبوت اور حدیث ختم نبوت میں کوئی تاویل اور تخصیص جائز نہیں ہے۔

منکرین ختم نبوت کا اجمالی جائزہ

اس وقت دنیا میں بہائی ❷ اور قادیانی ہیں جو ختم نبوت کے منکر ہیں۔ یا امریکا میں کچھ لوگ ہیں جو علی جاہ کی نبوت کے قائل ہیں۔ ❸ بہائی اور علی جاہ کے پیروکار بہت کم تعداد میں ہیں، سب سے زیادہ قادیانی ہیں جو مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار ہیں ان کے دو فرقے ہیں ❹ ان کی غالب اکثریت مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی اور رسول مانتی ہے، ❺ دوسرا فرقہ مرزا

---

❶ جب اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے تحریف و اضافہ کیا ہی نہیں تو پھر آپ پر اعتراض کیسا؟

❷ مرزا حسین علی نوری المعروف بہاء اللہ کے نو پیدا فتنے کو بہائیت کہا جاتا ہے اور اس کے ماننے والوں کو "بہائی" یہ بہاء اللہ 1852ء کو ایران کے شہر شیراز میں پیدا ہوا تھا۔ یہ نبوت کا دعویدار تھا، اس کے پیروکار اسے سب انبیاء سے بڑا نبی مانتے ہیں، العیاذ باللہ۔

❸ یہ ذکری بھی ہیں، جو کلی طور پر عقائد کے ساتھ ساتھ ختم نبوت کے منکر ہیں اور اپنے رہنما کے نبی ہونے کے قائل ہیں، یہ فرقہ "ذکری" بھی کہا جاتا ہے اس کا بانی "ملا محمد اکبی" ہے جو 977ھ بمطابق 1569ء میں مکران (بلوچستان) میں پیدا ہوا۔ یہ خاتم المجددین اور خاتم الرسلین ہونے کا جھوٹا دعویدار تھا۔ ذکری فرقے کے لوگ بلوچستان میں بڑی کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ ان کے کفر و ارتداد پر پاکستان کے دو سو (200) علماء کے فتاویٰ جات کا مجموعہ "ذکری مذہب کی حقیقت" کے نام سے طبع ہو چکا ہے۔

❹ نمبر ۱ قادیانی فرقہ نمبر ۲ لاہوری فرقہ

❺ یہ قادیانی فرقہ ہے، اس کی قیادت مرزا غلام قادیانی کے خاندان کے پاس ہے۔

قادیانی کو مجدد اور محدث مانتا ہے اس کو لاہوری ● کہا جاتا ہے۔ ● یہ
کو الہام اور وحی میں اشتباہ ہو گیا، قادیانی فرقہ ان کو کافر کہتا ہے۔ ● یہ
مسلمانوں کو کافر کہتا ہے، ان کے نزدیک جو بھی مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت پر
لائے وہ کافر ہے۔ ●

مرزا غلام احمد قادیانی مشرقی پنجاب کے ضلع گورداسپور کے ایک گاؤں قادیان
۱۸۴۰ء میں پیدا ہوا، وہ لکھتا ہے کہ جب اس کی عمر چالیس سال کی ہو گئی تو اس پر
مکالمات الٰہیہ کا سلسلہ شروع ہوا۔ ● (کتاب البریہ ص ۱۳۶)

۱۸۸۰ء میں مرزا ایک مبلغ کی حیثیت سے ظاہر ہوا پھر اس نے محدث ہونے کا
کیا اور اس نے یہ کہا کہ اس کو الہام کیا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے قریب
میں آسمان سے نازل ہونے اور اب تک زندہ ہونے کا جو مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے
ہے۔ اور اس عقیدہ کو ختم نبوت کے منافی قرار دیا اور ۱۸۹۰ء تک برابر کہتا رہا کہ میں

● اس کی قیادت مولوی محمد علی نے کی تھی۔
نوٹ: مرزا قادیانی کی زندگی میں ہی اس کا خلیفہ، خلیفہ حکیم نورالدین قادیانی بنا تھا۔ پھر اس کے مرنے کے
مرزے کا بیٹا مرزا بشیر الدین خلیفہ ثانی بنا پھر اس کے مرنے کے بعد مرزا ناصر خلیفہ ثالث بنا۔ یہ وہی ہے
1974ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی میں پیش ہوا تھا۔ پھر اس کے مرنے کے بعد مرزا طاہر خلیفہ رابع بنا جو
الکا خلیفہ مرزا مسرور ہے۔

● مرزا غلام قادیانی کا الہام ملاحظہ ہو: جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہو
اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔ (تذکرہ ص ۸۰، طبع
اشتہارات، ج ۳ ص ۲۷۵، تبلیغ رسالت ج ۹ ص ۲۷)
خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا
وہ مسلمان نہیں ہے۔ (تذکرہ ص ۵۱۹، الذکر الحکیم نمبر ۴ ص ۲۴، الفضل ج ۲۲ ص ۸)
مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر الدین محمود کہتا ہے: کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی دعوت
میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا، وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج
ہیں۔ (آئینہ صداقت ص ۱۱۰، انوار العلوم ج ۶ ص ۱۱۰)
● کتاب البریہ ص ۱۶۳، حاشیہ، خزائن ج ۱۳ ص ۱۹۵

کر ایک کی سیدنا محمد ﷺ خاتم النبیین اور آخری نبی ہیں، اور اس نے خود کو مثیل مسیح موعود قرار دیا، اور ۱۸۹۱ء میں اس نے نبوت کا دعویٰ کیا اور ۱۹۰۷ء تک اس دعویٰ پر قائم رہا اور اسی سال کی عمر میں مرے اور اور ہیضہ میں مبتلا ہو کر مر گیا۔ ●

ان تمام عنوانات پر پروفیسر محمد الیاس برنی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب "قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ" میں خود مرزا غلام احمد قادیانی اور دیگر مصادید مرزائیوں کی تصانیف کے حوالوں سے لکھا ہے، ہم قارئین کی معلومات کے لیے اس کتاب کے ان اقتباسات کو پیش کر رہے ہیں جن سے خود مرزا اور دیگر مصادید کے حوالوں سے مرزا کا محدث کا دعویٰ کرنا، پھر مثیل موعود کا دعویٰ کرنا اور ختم نبوت کا اقرار کرنا اور پھر نبوت کا دعویٰ کرنا اور ختم نبوت کا انکار کرنا واضح ہوتا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا ختم نبوت پر ایمان و اصرار

"قرآن شریف میں مسیح ابن مریم کے دوبارہ آنے کا تو کہیں بھی ذکر نہیں لیکن ختم نبوت کا پہ کمال تصریح ذکر ہے اور پرانے یا نئے نبی کی تفریق کرنا یہ شرارت ہے نہ حدیث میں

● شاید ہی کوئی معزز منصب بچا ہو مرزا غلام قادیانی نے جس کا دعویٰ نہ کیا ہو، محدث ہونے سے لے کر ظلی نبی کا باپ ہونے تک ہر قسم کا دعویٰ کیا۔ جن کی تعداد دو سو (200) کے قریب ہے۔ ہم کوشش کریں گے کہ ان دعوؤں کے آخر میں ان میں سے کچھ نقل کئے جائیں۔

● مرزا غلام قادیانی کی موت بھی بڑی عبرت ناک طریقے سے ہوئی کہ آخری وقت اس کے منہ اور پاخانہ [illegible] کے راستہ سے نکلنے لگی پھر اپنی ہی غلاظت میں لت پت ہو کر واصل جہنم ہو گیا۔ [illegible] میں آپ کو ایک اور دست آیا مگر اب اس قدر ضعف تھا کہ آپ باہر نہ جا سکے [illegible] میں نے چارپائی کے پاس ہی (پاخانہ کرنے کا) انتظام کر دیا اور آپ وہیں فارغ ہونے [illegible] لیٹ گئے اور میں (مرزا کے بیٹے) اس چارپائی پر گر ضعف بہت ہو گیا تھا اس کے بعد ایک [illegible] آپ کو آئی۔ جب آپ نے فارغ ہو کر لیٹنے کے لئے [illegible] کہ آپ کا ضعف تھا کہ آپ لیٹتے لیٹتے کی چارپائی پر گر گئے اور آپ کا سر چارپائی کی [illegible] اور حالت دگرگوں ہو گئی۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۱۱۰ روایت ۱۲۰)

نوٹ: مرزا غلام قادیانی کی غلاظت میں گر کر 26 مئی 1908ء بروز منگل اپنے انجام کو پہنچا۔ اور اس کی [illegible] میں دفن کر دیا گیا۔

نہ قرآن میں یہ تفریق موجود ہے اور حدیث لا نبی بعدی میں بھی کوئی عام ہے
جرأت اور دلیری اور گستاخی ہے کہ تمام دلائل رکیکہ کی پیروی کر کے نصوص بینہ کو
چھوڑ دیا جائے اور خاتم الانبیاء کے بعد ایک نبی کا آنا مان لیا جائے اور بعد اس کے
نبوت منقطع ہو چکی تھی، پھر سلسلہ وحی نبوت کا جاری کر دیا جائے۔ کیونکہ جس میں شان
باقی ہے، اس کی وحی ہوئی۔''

(ایام صلح، ص ۱۴۶؛ ''روحانی خزائن'' ص ۳۹۲۔ ۳۹۳، ج ۱۴، مصنف مرزا غلام احمد قادیانی صاحب

''اور اللہ کو شایان نہیں کہ خاتم النبیین کے بعد نبی بھیجے اور نہیں شایان کہ سلسلہ نبوت
دوبارہ از سر نو شروع کر دے۔ بعد اس کے کہ اسے قطع کر چکا ہو اور بعض احکام قرآن کریم
منسوخ کر دے اور ان پر بڑھا دے۔''

(''آئینہ کمالات اسلام'' ص ۳۴۷، روحانی خزائن، ص ۳۴۷، ج ۵، مصنف مرزا غلام احمد قادیانی صاحب

''اور ظاہر ہے کہ یہ بات مستلزم محال ہے کہ خاتم النبیین کے بعد پھر جبرئیل (علیہ السلام)
کی وحی رسالت کے ساتھ زمین پر آمد و رفت شروع ہو جائے اور ایک نئی کتاب اللہ' کو مضمون
قرآن شریف سے تواردر کھتی ہو، پیدا ہو جائے اور جو امر مستلزم محال ہو، وہ محال ہوتا ہے۔'' (تدبر)

(''ازالہ اوہام'' حصہ دوم، ص ۵۸۳ ''روحانی خزائن'' ص ۴۱۴، ج ۳، مصنف مرزا غلام احمد قادیانی صاحب

''اور اللہ تعالیٰ کے اس قول وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ میں
اشارہ ہے۔ پس اگر ہمارے نبی ﷺ اور اللہ کی کتاب قرآن کریم کو تمام آنے والوں
زمانوں اور ان زمانوں کے لوگوں کے علاج اور دوا کی رو سے مناسبت نہ ہوتی تو اس عظیم
الشان نبی کریم کو ان کے علاج کے واسطے قیامت تک ہمیشہ کے لیے نہ بھیجتا اور نہیں کر
ﷺ کے بعد کسی نبی کی حاجت نہیں کیونکہ آپ کے برکات ہر زمانہ پر محیط اور آپ کے فیض
اولیاء اور اقطاب اور محدثین کے قلوب پر بلکہ کل مخلوقات پر وارد ہیں۔ خواہ ان کو اس کا علم ہو
یا نہ ہو کہ انہیں آنحضرت ﷺ کی ذات پاک سے فیض پہنچ رہا ہے۔ پس اس کا
لوگوں پر ہے۔'' (ترجمہ) (''حمامۃ البشریٰ'' ص ۷۹، طبع اول، ص ۹۰، طبع دوم، ''روحانی

کی تہمت کروں۔'' (ترجمہ)

(آئینہ کمالات اسلام، ص ۸۴ ۳، روحانی خزائن ص ۸۴ ۳، ج ۵، مصنف مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

''میں نے ہرگز نبوت کا دعویٰ نہیں کیا اور نہ میں نے انکیں کہا ہے کہ میں نبی ہوں۔ ان لوگوں نے جلدی کی اور میرے قول کے سمجھنے میں غلطی کی۔ میں نے لوگوں سے وہی کہا ہے کہ جو میں نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے اور کچھ نہیں کہا کہ میں محدث ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے اسی طرح کلام کرتا ہے جس طرح محدثین سے۔'' (ترجمہ)

(حمامۃ البشریٰ، ص ۹۶، روحانی خزائن، ص ۲۹۶۔ ۲۹۷، ج ۷، مصنف مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

''لوگوں نے میرے قول کو نہیں سمجھا ہے اور کہہ دیا کہ یہ شخص نبوت کا مدعی ہے اور جانتا ہے کہ ان کا قول قطعاً جھوٹ ہے۔ جس میں سچ کا شائبہ نہیں اور نہ اس کی کوئی اصل ہے ہاں میں نے یہ ضرور کہا ہے کہ محدث میں تمام اجزائے نبوت پائے جاتے ہیں لیکن بالقوۃ بالفعل نہیں تو محدث بالقوۃ نبی ہے اور اگر نبوت کا دروازہ بند نہ ہو جاتا تو وہ بھی نبی ہو جاتا ہے۔''

(حمامۃ البشریٰ، ص ۹۹، روحانی خزائن، ص ۳۰۰، ج ۷، مصنف مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

''نبوت کا دعویٰ نہیں بلکہ محدثیت کا دعویٰ ہے جو خدائے تعالیٰ کے حکم سے کیا گیا ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ محدثیت بھی ایک شعبہ قویہ نبوت کا اپنے اندر رکھتی ہے۔''

(ازالہ اوہام، ص ۴۲۱، روحانی خزائن، ص ۳۲۰، ج ۳، مصنف مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

''اس (محدثیت) کو اگر ایک مجازی نبوت قرار دیا جائے یا ایک شعبہ قویہ نبوت

[illegible] ● [illegible]

(ازالہ اوہام حصہ اول، ص ۱۵۲، روحانی خزائن، ج ۳، ص ۱۸۰، مطبوعہ مرزا غلام احمد قادیانی)

مسیح موعود کی اہمیت

"اول تو یہ جاننا چاہیے کہ مسیح کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں ہے جو ہمارے [illegible] کوئی نیا عقیدہ ہو یا ہمارے مریدوں کے دلوں میں سے کوئی ایسی [illegible] ● بلکہ صدہا برس پہلے سے یہ ایک مشہور گونج ہے جس کو عموماً اسلام سے بچے تعلق ہیں۔ کسی زمانہ تک یہ مشہور گونج ان میں رہی تھی اس زمانہ تک اسلام بھی بخیر تھا اور جب یہ گونج ان میں نہ رہی تو اس سے اسلام میں بھی کمی واقع ہو گئی۔"

(ازالہ اوہام حصہ اول، ص ۱۵۲، روحانی خزائن، ج ۳، ص ۱۸۰، مطبوعہ مرزا غلام احمد قادیانی)

"اگر یہ اعتراض پیش کیا جائے کہ مسیح کا مثیل بھی کوئی چاہیے، کیونکہ مسیح کے حق میں [illegible] جب تو ہمارا یہ کہنا ہے کہ آنے والے مسیح کے لیے ہمارے سید و مولیٰ نے بہت سے نشان نہیں بلکہ [illegible] اور پر یہی لکھا ہے کہ وہ ایک مسلمان ہوگا اور عام مسلمانوں کے موافق شریعت کا پابند ہوگا اور اس سے زیادہ کچھ بھی ظاہر نہیں کرے گا کہ میں مسلمان ہوں اور مسلمان بھائیوں [illegible]"

(ازالہ اوہام حصہ اول، ص ۱۸۲، روحانی خزائن، ج ۳، ص ۲۰۱، مطبوعہ مرزا غلام احمد قادیانی)

● [illegible] سے لے کر 1880ء تک کا دور ہے کہ جب مرزا قادیانی [illegible] کا دعویٰ کر رہا تھا اور [illegible]

[illegible] ● [illegible]

[illegible]

مثیل مکانیے پر روایت (۴)

[illegible]

[illegible]

مرزا صاحب حقیقی نبی

''درحقیقت خدا کی طرف سے خدا تعالیٰ کی مقرر کردہ اصطلاح کے مطابق قرآن کریم کے بتائے ہوئے معنوں کی رو سے نبی ہو اور نبی کہلانے کا مستحق ہو' تمام کمالات نبوت اس میں اس حد تک پائے جاتے ہوں جس حد تک نبیوں میں پائے جانے ضروری ہیں تو میں کہوں گا کہ ان معنوں کی رو سے حضرت مسیح موعود حقیقی نبی تھے۔''

(القول الفصل، ص ۱۲، مصنف میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

''پس شریعت اسلام نبی کے جو معنی کرتی ہے اس کے معنی سے حضرت (مرزا) صاحب ہرگز مجازی نبی نہیں ہیں، بلکہ حقیقی نبی ہیں۔''

(حقیقۃ النبوۃ، ص ۱۷۴' مصنف میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

''حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) رسول اللہ اور نبی اللہ جو کہ اپنی ہر ایک شان میں اسرائیلی مسیح سے کم نہیں اور ہر طرح بڑھ چڑھ کر رہے۔'' (کشف الاختلاف، ص ۷، مصنف سید محمد سرور شاہ صاحب قادیانی)

''حضرت مسیح موعود (علیہ السلام) کے زمانے میں' میں نے اپنی کتاب ''انوار اللہ'' میں ایک سوال کے جواب میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود بموجب حدیث صحیح حقیقی نبی ہیں اور ایسے ہی نبی ہیں جیسے حضرت موسیٰ و عیسیٰ (علیہما السلام) و آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی ہیں (لانفرق بین احد من رسلہ) ہاں صاحب شریعت جدیدہ نبی نہیں۔ ❶ جیسے کہ پہلے بھی بعض صاحب شریعت نبی نہ تھے۔''

یہ کتاب حضرت مسیح موعود نے پڑھ کر فرمایا ''آپ نے ہماری طرف سے حیدر آباد دکن میں حق تبلیغ ادا کر دیا ہے۔'' (اخبار الفضل قادیان، ج ۳، ص ۳۷۔۳۹، مورخہ ۱۹، ستمبر ۱۹۱۵ء)

''غرضیکہ یہ ثابت شدہ امر ہے کہ مسیح موعود (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) اللہ تعالیٰ کا ایک رسول اور نبی تھا اور وہی نبی تھا جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی اللہ کے نام سے پکار

❶ اس جملے میں مخالفت حقیقت کے ساتھ ساتھ مرزا کی تعلیمات سے بھی ناآشنائی کا ثبوت ہے، کیونکہ مرزا قادیانی کو صاحب شریعت جدیدہ ہونے کا دعویٰ تھا جیسا کہ اگلے صفحات میں اس کی ''اربعین'' کا حوالہ آرہا ہے۔

اور وحی کی تھا جس کو خود اللہ نے اپنی وحی میں یا ایھا النبی کے الفاظ سے خطاب کیا۔

(مکتوب اصل مسئلہ صاحب از مرزا صاحب قادیانی مندرجہ ضمیمہ ۲ براہین احمدیہ حصہ پنجم)

''محترم ڈاکٹر صاحب! اگر آپ حضرات (یعنی لاہوری جماعت) مرزا کی خلافت کے منکر ہوتے تو مجھے رنج نہ ہوتا کیونکہ آپ سے پہلے بھی ایک گروہ خوارج کا ایسا ہے مگر غضب تو یہ ہے کہ آپ حضرت اقدس (مرزا صاحب) کو مسیح موعود مہدی نہیں مانتے۔ اگر حضرت مرزا صاحب نبی نہیں تھے تو مسیح موعود بھی نہ تھے۔ (نعوذ باللہ) اور اس لیے آپ کا ماننا نہ ماننا برابر ہے اور ضرور حقیقی نبی تھے اور خدا کی قسم ضرور بہ ضرور نبی تھے آپ کے مخالف حضرات کا بھی وہی حشر ہوگا جو دیگر انبیاء کے مخالفین کا۔ میں اس عقیدہ پر وجہ البصیرت قائم ہوں۔''●

(مکتوب محمد عثمان خان صاحب قادیانی مندرجہ الہدیٰ نمبر ۱، ص ۵۴، مولف حکیم محمد حسین قادیانی لاہور)

ختم نبوت کی تجدید

ان حوالوں سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ اس امت میں سوائے مسیح موعود کے اور کوئی نبی نہیں ہوسکتا کیونکہ سوائے مسیح موعود کے اور کسی فرد کی نبوت پر آنحضرت ﷺ کی تصدیقی مہر نہیں اور اگر بغیر تصدیقی مہر آنحضرت ﷺ کے اور کسی کو بھی نبی قرار دیا جائے اسکے دوسرے معنی یہ ہوں گے کہ وہ نبوت صحیح نہیں۔

(تشحیذ الاذہان قادیان، نمبر ۸، جلد ۱۲، صفحہ ۲۵، بابت ماہ اگست ۱۹۱۷ء)

●شرائط نبوت در مرزائیت: فقہاء، محدثین اور متکلمین نے سچے نبی کی کچھ شرائط بیان کی ہیں جیسے:

الف: اس کے حسب ونسب کا پاک اور اعلیٰ ہونا۔
ب: اس کا صاحب صدق وصفا ہونا۔
ت: اس کا معصوم عن الخطا ہونا۔
ث: اس کا صاحب وحی الٰہی ہونا۔
ج: اس کا صاحب معجزہ ہونا
ح: اس کا عیوب ونقائص سے پاک ہونا
خ: اس کا سب سے زیادہ خلق مند وحسین ہونا وغیرہا

آپ مرزا قادیانی کی زندگی کا ایک ایک لمحہ دیکھ لیں اس کی تعلیمات وعقائد اور معمولات پر کہ کیا اس میں نبوت کی شرائط میں سے کوئی ایک بھی شرط پائی جاتی۔

مزید تفصیل کے لیے ہماری کتاب ''شرائط نبوت'' کا مطالعہ کریں۔

پس اس وجہ سے (اس امت میں) نبی کا نام پانے کے لیے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں
میرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں ● اور ضرور تھا کہ ایسا ہوتا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں
آیا ہے کہ ایسا شخص ایک ہی ہوگا' وہ پیش گوئی پوری ہو جائے۔

(حقیقت الوحی، ص ۳۹۱، روحانی خزائن، ص ۴۰۶۔۴۰۷، ج ۲۲، مصنف مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اور ہمارے نبی ﷺ پر نبوت ختم کی گئی ہے اس لیے آپ کے بعد اس کے سوا کوئی نبی
نہیں جسے آپکے نور سے منور کیا گیا ہو اور جو بارگاہ کبریائی سے آپ کا وارث بنایا گیا ہو۔ معلوم ہوا
کہ خاتمیت ازل سے محمد ﷺ کو دی گئی' پھر اس کو دی گئی جسے آپ کی روح نے تعلیم دی اور اپنا
نبی بنایا۔ اس لیے مبارک ہے وہ جس نے تعلیم دی اور وہ جس نے تعلیم حاصل کی، پس بلاشبہ حقیقی
نبوت مقدر تھی چھٹے ہزار میں جو رحمان کے دنوں میں سے چھٹا دن ہے۔ (مالفرق فی آدم والمسیح
الموعود۔ ضمیمہ خطبۃ الہامیہ ص ب، روحانی خزائن، ص ۳۱۰، ج ۱۶، مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اسی طرح مسیح موعود چھٹے ہزار میں پیدا کیا گیا۔ (مالفرق فی آدم والمسیح الموعود۔ ضمیمہ خطبۃ
الہامیہ ص ج، روحانی خزائن، ص ۳۱۰، ج ۲۲، مصنف مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

آنحضرت ﷺ کے بعد صرف ایک ہی نبی کا ہونا لازم ہے اور بہت سارے انبیاء
ہونا خدا تعالیٰ کی بہت سی مصلحتوں اور حکمتوں میں رخنہ واقع کرتا ہے۔

(تشحیذ الاذہان قادیان، نمبر ۸، جلد ۱۲، ص ۱۱، ماہ اگست ۱۹۱۷ء)

ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین. اس آیہ میں ایک پیش گوئی مخفی ہے اور وہ یہ
باب نبوت پر قیامت تک مہر لگ گئی ہے۔ اور بجز بروزی وجود کے' جو خود آنحضرت ﷺ کا
ہے کسی میں یہ طاقت نہیں کہ جو کھلے طور پر نبیوں کی طرح خدا سے کوئی علم غیب پاوے۔ اور

پاک دور رہو ● مگر ہماری طرف سے ہر طرح وہ میں اس لیے [illegible]
گئی اور اس بوجھ کے حامل پر لعنت کی ہے کیونکہ نبوت پر [illegible]
کرامات کے ساتھ آخری زمانہ کے لیے مقدر تھا وہ ظاہر ہو گیا [illegible]
کھڑکی نبوت کے چشمے سے پانی لینے کے لیے باقی نہیں۔ (ایک غلطی کا ازالہ، ص [illegible]
۱۵ مرتبہ ۱۸، مصنف مرزا غلام احمد قادیانی)

ہلاک ہو گئے وہ جنہوں نے ایک برگزیدہ رسول کو قبول نہ کیا۔ مہلک وہ [illegible]
پکارتا ہے۔ میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور اس کے سب نوروں میں سے
نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔ ●
(کشتی نوح، ص ۵۶، روحانی خزائن، ص ۶۱، ج ۱۹، مصنف مرزا غلام احمد قادیانی)

بروزی کمالات گویا مرزا صاحب خود سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات

غرض خاتم النبیین کا لفظ ایک الٰہی مہر ہے جو آنحضرت ﷺ کی نبوت پر
ہے۔ اب ممکن نہیں کہ کبھی یہ مہر ٹوٹ جائے۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ آنحضرت ﷺ نہ بلکہ
بلکہ ہزار دفعہ دنیا میں بروزی رنگ میں آجائیں اور بروزی رنگ میں اور کمالات کے ساتھ
نبوت کا بھی اظہار کریں اور یہ بروز خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک قرار یافتہ عہد تھا جیسا کہ

● مرزا غلام قادیانی کا یہ ظلی و بروزی نبوت والا چلایا گیا چکر ہے، بس اس کا حقیقت کے ساتھ کوئی تعلق
یا اس کی ذاتی اختراعات اور مروجہ اصطلاحات ہیں جن کا کوئی اعتبار نہیں۔

● مرزا قادیانی کی طرف سے خاتم النبیین ہونے کا دعویٰ: قارئین کرام! جیسا کہ مرزا قادیانی ان میں کتنی بڑی دعا نوی کرتے ہوئے اقرار ہے کہ "آخری [illegible]
عبارات میں واضح موجود ہے کہ وہ "خاتم النبیین" محمد عربی ﷺ کو نہیں مانتا بلکہ [illegible]
ہونے کا دعویدار ہے، حالانکہ [illegible] اس سے بڑا کفر اور [illegible]
کی [illegible] ہونے کا دعویدار ہے، وہ کہتا ہے
[illegible]
[illegible]
[illegible]

فرماتا ہے: واخرین منھم لما یلحقوا بھم ● (دیکھو ازالہ اوہام، حصہ دوم، روحانی خزائن جلد ۳، ص ۱۵۲، ج ۱۸، مطبوعہ طبع رسالت جلد دوم، مجموعہ اشتہارات جلد ۱، ص ۱۱۱، ۱۱۲، طبع قادیانی صاحب)

ہم بارہا لکھ چکے ہیں کہ حقیقی اور واقعی طور پر تو یہ امر ہے کہ ہمارے سید و مولا آنحضرت ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور آنجناب کے بعد مستقل طور پر کوئی نبوت نہیں اور نہ کوئی شریعت ہے اور اگر کوئی ایسا دعویٰ کرے تو بلاشبہ وہ بے دین اور مردود ہے۔ ● لیکن خدا تعالیٰ نے ابتداء سے ارادہ کیا تھا کہ آنحضرت ﷺ کے کمالات متعدیہ کے اظہار و اثبات کے لیے کسی شخص کو آنجناب کی پیروی اور متابعت کی وجہ سے وہ مرتبہ کثرت، کمالات اور خاطبات الٰہیہ بخشے کہ جو اس کے وجود میں عکسی طور پر نبوت کا رنگ پیدا کر دے، سو اس طرح سے خدا نے میرا نام نبی رکھا۔ یعنی نبوت محمدیہ میرے آئینہ نفس میں منعکس ہو گئی اور ظلی طور پر نہ اصلی طور پر مجھے یہ نام دیا گیا۔ تا کہ میں آنحضرت ﷺ کے فیوض کا کامل مظہر ٹھہروں۔

(چشمہ معرفت، ص ۳۲۴، روحانی خزائن، ص ۳۴۰، ج ۲۳، حاشیہ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

مگر میں کہتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد، جو درحقیقت "خاتم النبیین" تھے، رسول اور نبی کے لفظ سے پکارے جانا کوئی اعتراض کی بات نہیں اور نہ اس سے مہر ختمیت کو حق ہے کیونکہ میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیہ واخرین منھم لما یلحقوا بھم ظلی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے تیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت ﷺ کا وجود قرار دیا ہے پس اس طور سے آنحضرت ﷺ کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی خلل لازم نہیں آتا کیونکہ ظل اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا۔ اور چونکہ میں ظلی طور پر محمد ہوں پس اس طور سے خاتم النبیین

کی مہر نہیں ٹوٹی کیونکہ محمد ﷺ ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی ہونا
کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں۔ تو پھر کون سا الگ انسان ہوا جس نے
نبوت کا دعویٰ کیا۔ (ایک غلطی کا ازالہ، ص ۵، روحانی خزائن، ص ۲۱۲، ج ۱۸ صفحہ

یہ مسلمان کیا منہ لے کر دوسرے مذاہب کے بالمقابل اپنا دین پیش کریں
تاوقتیکہ وہ مسیح موعود کی صداقت پر ایمان نہ لائیں جو فی الحقیقت وہی ختم المرسلین
وعدے کے مطابق دوبارہ آخرین میں مبعوث ہوا۔

وہ وہی فخر اولین و آخرین ہے جو آج سے تیرہ سو برس پہلے رحمۃ للعالمین
اور اب اپنی تکمیل تبلیغ کے ذریعہ ثابت کر دیا گیا کہ واقعی اس کی دعوت جمیع ممالک
کے لیے تھی۔ ❶ (اخبار الفضل قادیان، ج ۳، نمبر ۴۱، مورخہ ۲۶، ستمبر ۱۹۱۵ء)

---

❶ ان عبارات میں کئی طرح کا کفر موجود ہے: مثلاً
الف: مرزے کی طرف سے تناسخ وحلول کا دعوی
ب: عین محمد ﷺ ہونے کا دعو
ت: تمام کمالات محمدی کے حاصل ہونے کا دعوی
ث: فخر اولین و آخرین ہونے کا
ج: بن مرزے کے مانے دوسرے مذاہب کے مقابلے میں دین اسلام کے ناقص بے فائدہ ہونے
ح: ختم المرسلین ہونے کا دعویٰ
خ: رحمۃ اللعالمین ہونے کا دعو
د: اور یہ دعوی کہ خدا نے محمد عربی ﷺ کو دنیا میں دوبارہ بھیجنے کا وعدہ کیا تھا۔
تمام ملکوں، قوموں اور سب جہانوں کے لیے ہے۔ العیاذ باللہ
ز: اور یہ دعوی کہ میر
مرزا کے دعویٰ عین محمد ہونے کا رد: قارئین کرام! مرزا قادیانی کی یہ اور اس طرح کی عبارتوں سے
چیزیں ثابت ہوتی ہیں۔
نمبر ۱: اس کا یہ دعوی کہ میں محمد عربی ﷺ کی مثل ہوں۔
نمبر ۲: اور اس کا یہ دعوی کہ میں ذات وصفات میں محمد عربی ﷺ کے برابر ہوں۔
یاد رہے یہ دونوں باتیں محال و ناممکن ہیں۔ پہلی بات کے بارے تصریح پڑھیے۔
استحالة وجود مثله بعده" اور یہ امر معلوم شدہ ہے کہ حضور کے بعد حضور کا مثل موجود
ہے۔ (المعتقد المنتقد ص ۱۲۶، الباب الثانی فی النبوات)
امام بوصیری علیہ الرحمہ کہتے ہیں:

ملاذ من لم یلذ بجاسله

آپ ﷺ اس بات سے بالاتر ہیں کہ کوئی وصفات میں کوئی آپ کا شریک ہو
آپ کے سوا کسی دوسرے میں متصور نہیں۔ (قصیدہ بردہ شریف) (الیہ حاشیہ)

مرزا صاحب کا دعویٰ کہ وہ پیغمبر بھی نبی ہیں

یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر و نہی بیان کیے اور اپنی امت کے لیے ایک قانون مقرر کیا۔ وہی صاحب شریعت ہو گیا۔ میری وحی میں

اور دوسری بات ویسے بدیہی ہے کیونکہ کوئی آپ کی ذات کی برابری تو تب کر سکے۔ جب آپ کی حقیقت معلوم ہو، اور حال یہ ہے کہ آپ کی حقیقت کو سوائے خدا کے جانتا ہی کوئی نہیں اور صفات میں بھی برابری تو تب ہو کہ جب معلوم ہو سکے کہ آپ کے ظاہری و باطنی اوصاف و کمالات اور کون کون سے ہیں۔ ایسا ممکن ہی نہیں۔ بلکہ اہل حق تو فرماتے ہیں کہ آپ کے اوصاف کی حد بندی بھی عیب ہے اور آپ ہر عیب سے پاک ہیں۔

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری — حیراں ہوں میرے شاہا کیا کیا کہوں تجھے
آخر رضا نے ختم سخن اس پہ کر دیا — خالق کا بندہ خلق کا مولا کہوں تجھے

(حدائق بخشش)

اس بابت امام عزیمت علامہ فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمہ کی تحقیق انیق سونے کے پانی سے لکھنے کے قابل ہے، ملاحظہ ہو۔ فرماتے ہیں:

"حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی متفق علیہ حدیث: "وبعثت الی الناس عامہ" (اور میں تمام لوگوں کی طرح مبعوث کیا گیا ہوں، مشکوۃ شریف: ص ۵۱۲)

سے آپ کے مساوی کا ممتنع بالذات (یعنی ذاتی طور پر محال) ہونا ثابت ہے: اس لیے کہ اگر آپ کا مساوی ممکن ہو اور اسے موجود مانا جائے تو یا تو وہ تمام مخلوق کی طرف مبعوث ہوگا یا نہ ہوگا؟ اگر تمام مخلوق کی طرف مبعوث نہ ہو تو آپ کا مساوی نہ ہوگا۔ اور اگر تمام مخلوق کی طرف مبعوث ہو تو حضور اکرم ﷺ معاذ اللہ اس کے امتی ہو نگے تو اس صورت میں آپ تمام مخلوق کی طرف مبعوث نہ ہو نگے تو وہ مساوی، مساوی نہ ہوا۔ اور جب حضور اقدس ﷺ اس صفت (تمام مخلوق کی طرف مبعوث ہونے) سے موصوف ہیں تو آپ کو اس صفت سے موصوف مان لینے کے بعد یہ لازم ہے کہ: وہ [illegible] کی اپنے موجود ہونے کی صورت میں حضور اقدس ﷺ کا امتی ہو تو آپ کا مساوی نہیں ہو سکتا، تو بہر صورت اس مساوی کا وجود اس کے عدم کو مستلزم ہے اور جس کا وجود اس کے عدم کو مستلزم ہو وہ ممتنع بالذات ہے۔ (امتناع النظیر مترجم ص ۵۷)

[illegible] ہے عرش پر یں میرے الحرم راز ہے روح امیں
تو ہی سرور ہر دو جہاں ہے شاہا میرا مثل نہیں ہے خدا کی قسم
(حدائق بخشش)

امر بھی ہے اور نہی بھی۔ مثلاً یہ الہام ● قل للمؤمنات وقلن یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن ملیک الا کی الھد ہے اور نہی بھی۔ اور اس پر تیس برس کی مدت بھی گزر گئی اور ایسا ہی ہے کہ بعض امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی اور اگر کہو کہ شریعت سے وہ شریعت مراد ہے جس میں نئے حکم ہوں تو باطل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُولٰى صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى یعنی قرآنی تعلیم تورات میں بھی موجود ہے۔

(اربعین نمبر ۴، ص ۷، ۸۳ / خزائن ص ۴۳۵، ۴۳۶)

چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری ارکان کی اس لیے خدا تعالیٰ نے میری تعلیم کو اور اس وحی کو جو میرے پر ہوتی ہے فلک یعنی کشتی سے موسوم کیا۔ اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی دیا اور تمام انسانوں کے لیے اس کو مدار نجات ٹھہرایا۔ جس کی آنکھیں ہوں دیکھے

● مرزا غلام قادیانی کا صاحب شریعت و مستقل نبی ہونے کا دعویٰ ایک طرف، ذرا یہ غور کریں کہ طرف سے کھلے بندوں کس طرح دین اور مقام مصطفیٰ ﷺ پر ڈاکہ ڈالا جا رہا ہے کہ قرآن آیت میں "قُلْ" کہہ کر محمد عربی ﷺ کو خطاب کیا جا رہا ہے، اس کے بارے یہ دعویٰ کہ یہ مجھ پر نعوذ باللہ۔

بلکہ یہ جان کر حیرت دینی سے ہمارے قارئین کا کلیجہ منہ کو آجائے گا کہ مرزائیت کا سارے کا سارا مرزا قادیانی پر دوبارہ نازل ہوا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

مرزائے کا بیٹا بشیر الدین لکھتا ہے:

اگر قرآن (دنیا میں) موجود ہوتا تو کسی کے آنے کی کیا ضرورت تھی، مشکل تو یہ ہے کہ قرآن ہے اسی لیے تو ضرورت وحی آئی کہ محمد رسول اللہ کو (مرزا قادیانی کی صورت میں) بھیج کر کہ آپ پر قرآن شریف اتارا جاوے۔ (الفضل ص ۲۰۰)

کامل بنانے کے لیے اب اس کے پر اترا ہے قرآن رسول کو "قُلْ" کہنا مرزا قادیانی کا خلاف

کان ہوں گے۔ ●

(حاشیہ در حاشیہ نمبر ۲، ۱۹۳، روحانی خزائن ص ۲۵۴، ج ۱۸، حاشیہ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

مرزا صاحب کا جہاد کو منسوخ قرار دینا

جہاد یعنی دینی لڑائیوں کی شدت کو خدا تعالیٰ آہستہ آہستہ کم کرتا گیا ہے۔ حضرت موسیٰ کے وقت میں اس قدر شدت تھی کہ ایمان لانا بھی قتل سے بچا نہیں سکتا تھا اور شیر خوار بچے بھی قتل کیے جاتے تھے۔ پھر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں بچوں اور بڈھوں اور عورتوں کا قتل کرنا حرام کیا گیا اور پھر بعض قوموں کے لیے بجائے ایمان کے صرف جزیہ دے کر مواخذہ سے نجات پانا قبول کیا گیا اور پھر مسیح موعود کے وقت قطعاً جہاد کا حکم موقوف کر دیا گیا۔ (اربعین نمبر ۴، ص ۱۵ حاشیہ روحانی خزائن ص ۴۴۳، ج ۱۷ حاشیہ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

● اس عبارت کا کفر کا پلندہ ہونا اپنی جگہ مگر یہ بیک وقت مرزائیت کے دونوں فرقوں (قادیانی اور لاہوری) کا رد ہے۔ قادیانی فرقے کا اس طرح کہ وہ کہ دھوکہ دینے کے لیے کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے نبوت مستقلہ و تشریعیہ کا دعویٰ نہیں کیا بلکہ نبوت غیر مستقلہ وغیرہ تشریعیہ کا دعویٰ کیا ہے۔ اسی کو وہ نبوت تبعی، ظلی، بروزی وغیرہ قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ عبارت بالکل واضح بتا رہی ہے کہ مرزا کو نبوت مستقلہ و صاحب شریعت جدیدہ ہونے کا دعویٰ تھا۔

تنبیہ: ہم نے قادیانی فرقے کو دھوکے باز اس لیے کہا کہ ان کا اصل عقیدہ وہی ہے کہ مرزا صاحب شریعت جدیدہ لے کر آئے ہیں (جیسا کہ اسکی ایسی کئی عبارت نقل کی جا چکیں) صرف سادہ لوح افراد کے سامنے تقیہ کرتے ہوئے اس کا انکار کر دیتے ہیں۔

[illegible] لاہوری فرقے کا اس طرح رد ہے کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے دعویٰ نبوت کیا ہی نہیں ہے بلکہ صرف مجدد و امتی نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے

[illegible] لاہوری فرقے کا اصلی ہیر پھیر ہے ورنہ حقیقت یہی ہے کہ وہ بھی مرزا کو نبی ہی مانتے ہیں [illegible] کے کافر ہیں کی چند ایک عبارات ملاحظہ ہوں۔

[illegible] (من یطع الرسول) خالف لو اور کوئی معنی کرے مگر ہم تو اسی پر قائم ہیں [illegible] کر سکتا ہے ہم نے تمہیں (مرزا صاحب) کے ماننے میں ماننے والا صادق تھا کافر کہا اور [illegible] (الفضل ج ۱ ش ۱۰ ص ۱۹۰۹ء)

[illegible] (مسیح موعود مرزا قادیانی) ایک نبی اللہ ہے۔ (البدر الحکم ج ۲ ش [illegible] ۱۹۰۵ء)

آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا، خدا کے حکم کے ساتھ [illegible]
کے بعد جو شخص کافر پر تلوار اٹھاتا اور اپنا نام غازی رکھتا ہے، وہ اس رسول کریم [illegible]
کرتا ہے جس نے آج سے تیرہ سو برس پہلے فرما دیا ہے کہ مسیح موعود کے آنے پر [illegible]
ختم ہو جائیں گے۔ سو اب میرے ظہور کے بعد تلوار کا کوئی جہاد نہیں۔ ہماری طرف سے [illegible]
صلح کاری کا سفید جھنڈا بلند کیا گیا۔ (تبلیغ رسالت، ج ۹، ص ۴۷، مجموعہ اشتہارات ص ۸۵، ج ۳)

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال — دیں کے لیے حرام ہے اب جنگ [illegible]
اب آ گیا مسیح جو دیں کا امام ہے — دین کے تمام جنگوں کا اب اختتام [illegible]
اب آسماں سے نور خدا کا نزول ہے — اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول [illegible]
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد ❶

(اعلان مرزا غلام احمد قادیانی صاحب، مندرجہ تبلیغ رسالت جلد نہم، مولف میر قاسم علی صاحب قادیانی ص ۴۹، مجموعہ اشتہارات ص ۲۹۸۔۲۹۷، ج ۳، روحانی خزائن، ص ۷۷ ج ۷)

---

❶ مرزا کی یہ بات صرف انگریز حکومت کا حق غلامی ادا کرنے کے لیے ہے، اسلام کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے، کیونکہ تاجدار ختم نبوت محمد عربی ﷺ کا واضح اعلان ہے کہ جہاد کبھی منسوخ نہیں ہوگا بلکہ قیامت تک جاری رہے گا۔ ملاحظہ ہو!

الجهاد ماض الى يوم القيامة" جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔ (المعجم الاوسط للطبرانی، حدیث نمبر [illegible] اور اس پر ساری امت کا اجماع ہے، امام ہمام لکھتے ہیں: "ولا شك ان اجماع الامة ان الجهاد ماض الى يوم القيامة لم ينسخ فلا يتصور نسخه بعد النبي ﷺ" اور اس میں کوئی شک نہیں کہ امت کا اس پر اجماع ہے کہ جہاد قیامت تک جاری رہے گا، یہ منسوخ نہیں ہوا، اور رسول اللہ ﷺ کے بعد اس کی منسوخیت کا تصور (بھی) نہیں کیا جا سکتا۔ (فتح القدیر ج ۵ ص ۱۹۰ کتاب السیر) بہر حال [illegible] کی اس ہرزہ سرائی سے یہ تو ثابت ہوا کہ وہ صاحب شریعت جدیدہ کا دعویدار تھا۔

مرزا قادیانی کے کفریہ دعوے: اس بحث کے آخر میں مرزا قادیانی کے خدا تعالیٰ کے متعلق کفریہ دعوے ملاحظہ ہوں۔ کبھی خدا ہونے کا دعویٰ "انا التي في السماء عرشه وفي الارض ملكه" کبھی قادیانی نے (خواب میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں، اور میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں۔ [illegible] خدا کا نبی ہونے کا دعویٰ: انت مني بمنزلة ولدي (خدا نے مجھ مرزا سے فرمایا) تو مجھ سے [illegible]

۱۴ اگست ۱۹۴۷ء ❶ کو جب مملکت پاکستان قائم ہوگئی تو مسلمانوں کو اس مسئلہ سے بے چینی ہوئی کہ قادیانی جو مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مان کر اسلام سے نکل چکے ہیں اور وہ خود بھی اہل اسلام کو کافر کہتے ہیں، ان کا اس ملک میں بہ حیثیت مسلمان رہنا اور اس مملکت کے کلیدی عہدوں پر فائز رہنا کس طرح جائز ہے، پاکستان کے ہر طبقہ اور ہر مکتب فکر کے مسلمانوں کا متفقہ مطالبہ تھا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے پس ۱۹۵۳ء میں پاکستان کے تمام علماء کی طرف سے اس سلسلہ میں زبردست تحریک چلائی گئی۔

۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت ❷

(بقیہ حاشیہ:) خدا کا باپ ہونے کا دعویٰ: ''ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جس کے ساتھ حق کا ظہور ہوگا، گویا آسمان سے خدا اترے گا۔ (حقیقۃ الوحی ص ۹۔ ۹۸، خزائن ج ۲۲ ص ۹۔ ۹۸)

خدا کی بیوی ہونے کا دعویٰ: خدا سے ایک نہانی تعلق ہے جو قابل بیان نہیں۔ (براہین احمدیہ ج ۵ ص ۶۶، خزائن ج ۲۱ ص ۸۱)

خدا کا پیر ہونے کا دعویٰ: ''مجھ سے میرے رب نے بیعت کی'' (دافع البلاء ص ۶، خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۷)

❶ مجاہد ملت مولانا عبدالستار نیازی صاحب علیہ الرحمہ اس تحریک کے سبب کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ: سرکار مسودہ آئین میں مسلمان کی تعریف نہ پا کر علمائے اسلام نے (جس میں تمام مکاتب فکر کے علماء شامل تھے) برکت علی اسلامیہ ہال میں ایک کنونشن بلایا غالباً یہ اوائل دسمبر ۱۹۵۲ کا ذکر ہے۔ (تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کی کہانی، میرزبانی، مندرجہ ارمغان ختم نبوت ج ۲ ص ۱۷۹)

❷ یاد رہے اس تحریک کے بانی پہلے صدر مفسر قرآن علامہ سید ابوالحسنات سید احمد قادری بن سید الحدثین خلیفہ اعلیٰ حضرت سید دیدار علی شاہ علیہ الرحمہ تھے، آپ نے تحریک پاکستان اور ۵۳ء کی تحریک میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔

آپ کے صاحبزادے 53ء کی تحریک کے نڈر و سرگرم مجاہد مولانا سید خلیل احمد قادری علیہ الرحمہ اس تحریک کا ایک اور بھی سبب بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

1951ء کے آواخر ہی میں مرزائیوں کے اخبار الفضل (ربوہ) نے مرزا محمود بشیر کی نہایت اشتعال انگیز تقریروں کی اشاعت کا سلسلہ شروع کر دیا تھا۔ چنانچہ الفضل نے سرخیاں جمائیں: جب تک اپنے دشمنوں کو قدموں پر نہ جھکا لو تب تک سے نہ سمجھو ہمارے پاس عسکری قوت موجود ہے۔

۱۹۵۳ء گزر لے نہ پائے گا کہ ہم اپنے مخالفین کو مجبور کر دیں گے کہ وہ ہمارے قدموں پر آ کر گریں۔ ان اشتعال انگیز تحریروں سے مسلمانوں میں ایک ہیجان پیدا ہوا اور ان کے سینوں میں ایک لاوا سا پکنے لگا جو بہت بڑے طوفان کا پیش خیمہ تھا۔ مختلف شہروں سے علماء کرام اور دیگر حضرات وفود کی صورت میں ... والد محترم مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد قادری کے پاس آئے اور انہوں نے (بقیہ حاشیہ۔۔۔)

مولانا محمد صدیق ہزاروی مجاہد تحریک ختم نبوت مولانا عبدالستار خان نیازی

الرحمہ کے تذکرہ میں لکھتے ہیں:

برکت علی اسلامیہ ہال لاہور میں آل مسلم پارٹیز کنونشن منعقد ہوا۔ ❶اس کنونشن نے کراچی کے مرکزی کنونشن کے لیے مندوبین منتخب کیے۔ ۲۰۔۲۱ جنوری ۱۹۵۳ء کو لاہور میں مرکزی کنونشن منعقد ہوا، جس میں مطالبات مرتب کیے گئے:

(بقیہ حاشیہ:) مرزائیوں کے خلاف تحریک چلانے کا مطالبہ کیا تھا۔ والد صاحب کو اس بات پر رضامند کرنے کی کوشش کی کہ وہ مرزائیوں کے خلاف تحریک کی قیادت کریں۔ چنانچہ تمام مکاتب فکر کے زعماء نے اس تحریک ختم نبوت کی قیادت قبول کر لینے پر اصرار کیا اور پھر برکت علی محمڈن ہال میں ایک عظیم الشان کنونشن کا اہتمام کیا گیا۔

اس کنونشن میں یہ طے پایا تھا کہ تمام مکاتب فکر کے نمائندوں پر مشتمل ایک مجلس عمل تشکیل دی جائے چنانچہ اس موقع پر تمام جماعتوں نے ابوالحسنات علامہ سید احمد قادری کو صدر منتخب کیا۔ (المنتہیٰ ج ۶ جولائی ۲۰۰۲ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ ص ۵۰۔۵۱)

❶مولانا نیازی علیہ الرحمہ یکم اکتوبر ۱۹۱۵ء بروز جمعۃ المبارک ۲۷ رمضان شریف کی رات ایک پنیالہ تھیسی خیل ضلع میانوالی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم محمد ذوالفقار علی خاں زمیندار تھے جن کا تعلق پٹھان قبیلے نیازی سے تھا۔

کنڈل کے پرائمری سکول سے ابتدائی تعلیم حاصل کی پھر عیسیٰ خیل ہائی سکول سے اچھے نمبروں سے میٹرک کیا پھر اشاعت اسلام کالج لاہور سے ایف اے اور منشی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۴۰ میں ایم اے کا امتحان پاس کیا پھر قرآن، حدیث فقہ اور سیرت وغیرہا کے کورسز مکمل کیے۔ دین وملت کے تحفظ کے لیے کئی تحاریک میں صف اول میں کھڑے ہو کر کام کیا جن میں تحریک پاکستان اور تحریک ختم نبوت خاص قابل ذکر ہیں۔ ۲ مئی ۲۰۰۱ء میں واصل بحق ہوئے۔ آپ کا مزار شریف جامع مسجد فلاح المسلمین، روکڑی موڑ، سرگودھا کے احاطے میں ہے۔

❶اس میں قادیانیوں کے خلاف آئینی وقانونی جدوجہد کے لیے ''مجلس عمل تحفظ ختم نبوت'' کا قیام عمل میں لایا گیا جس میں سید ابوالحسنات محمد احمد قادری علیہ الرحمہ کو صدر منتخب کیا گیا۔ باقی عہدیداران میں ۱۔ مولانا محمد علی جالندھری۔ ۲۔ صاحبزادہ سید فیض الحسن شاہ۔ ۳۔ مولانا عبدالمظہر ہزاروی صاحب۔ ۵۔ مولانا غلام غوث ہزاروی مولانا غلام غوث بھی شامل تھے اور ان اہلسنت علماء ومشائخ کے علاوہ دیگر مکاتب فکر کے علماء میں مولانا محمد شکیل، مولانا عبدالحکیم جمعیت علماء اسلام، مولانا داؤد غزنوی اور مولانا عبدالحامد بدایونی بھی شامل تھے (مظفر علی شمسی ادارہ تحفظ حقوق اہل اللہ عرب اور مولانا احسن اصلاحی جماعت اسلامی ختم نبوت ۱۹۵۳ ص ۱۰۹)

(۱) وزیر خارجہ سر ظفر اللہ کو برطرف کیا جائے۔

(۲) قادیانیوں کو کافر اقلیت قرار دیا جائے۔

(۳) قادیانیوں کو کلیدی اسامیوں سے الگ کیا جائے۔

تحریک ختم نبوت میں آپ نے مثالی کردار ادا کیا۔ آپ کو اس تحریک میں خصوصیت حاصل تھی، وہ یہ کہ آپ اسمبلی کے ممبر تھے۔ نیز تحریک پاکستان میں کام کرنے کی وجہ سے مسلم لیگی کارکنوں سے آپ کے گہرے تعلقات تھے۔

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت نے کراچی میں کنونشن کیا تو اس کے تیرہ نمائندوں میں آپ کا نام بھی تھا، لیکن آپ کو اس میں شامل نہ کیا گیا، کیونکہ انہیں آپ کی تیزیٔ طبع کی وجہ سے خطرہ تھا کہ وقت سے پہلے تصادم نہ ہو جائے۔

جب تحریک تیز ہوئی اور مجلس عمل کے نمائندے خواجہ ناظم الدین سے کراچی میں ملاقات کرنے گئے تو مورخہ ۲۵ فروری ۱۹۵۳ء کو انہیں گرفتار کر لیا گیا۔

گرفتاری اور پھانسی

آپ کا پروگرام تھا کہ قصور سے بس کے ذریعے اسمبلی گیٹ تک پہنچ جائیں اور اسمبلی میں تقریر کر کے ممبران اسمبلی کو تحریک کے بارے میں مکمل تفصیلات سے آگاہ کر دیں، لیکن قصور میں آپ جن لوگوں کے پاس ٹھہرے ہوئے تھے، انہوں نے غداری کرتے ہوئے ملٹری کو بتا دیا، آپ صبح کی نماز کی تیاری کر ہی رہے تھے کہ اپنے کارکن مولوی محمد بشیر مجاہد کے ہمراہ گرفتار کر لیے گئے۔

قصور سے گرفتار کر کے آپ کو لاہور شاہی قلعہ لایا گیا، جہاں سے بیانات لینے کے بعد ۱۲ اپریل کو آپ کیمل کورٹ [illegible] گئے اور آپ کو چارج شیٹ دے دی گئی۔ ملٹری کورٹ کی کارروائی ۱۲ اپریل کو شروع ہوئی اور [illegible] تک جاتا رہا۔

[illegible] کی صبح کو کامل ملٹری کورٹ کا ایک آفیسر اور ایک سپاہی آپ کو بلا کر ایک کمرے

will be hanged by neck till you are dead.

that all? I was prepared to take more than that. If I had have got One hundred thousand lives. I would have given those lives for the cause Of Holy Prophet Muhammad may the peace Glory Of God be Upon Him.

جمادی الاولیٰ، ۲۰ جولائی ۱۳۹۰ھ، ۱۹۷۰ء) اور دیگر علماء کے ساتھ تحریک [illegible]

آرام باغ میں جمعہ کے دن تحریک کا آغاز ہوا تو علامہ نورانی ❶ پیش پیش تھے۔ گرفتاری کے لیے رضا کاروں کی تیاری کے علاوہ دیگر ضروری انتظامات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

کراچی میں آل پاکستان مسلم پارٹیز کے پہلے اجلاس کے بعد آئندہ اجلاس کے انتظامات کے لیے گیارہ ممبروں ❷ پر مشتمل جو بورڈ بنایا گیا، آپ اس کے ممبر تھے۔

۱۹۶۹ء میں پاکستان آنے کے بعد آپ نے سب سے پہلا بیان قادیانیوں ہی کے

---

❶ آپ کا پورا اسم گرامی یہ ہے الشاہ احمد نورانی صدیقی بن سفیر اسلام خلیفہ اعلیٰ حضرت عبدالعلیم میرٹھی علیہ الرحمہ آپ کو ان القابات سے یاد کیا جاتا ہے، امام انقلاب، قائد ملت اسلامیہ، فاتح مرزائیت آپ یکم اپریل ۱۹۲۶ء کو میرٹھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کا شجرہ نسب حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔
آپ نے آٹھ برس کی عمر میں قرآن مجید حفظ کیا اور وصال مبارک تک تراویح میں ہر سال جلا نامہ سناتے رہے پھر نیشنل عربک کالج سے گریجویشن کرنے کے بعد الہ آباد یونیورسٹی سے فاضل عربی اور دارالعلوم عربیہ سے درس نظامی کی سند حاصل کی آپ نے ۱۹۷۰ء میں جمعیت علماء پاکستان کے ٹکٹ پر الیکشن لڑ کر کراچی اسمبلی منتخب ہوئے۔ ذوالفقار علی بھٹو کے مدمقابل وزیراعظم کے انتخاب میں حصہ لیا۔ دو بار سینیٹر منتخب ہوئے ۱۹۷۲ء میں جمعیت علماء پاکستان کے سربراہ منتخب ہوئے اور تاوصال سربراہ رہے، ۱۹۷۲ء میں ورلڈ اسلامک مشن کی بنیاد رکھی اور مختلف ممالک میں اس کے دفتر بنا کر انہیں فعال کیا۔ مشرف دور میں [illegible] میں دینی جماعتوں کے اتحادی پلیٹ "متحدہ مجلس عمل" کو آپ سربراہ منتخب کیا گیا۔ یونی ۱۹۹۵ء میں قیام پذیر ہونے والے اتحاد بین المسلمین "ملی یکجہتی کونسل" کے بانی بھی آپ ہی تھے آپ کئی زبانوں میں بڑی مہارت سے گفتگو کرتے خوبصورت لہجے کے قاری قرآن صاحب تقوی عالم دین، صاحب بصیرت لیڈر، ایک [illegible] تھے تحریک ختم نبوت کے ہیرو، روح رواں اور بے مثال قائد تھے۔ [illegible] ۱۱ دسمبر ۲۰۰۳ء کو آپ کا وصال ہوا، آپ کا مزار اقدس کراچی میں [illegible] کے احاطہ میں ہے آپ نے تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں بھی بھرپور کردار ادا کیا ہے آپ کی [illegible] ہونے کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ اس وقت آپ لاہور میں تھے اور اس تحریک کی [illegible]

بارے میں جاری کیا تھا۔ آپ نے یحییٰ خان (اس وقت کا صدر) کو مخاطب کرتے ہوئے صاف کہا تھا کہ تمہارا قادیانی مشیر ایم ایم احمد پاکستان کی معیشت کو تباہ کر رہا ہے جس کے نتیجے میں مشرقی پاکستان ہمارے ہاتھ سے نکل سکتا ہے۔

(تعارف علماء اہل سنت، ص ۳۹۔۳۸، مکتبہ قادریہ لاہور ۱۹۹۳ء)

۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت

تحریک ختم نبوت (۱۹۷۴ء) میں مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی خاطر قومی اسمبلی میں حزب اختلاف کی طرف سے جو قرارداد ۳۰ جون ۱۹۷۴ء کو پیش کی گئی، اس کا سہرا بھی علامہ شاہ احمد نورانی کے سر ہے،[1] اس قرارداد پر حزب اختلاف کے بائیس

---

[1] **تحریک ختم نبوت 1974 کے ہیرو امام نورانی:** اس وقت آپ قائد حزب اختلاف تھے، اور اس قرارداد کے اصل محرک بھی آپ ہی ہیں۔ اس کی مختصر روئیداد یہ ہے کہ

عالمی مسلم تنظیموں کی ایک کانفرنس میں جو کہ مکہ المکرمۃ کے مقدس شہر میں رابطۃ العالم الاسلامی کے زیر انتظام ۲ اور ۱۰ اپریل ۱۹۷۴ء کے درمیان منعقد ہوئی اور جس میں دنیا بھر کے تمام حصوں سے ایک سو چالیس (۱۴۰) مسلمان تنظیموں اور اداروں کے وفود نے شرکت کی، متفقہ طور پر قادیانیوں کو تخریب کار و غیر مسلم قرار دیا گیا۔ اس قرارداد کو ۲۶ مئی ۱۹۷۴ء کو پاکستان حضرت امام نورانی علیہ الرحمہ ہی لے کر آئے، یاد رہے ۱۹۷۴ء میں اسمبلی کے اندر مرزائیہ کے خلاف جو قرارداد پیش کی گئی اس میں بھی اس عالم اسلام کی اتفاقی قرارداد کا ذکر ہے۔ اور مرزائیوں کے خلاف یہ قرار بھی حضرت امام نورانی علیہ الرحمہ نے ہی اسمبلی میں پیش کی تھی۔ (تفصیل کے لیے دیکھئے قرارداد ختم نبوت کا اصل محرک کون؟ از محمد احمد ترازی)

عالم مجلس تحفظ ختم نبوت کی شائع کردہ کتاب فتنہ قادیانیت کے خلاف عدالتی فیصلے میں بھی لکھا ہے کہ: ۳۰ جون ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی میں مولانا شاہ احمد نورانی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیے جانے کی قرار داد پیش کی۔ (دیکھئے ج ۱ ص ۲۷)

آپ نے قومی اسمبلی میں قادیانیت کو اپنی اصلی شکل وصورت اور سامراجی خدوخال کے ساتھ نمایاں کرنے کے لیے اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار کو قادیانیوں نے عقائد ملک دشمن سرگرمیاں اور یہودیوں سے ان کے تعلقات کے بارے میں اہم نکات، نکات اور سوالات کی تیاری میں مدد دی اور آپ نے مرزا ناصر قادیانی اور صدر ربوہ لاہوری گروپ کے ساتھ ۵ سوالات پر مشتمل ایک سوالنامہ بھی مرتب کیا۔ (تحریک تحفظ ختم نبوت کے بانی، صدر اور نورانی ص ۱۵۹ از محمد احمد ترازی)

● (جن کی تعداد بعد میں ۷۳ ہوگئی) ● نے دستخط کیے، البتہ مولوی غلام غوث ہزاروی، مولوی عبدالحکیم نے اس قرارداد پر دستخط نہیں کیے۔ ● اس تحریک میں آپ کو قومی اسمبلی کی وصی کمیٹی اور رہبر کمیٹی کا ممبر بھی منتخب کیا گیا اور آپ نے پوری ذمہ داری کے ساتھ دونوں بٹیوں کے اجلاس میں شرکت کی۔

آپ نے قادیانیت سے متعلقہ ہر قسم کا لٹریچر اسمبلی کے ممبروں میں تقسیم کرنے کے وہ ممبروں سے ذاتی رابطہ بھی قائم کیا اور ختم نبوت کے مسئلہ سے انہیں آگاہ کیا۔

اس تحریک میں تین ماہ کے دوران آپ نے صرف پنجاب کے علاقے میں تقریباً لیس ہزار میل کا دورہ کیا۔ ڈیڑھ سو شہروں، قصبوں اور دیہاتوں میں عام جلسوں سے خطاب رنے کے علاوہ سینکڑوں کتابوں کا مطالعہ کیا۔ (تعارف علماء اہل سنت ص ۳۹، مکتبہ قادریہ لاہور، ۱۴۰۹ھ)

سید محمد حفیظ قیصر لکھتے ہیں:

پیپلز پارٹی کے جے رحیم اور شیخ رشید نے بہت ہنگامہ کیا مگر وزیر اعظم بھٹو، مولانا شاہ حمد نورانی سے مکالمے کے دوران اپنے منشور کے اس جملے کی بناء پر شکست کھا چکے تھے کہ "اسلام ہمارا دین ہے۔" اب بھٹو کا موقف یہ تھا کہ اسلام کی بات ہے اور پیپلز پارٹی اس کی خالفت نہیں کرے گی۔ آخر مولانا شاہ احمد نورانی کا سچا عشق رسول جیت گیا اور مرزا ناصر قومی

● ان کے نام درج ذیل ہیں: ۱۔ مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی، ۲۔ مولوی مفتی محمود، ۳۔ مولانا عبدالمصطفیٰ [illegible]

اسمبلی میں 180 سوالات میں لاجواب ہو کر شکست سے دوچار ہوا۔ مرزائیت کو [illegible]
تک پہنچانے والی جو تاریخی قرارداد 30 جون 1974ء کو پیش کی گئی اس کا متن [illegible]

☆ چونکہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت محمد [illegible] کے بعد اللہ کے آخری نبی ہیں نبوت کا دعویٰ کیا۔

☆ چونکہ اسکا جھوٹا دعویٰ نبوت قرآن کریم کی بعض آیات میں تحریف کی سا [illegible] ساقط کر دینے کی کوشش، اسلام سے بغاوت کے مترادف ہے۔

☆ چونکہ مسلم امہ کا اس بات پر کامل اتفاق ہے کہ مرزا غلام احمد کے پیروکار خواہ وہ مرزا [illegible] احمد کو نبی مانتے ہوں یا اسے کسی اور شکل میں اپنا مذہبی پیشوا یا مصلح مانتے ہوں وہ [illegible] اسلام سے خارج ہیں۔

☆ چونکہ اس کے پیروکار خواہ انہیں کسی نام سے پکارا جاتا ہو وہ دھوکا دہی سے مسلمانوں [illegible] کا ایک فرقہ بن کر اور اس طرح ان سے گھل مل کر اندرونی اور بیرونی طور پر تخریبی کاروائیوں میں مصروف ہیں۔

☆ چونکہ مسلمانوں کی تنظیموں کی ایک کانفرنس جو 6 تا 10 اپریل 1974ء مکہ مکرمہ میں رابطہ عالم اسلامی کے زیر اہتمام منعقد ہوئی۔ جس میں دنیا بھر کی 114 اسلامی تنظیموں اور انجمنوں نے شرکت کی اس میں مکمل اتفاق رائے سے یہ فیصلہ صادر کر دیا گیا کہ قادیانیت جس کے پیروکار دھوکا دہی سے اپنے آپ کو اسلام کا ایک فرقہ کہتے ہیں۔ دراصل اس فرقہ کا مقصد اسلام اور مسلم دنیا کے خلاف تخریبی کاروائیاں کرنا ہے۔

اس لیے اب یہ اسمبلی اعلان کرتی ہے کہ مرزا غلام احمد کے پیروکار خواہ انہیں لاہوری قادیانی یا کسی نام سے بھی پکارا جائے مسلمان نہیں ہیں اور یہ کہ اسمبلی میں ایک سرکاری بل پیش کیا جائے تا کہ اس اعلان کو دستور میں ضروری ترامیم [illegible] لامہ پہنایا جا سکے۔

7 ستمبر 1974ء کو وہ گھڑی آن پہنچی جس کا انتظار [illegible] امہ کو تھا۔ حضرت

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جس طرح مسیلمہ کذاب کو اس کے انجام سے دوچار کیا تھا۔ آج ان ہی کی اولاد مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی کی قرارداد کے مطابق حکومت نے باضابطہ طور پر قادیانی گروہ کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دے دیا اور یوں امت مسلمہ کا نواب ۷۳ سال کے بعد حقیقت میں ڈھل گیا۔ ●

(ایک عالم ایک سیاست دان، ص ۳۷۔۳۵، نورانی پرنٹنگ انڈسٹری کراچی، ۱۹۹۹ء)

اس اعتراض کا جواب کہ اگر آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم زندہ رہتے تو نبی بن جاتے

قادیانیوں کے اہل اسلام کے دلائل پر بعض اعتراضات ہیں ان میں سے ایک مشہور اعتراض اس حدیث پر ہے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے حضرت ابراہیم زندہ ہوتے تو سچے نبی ہوتے۔

(مسند احمد، ج ۳، ص ۱۳۳، طبع قدیم، تاریخ دمشق الکبیر، ج ۳، ص ۷۶، رقم الحدیث: ۵۷۹)

اس حدیث پر قادیانیوں کا یہ اعتراض ہے کہ اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ حضرت ابراہیم کے نبی بننے سے مانع ان کی موت تھی اگر وہ زندہ رہتے تو نبی بن جاتے، یہ مطلب نہیں ہے کہ چونکہ آپ کے بعد نبی کا آنا محال تھا اس لیے آپ کے بیٹے کو زندہ نہیں رکھا گیا، اسکی مثال اس طرح ہے جیسے کوئی شخص کہے اگر میرا بیٹا زندہ رہتا تو ایم۔اے کر لیتا۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ایم۔اے پاس کرنا محال ہے، اس لیے میرا بیٹا زندہ نہیں رہا، بلکہ ایم۔اے پاس

● [illegible] سے لے کر مقدمہ بہاولپور ہو یا مرزا غلام قادیانی پر فتوی تکفیر کا صدور مرزا اللہ یانی کو جو الہام میں [illegible] ہو یا مناظرہ [illegible] تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء ہو یا تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء یا پھر [illegible] ہو۔

[illegible] تمام تحاریک ختم نبوت کی قیادت کا سہرا اور کامیابی کا تاج رب تعالیٰ نے [illegible] کے اسلاف [illegible] ہے۔ الحمد للہ علی کل حال حلاء اہال وما عدلوہ

کرنا تو ممکن ہے، لیکن چونکہ میرا بیٹا زندہ نہیں رہا اس لیے وہ ایم اے نہیں کر سکا، اسی طرح سیدنا محمد ﷺ کے بعد نبی آنا تو ممکن تھا، لیکن چونکہ آپ کے بیٹے حضرت ابراہیم زندہ نہیں رہے اس لیے وہ نبی نہیں بنے اگر وہ زندہ رہتے تو نبی بن جاتے، سو اس حدیث سے پتہ چلتا نہیں ہوتا کہ آپ کے بعد نبی نہیں آسکتا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ ''اگر ابراہیم زندہ رہتے تو سچے نبی ہوتے'' اس حدیث میں قضیہ شرطیہ ہے۔ ❶ جیسے یہ قضیہ ہے: اگر سورج طلوع ہوگا تو دن روشن ہوگا اور قضیہ شرطیہ میں جز اول کا ثبوت جز ثانی کے ثبوت کو مستلزم ہوتا ہے، جیسے سورج کا طلوع ہونا دن کی روشنی کو مستلزم ہے، اور جز ثانی کی نفی جز اول کی نفی کو مستلزم نہیں ہوتی یعنی سورج کا طلوع نہ ہونا اس کو مستلزم نہیں ہے کہ دن روشن نہ ہو، کیونکہ ہوسکتا ہے کہ سورج طلوع ہو لیکن دن اس وجہ سے روشن نہ ہو کہ سخت ابر ہو یا بارش ہو یا سورج کو گہن لگا ہو یا سخت آندھی آئی ہوئی ہو اسی لیے جز اول کی نفی جز ثانی کی نفی کو مستلزم نہیں ہوتی، اس لیے اس حدیث کا یہ معنی نہیں ہے کہ چونکہ حضرت ابراہیم زندہ نہیں رہے اس لیے وہ سچے نبی نہیں ہوئے، بلکہ اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ چونکہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی سچے نبی کا آنا ممکن نہیں تھا اس لیے حضرات ابراہیم کو زندہ نہیں رکھا گیا۔ ❷

الاعراف: ۳۵ سے اجراء نبوت کا معارضہ اور اس کا جواب

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَابَنِيٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (الاعراف: ۳۵)

❶ قضیہ شرطیہ کی تعریف: وہ قضیہ کہ جس میں ایک شئی کے لیے دوسری شئی کے ثبوت یا اس سے سلب کا حکم کیا ہو۔
یا وہ قضیہ کہ جس کا حکم دو قضیوں کی طرف کھلے۔ (مرقاۃ اس [illegible] اری علی الدر)
❷ اس کی مزید تحقیق کے لیے حدیث نمبر ۲۸ کے تحت [illegible]

ترجمہ: اے اولاد آدم! اگر تمہارے پاس تم میں سے ایسے رسول آئیں جو تمہارے سامنے میری آیتیں بیان کریں سو جو شخص اللہ سے ڈرا اور نیک ہو گیا تو ان پر کوئی خوف نہیں ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

مرزائیہ اس آیت سے اجراء نبوت پر استدلال کرتے ہیں اور پھر اجراء نبوت سے مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت پر دلیل کشید کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمام اولاد آدم کو حکم دیا ہے جب بھی ان کے پاس ایسے رسول آئیں جو تمہارے سامنے میری آیتیں بیان کریں سو جو شخص اللہ سے ڈرا یعنی جس نے ان رسولوں کے احکام کو مانا اور ان پر ایمان لایا اس پر کوئی غم اور خوف نہیں ہوگا، اس آیت سے معلوم ہوتا ہے قیامت تک رسول آتے رہیں گے کیونکہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے رسولوں کے آنے کا کوئی استثناء نہیں بیان فرمایا اور نہ کوئی ہے، اس سے معلوم ہوا کہ قیامت تک رسولوں کے مبعوث ہونے کا سلسلہ جاری رہے گا۔ ❶

اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن مجید میں بہت جگہ ایک حکم بیان کیا جاتا ہے اور دوسری کسی آیت میں اس حکم کی تخصیص بیان کر دی جاتی ہے جس سے وہ حکم عام نہیں رہتا، اسی طرح بہ ظاہر اس آیت میں قیامت تک رسولوں کی بعثت کا حکم عام بیان فرمایا ہے لیکن جب الاحزاب: ۴۰ میں فرمادیا **ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین** تو اللہ تعالیٰ نے یہ ظاہر فرمادیا کہ الاعراف: ۳۵ میں رسولوں کی بعثت کے سلسلہ کا جو ذکر فرمایا تھا۔ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد وہ سلسلہ نبوت منقطع اور ختم ہو گیا ہے اور آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی آ سکتا ہے نہ رسول، نہ تشریعی نبی نہ امتی نبی، نہ کامل نبی نہ ناقص نبی، نہ اصلی نبی اور نہ ظلی، اور بروزی نبی۔

اب ہم اس کی چند نظائر بیان کرتے ہیں کہ کسی آیت میں کوئی حکم عام بیان کیا جائے [illegible] آیت میں اس کی تخصیص کر دی جائے تو پھر وہ حکم عام نہیں رہتا، دیکھیے اللہ تعالیٰ نے

❶ [illegible] کے متعلق اسلامی نظریہ، انوار العلوم ج ۲۳ ص ۲۹۸

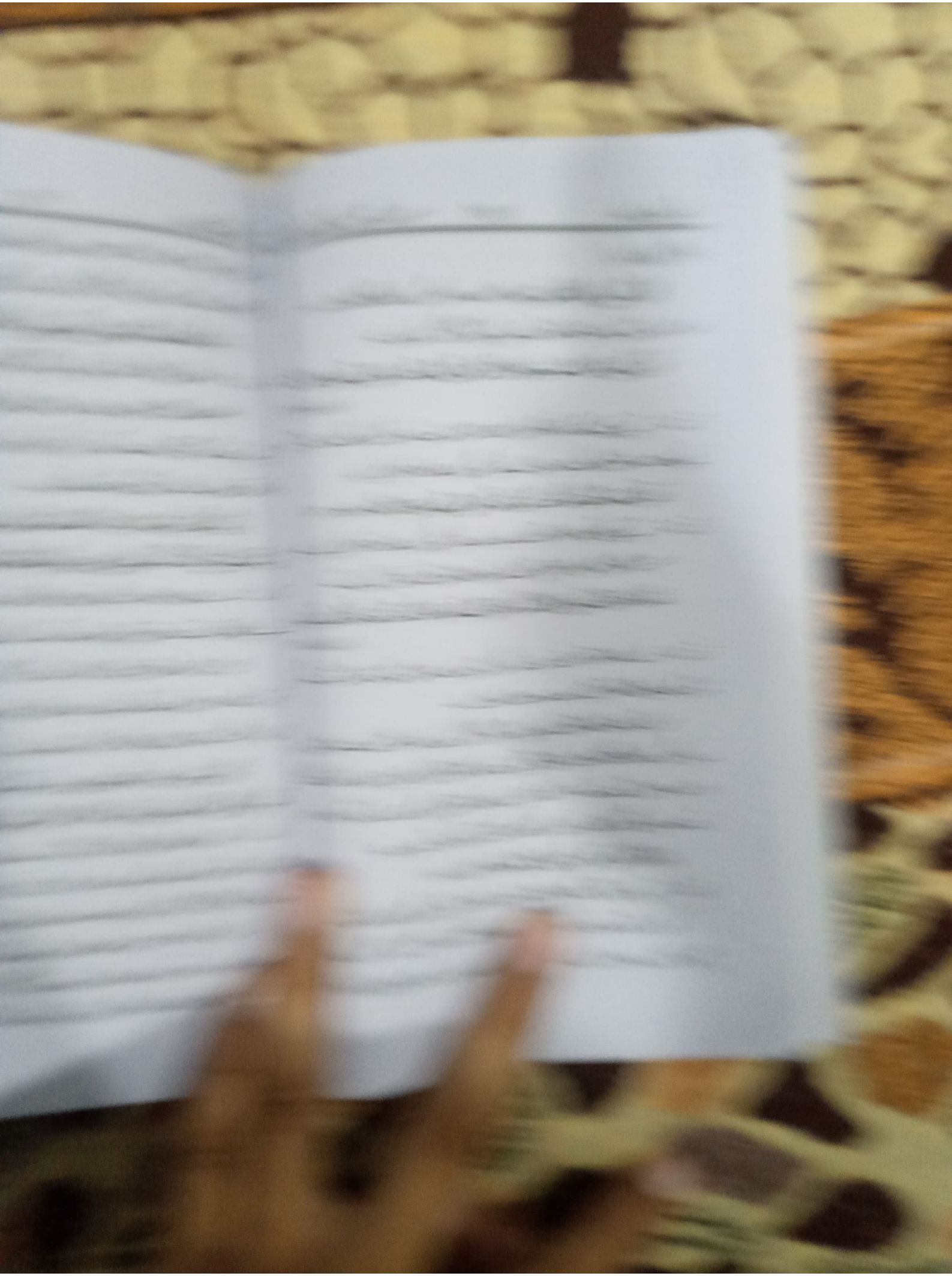

عام حکم بیان فرمایا:

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ (العنکبوت: ۵۷) ہر نفس موت کو چکھنے والا ہے۔

اور حسب ذیل آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو بھی نفس فرمایا ہے:

قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قُلْ لِّلّٰهِ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ (الانعام: ۱۲)

ترجمہ: آپ پوچھیے کہ جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے وہ کس کی ملکیت ہے؟ آپ کہیے وہ سب اللہ ہی کی ملکیت ہے، اس نے اپنے نفس پر رحمت کو لازم کرلیا۔

فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ (الانعام: ۵۴)

ترجمہ: آپ کہیے تم پر سلام ہو، تمہارے رب نے اپنے نفس پر رحمت کو لازم کرلیا ہے۔

حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے:

تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ (المائدہ: ۱۱۶)

ترجمہ: (اے اللہ!) تو جانتا ہے میرے نفس میں کیا ہے اور میں نہیں جانتا کہ تیرے نفس میں کیا ہے، بیشک تو تمام غیوب کو بے حد جاننے والا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو بھی نفس کہا ہے اور العنکبوت: ۵۷ میں فرمایا ہے ہر نفس موت کو چکھنے والا ہے اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی (العیاذ باللہ) موت کو چکھنے والا ہے سو اس آیت کے عام حکم کا تقاضا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر بھی موت آئے گی اور دوسری آیت سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اس پر کبھی موت نہیں آئے گی وہ آیت یہ ہے:

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ (الفرقان: ۵۸)

ترجمہ: آپ اس پر توکل کیجیے جو ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے جس پر کبھی موت نہیں آئے گی

[illegible]

...سورۂ توبہ، الاعراف: ۳۵ میں رسولوں کی بعثت کے عام حکم میں تخصیص ہو گئی اور اب آپ ﷺ کے بعد کسی اور نبی کا آنا ممکن نہیں۔ اس کی نظیر دوسری یہ آیت ہے:

وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ (البقرہ:۲۲۸)

ترجمہ: اور طلاق یافتہ عورتیں اپنے آپ کو تین حیض تک روکے رکھیں۔

المطلقات جمع کا صیغہ ہے اور اس میں طلاق یافتہ عورتوں کے لیے عام حکم یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ تین حیض تک عدت گزاریں، لیکن دوسری آیت میں فرمایا ہے کہ غیر مدخولہ عورت کو طلاق دی جائے تو اس کی کوئی عدت نہیں ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا (الاحزاب:۴۹)

ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم ایمان والی عورتوں سے نکاح کرو، پھر تم ان کو عمل زوجیت سے پہلے طلاق دے دو تو ان پر تمہاری عدت گزارنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

اسی طرح وہ طلاق یافتہ بوڑھی عورت جس کو حیض نہ آتا ہو وہ کمسن لڑکی جس کا حیض شروع نہ ہوا ہو اس کی عدت تین ماہ ہے اور طلاق یافتہ حاملہ کی عدت وضع حمل ہے اور یہ بھی اس عام حکم سے خاص ہیں ان کا ذکر اس آیت میں ہے:

وَالّٰٓـِٔيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّالّٰٓـِٔيْ لَمْ يَحِضْنَ ۭ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ (الطلاق:۴)

ترجمہ: تمہاری جو طلاق یافتہ عورتیں حیض آنے سے مایوس ہو چکی ہوں اور تم کو ان کی عدت میں ... ہے تو ان کی عدت تین ماہ ہے اور اسی طرح (ان کم سن مطلقہ عورتوں کی عدت بھی تین ماہ ہے) ... حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل تک ہے۔

... ۲۲۸ میں ... عورتوں کی عدت تین حیض فرمائی ہے اس حکم عام سے ... حاملہ عورتوں کی عدت مستثنیٰ کر لی گئی ہے اسی طرح ... عام حکم کی تخصیص

کرلی گئی ہے اور اب سیدنا محمد ﷺ کی بعثت کے بعد کسی اور نبی کا آنا جائز نہیں ہے۔ ●

● فقیر فیضی کے نزدیک اس کے درج ذیل بھی جوابات ہیں۔

جواب نمبر 1: چونکہ مرزائیہ کے استدلال کا دارومدار اس بات پر ہے کہ آیت کے "مخاطب" نبی نہیں علیہ السلام اور آپ کی امت ہے۔ ہمارا دعوی یہ ہے کہ اس سے حال ماضیہ کی حکایت ہے نہ کہ [illegible] یعنی اس سے اولین وآخرین تمام نوع انسانیت مراد ہے۔

اس کی دلیل یہ ہے کہ اس آیت کریمہ سے قبل اسی رکوع میں "یا بنی آدم" کے الفاظ تین بار آئے ہیں۔

۱۔ آیت نمبر ۲۶ میں ۲۔ آیت نمبر ۲۷ میں ۳۔ آیت نمبر ۳۱ میں

سو اس اسلوب بیان کا تقاضا ہے کہ یا بنی آدم کے جو مخاطبین ان آیات میں ہیں وہی اس آیت میں ہوں۔ ہمارے اس دعوی کی تائید وہ حدیث بھی کرتی ہے جو مفسرین کرام اس آیت کی تفسیر میں لے کر آئے۔

جریر ابو یسار سلمی سے روایت کرتے ہیں کہ: ان الله تبارك وتعالى جعل آدم وذريته في كفه فقال يا بني آدم اما ياتينكم رسل منكم يقصون عليكم آياتي فمن اتقى واصلح فلا خوف عليهم ولاهم يحزنون ثم نظر الى الرسل فقال ياايها الرسل كلوا من الطيب واعملوا صالحا انى اعلم بما تعلمون عليهم (المومنون ۵۱)

رب تعالی نے (اپنی شایان شان) حضرت آدم اور آپ کی ساری اولاد کو اپنے ہاتھ میں لیا اور فرمایا: یا بنی آدم اما ياتينكم رسل منكم ۔۔ پھر رسولوں کی طرف نظر فرمائی اور فرمایا: یاایھا الرسل ۔۔۔ (تفسیر درمنثور ج ۳ ص ۴۰۹)

تو جب مرزائیہ کے استدلال کی بنیاد ہی ختم ہوگئی تو انکا دعوی واستدلال اور نتیجہ سب مردود ہو گئے۔

جواب نمبر ۲: اور اگر خاص کر کے امت محمدیہ بھی مراد ہو تو مرزائیہ کے ہاتھ پھر بھی کچھ نہیں آئے گا اس لیے کہ آیت ھذا میں "رسل" جمع کا صیغہ برائے تعظیم کے لایا گیا ہے جس سے مراد صرف محمد [illegible] والا صفات ہے۔ ملاحظہ ہو:

مفسرین کرام فرماتے ہیں: انما قال "رسل" بلفظ الجمع وان كان الـ [illegible] النبي ﷺ لانه خاتم الانبياء وهو مرسل الى كافة فذكره بلفظ التعظيم وعلى هذا يكون الخطاب في قوله يابني آدم لاهل مكة [illegible]

سوائے اس کے نہیں کہ "رسل" کو جمع کے لفظ کے ساتھ فرمایا، اگرچہ اس سے [illegible] ہیں۔ اس لیے کہ آپ سب انبیاء سے آخری ہیں اور آپ کو ساری مخلوق کی [illegible] ہے۔ پس رب تعالی نے آپ کا ذکر لفظ جمع سے جو کہ یہاں پر کمال تعظیم کے لیے ہے اس [illegible] آدم" میں جو خطاب ہے وہ اہل مکہ اور ان جملہ متعلقین (یعنی قیامت تک کے [illegible]

(تفسیر [illegible] جمل ج ۳ ص ۳۱۔۳۰)

[illegible]

اس اعتراض کا جواب کہ ختم نبوت کا معنی مہر نبوت ہے اور آپ کی مہر سے نبی بنتے ہیں

مرزائیوں کا ایک مشہور اعتراض یہ ہے کہ خاتم کا معنی آخر نہیں ہے، بلکہ خاتم کا معنی مہر ہے، اور مہر نبوت کا معنی ہے جس پر آپ کی مہر لگ جاتی ہے وہ نبی بن جاتا ہے، سو غلام احمد قادیانی پر بھی مہر لگ گئی اور وہ بھی نبی بن گئے۔ ❶

اس کا جواب یہ ہے کہ خاتم کا یہ معنی کرنا درست نہیں ہے ❷ کہ اگر خاتم کا معنی مہر ہو تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ جب کسی چیز کو بند کر کے اس پر مہر لگا دی جائے تو اس میں کوئی اور چیز داخل نہیں ہو سکتی، سو نبوت کو بند کر کے اس پر آپ کی مہر لگا دی گئی اب نبوت میں کوئی اور چیز داخل نہیں ہو سکتی۔ ❸

علامہ جمال الدین محمد بن مکرم افریقی مصری متوفی ۷۱۱ھ رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

معنی ختم الغطیة علی الشیء والاستیثاق من ان لا یدخله

---

❶ حقیقت الوحی ص ۹۷ خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۰، حقانیت احمدیت ص ۱۹۶، الشہادۃ فی القرآن ص ۳۵ سطر ۳ کی تبصرہ ص ۳۵ کتب مرزائیت

❷ کیونکہ یہ معنی تفسیر بالرائے کے قبیل سے ہے اس لیے کہ یہ قرآن صاحب قرآن اور تمام امت کے بیان کردہ منشاء تشریحات کے خلاف ہے۔

❸ لفظ خاتم میں دو قراتیں ہیں خاتم (تاء کے کسرہ کے ساتھ) اور خاتم (تاء کے فتحہ کے ساتھ) اور دونوں کا ہی ماحاصل اور معنی "آخری" ہونا ہے۔ چونکہ مرزا نے یہ کہا کہ خاتم (بفتح التاء) کو اول قرات سے لگی ہے حالانکہ مفسرین نے اس کا مطلب بھی آخر النبیین ہونا ہی بیان کیا ہے،

امام طبری اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: خاتم النبیین بفتح التاء بمعنی انه کان آخرهم (خاتم النبیین تاء کے فتح کے ساتھ اس معنی میں ہے کہ آپ آخر النبیین ہیں۔ (تفسیر طبری ج ۲۲ ص ۱۲)

امام قرطبی فرماتے ہیں: ولکن رسول الله الذی ختم النبوة فطبع علیها فلا تفتح لاحد بعده الی قیام الساعة۔ آپ خاتم النبیین ہیں، اور کہا کہ جنہوں نے نبوت کو ختم کر کے اس پر مہر لگا دی کہ آپ کے بعد قیامت تک کسی کے لیے نہیں کھولی جائے گی۔ (ایضاً)

[illegible] کے لیے [illegible] "[illegible] مرزائیت" کا صفحہ [illegible] کے [illegible] کا مطلب آخر النبیین ہی ہے۔

ہیں۔ ختم کا معنی ہے کسی چیز کو اٹھا لینا اور اس کو اس طرح بند کر دینا کہ اس میں کوئی چیز داخل نہ ہو سکے۔

نیز لکھتے ہیں: خاتمهم اخرهم، خاتم القوم کا معنی ہے اخر القوم وخاتم النبیین ای آخرهم اور خاتم النبیین کا معنی ہے آخر النبیین۔

(لسان العرب، ج ۱۲، ص ۱۶۵۔ ۱۶۳، مطبوعہ ایران، ۱۴۰۵ھ)

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک نبوت منقطع ہو چکی ہے پس میرے بعد کوئی نبی ہوگا نہ رسول۔ (سنن الترمذی، رقم الحدیث: ۲۲۷۲)

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وانا اخر الانبیاء وانتم اخر الامم

''میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔'' (سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: ۴۰۷۷)

اور قتادہ نے خاتم النبیین کی تفسیر میں کہا ای آخرهم (جامع البیان، رقم الحدیث: ۲۱۷۶۵)

تصریحات لغت، احادیث صحیحہ اور تابعین کی تفسیر سے واضح ہو گیا کہ خاتم کا معنی مہر کرنا باطل ہے بلکہ خاتم کا معنی آخر ہے۔

جب یہ کہا جاتا ہے کہ شاہ عبدالعزیز خاتم المحدثین ہیں تو کیا اس کا عرف میں یہ معنی ہوتا ہے کہ شاہ عبدالعزیز کی مہر سے محدث بنتے ہیں اور جب یہ کہا جاتا ہے کہ علامہ شامی خاتم الفقہاء ہیں تو کیا اس کا یہ معنی ہوتا ہے کہ علامہ شامی کی مہر سے فقہاء بنتے ہیں اور جب یہ کہا جاتا ہے کہ علامہ آلوسی خاتم المفسرین ہیں تو کیا اس کا یہ معنی ہوتا ہے علامہ آلوسی کی مہر سے مفسرین بنتے ہیں۔

معلوم ہوا کہ احادیث، تفاسیر، لغت اور عرف سب کے اعتبار سے خاتم کا معنی مہر کرنا صحیح نہیں ہے۔

مرزائی کہتے ہیں کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی متوفی ۱۱۷۶ھ نے اس آیت کے تحت خاتم النبیین کے ترجمہ میں لکھا ہے ومہر پیغامبران است۔

(ترجمہ شاہ ولی اللہ، ص ۵۱۰، تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور)

● ● ●

اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں پر مہر اس معنی میں نہیں ہے جیسا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

جس کامل انسان پر قرآن شریف نازل ہوا۔۔۔۔اور وہ خاتم الانبیاء ہے مگر ان معنوں سے نہیں آئندہ اس سے کوئی روحانی فیض نہیں ملے گا، بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحب خاتم ہے بجز اس کی مہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا۔ اور بجز اس کے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں۔ ایک وہی ہے جس کی مہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے جس کے لیے امتی ہونا لازمی ہے۔

(حقیقۃ الوحی، ص ۲۷، روحانی خزائن، ج ۲۲، ص ۳۰-۲۹)

خاتم النبیین کے بارے میں حضرت مسیح نے فرمایا کہ خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ آپ کی مہر کے بغیر کسی کی نبوت کی تصدیق نہیں ہو سکتی۔ جب مہر لگ جاتی ہے تو وہ کاغذ سند ہو جاتا ہے اور مصدقہ سمجھا جاتا ہے اسی طرح آنحضرت کی مہر اور تصدیق جس نبوت پر نہ ہو وہ صحیح نہیں ہے۔● (ملفوظات احمدیہ، حصہ پنجم، ص ۲۹۰)

قادیانیوں نے خاتم کا جو یہ معنی بیان کیا وہ غلط اور باطل ہے اور شاہ ولی اللہ کے نزدیک مہر سے مراد مہر تصدیق نہیں ہے بلکہ مہر سے مراد یہ ہے کہ کسی چیز کو بند کر کے اس پر مہر لگا دی جائے تا کہ اس میں اور کوئی چیز داخل نہ ہو سکے جیسا کہ لغت، عرف، احادیث اور تفاسیر سے واضح ہو چکا ہے، خود شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ایک حدیث کی تشریح میں لکھتے ہیں:

● اسی واسطے مرزائیہ خاتم النبیین کا معنی مصدق النبیین (نبیوں کی تصدیق کرنے والا) بھی کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو النبوۃ فی القرآن ص ۲۳۷، از قاضی یوسف قادیانی۔

ہم کہتے ہیں خاتم النبیین کا یہ معنی ہے ہی نہیں (نہ قرآن وحدیث کی رو سے اور نہ ہی لغت واصول کے لحاظ سے) ہاں یہ ضرور ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت آدم تا حضرت عیسیٰ علیہم السلام تمام انبیاء کرام کی تصدیق کی ہے جیسا کہ قرآن مجید آپ کی اس شان کو یوں بیان فرماتا ہے:

ثم جاء کم رسول مصدق لما معکم۔ پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے (آل عمران: ۸۱)

چونکہ آپ کے بعد نبی ہی کوئی پیدا نہیں ہونا تھا تو پھر آپ کے بعد کے لحاظ سے یہ معنی کرنا سراسر عقل و نقل کے خلاف ہے۔

مرزا یہ کا یہ معنی کرنا ان کے بھی خلاف ہے اس لیے کہ ان کے اس معنی کے لحاظ سے لازم ٹھہرتا ہے کہ آپ کے بعد سے ہم نبی ہوں کیونکہ اس معنی میں جمع کا صیغہ ہے، حالانکہ وہ خود بھی اس کے قائل نہیں۔

[illegible] ● [illegible]

مرزا غلام احمد قادیانی کے ثمین نے لکھا ہے:

ان حوالوں سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ اس امت میں سوائے مسیح کے [illegible] اور کوئی نبی نہیں ہو سکتا کیونکہ سوائے مسیح موعود کے اور کسی فرد کی نبوت پر آنحضرت ﷺ کی تصدیق مہر نہیں اور اگر بطیر تصدیق مہر آنحضرت ﷺ کے اور کسی کو بھی نبی قرار دیا جائے اس کے دوسرے معنی یہ ہوں گے وہ نبوت صحیح نہیں۔ ●

(''تشحیذ الاذہان'' قادیان نمبر ۸، جلد ۱۲، ص ۴۵۵ بابت ماہ اگست [illegible])

اور خود مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

پس اس وجہ سے (اس امت میں) نبی کا نام پانے کے لیے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں، اور ضرور تھا کہ ایسا ہوتا، تا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ ایسا شخص ایک ہی ہوگا۔ وہ پیش گوئی پوری ہو جائے۔

(حقیقت الوحی، ص ۳۹۱، روحانی خزائن، ص ۴۰۷۔ ۴۰۶، ج ۲۲، مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

● شاہ صاحب علیہ الرحمہ ''العاقب'' کا معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: قلت معنی العاقب انہ آخر الانبیاء لیس بعدہ نبی

میں کہتا ہوں عاقب کا معنی یہ ہے کہ آپ سب نبیوں میں سے آخری ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

● حق و نقل کی کوئی ایک بھی ایسی دلیل نہیں ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ نبی کریم ﷺ نے مرزا غلام قادیانی کی نبوت پر مہر تصدیق کی ہے۔

[illegible] مرزائیہ کے اجرائے نبوت کے بھونڈے استدلال تو اولاً وہیں ہی ہے سرد پڑ جاتا ہے اور مرزا قادیانی کا نبی ہونا ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ [illegible] مانے کی صورت میں قیامت تک اس امت میں لاکھوں انبیاء کا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ [illegible] مرزائیہ مرزے کی نبوت کے ثبوت پر پیش کرتے ہیں بظاہر وہ مرزا [illegible] کے بارے میں [illegible] استدلال کرتے ہیں۔ ورنہ ایسی صورت میں مرزائیہ کے پاس کوئی [illegible] وہ مرزا کے [illegible] سے ہم نے نبی کی نبوت کی نفی کر دی۔

[illegible]

اگر مرزائیہ کے دعویٰ کے مطابق بفرض محال ختم نبوت کا معنی مہر تصدیق ہو اور اس کا معنی یہ ہو کہ جس پر آپ اپنی مہر لگا دیتے ہیں وہ نبی بن جاتا ہے تو پھر اس کا تقاضا یہ تھا کہ آپ کی مہر سے زیادہ سے زیادہ نبی بنتے، تو پھر کیا وجہ ہے کہ اس مہر سے صرف غلام احمد قادیانی ہی نبی بنا؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جن کی اطاعت پر مقبولیت کی سند اللہ تعالیٰ نے رضی اللہ عنہم فرما کر عطا کر دی وہ نبی نہیں بنے، اگر ختم نبوت کا معنی مہر تصدیق ہوتا تو وہ نبی بنتے اور جب وہ نبی نہیں بنے تو معلوم ہوا کہ ختم نبوت کا معنی مہر تصدیق نہیں ہے بلکہ وہ مہر ہے جو کسی چیز کو بند کرنے کے لیے لگائی جاتی ہے، علاوہ ازیں نبی بنانا اور رسول بھیجنا اللہ کا کام ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ منصب نہیں ہے کہ وہ اپنی مہر لگا کر کسی کو نبی بنا کر بھیج دیں۔

مرزائی یہ بھی کہتے ہیں کہ جس طرح خاتم الحدثین، خاتم المفسرین وغیرہ کہا جاتا ہے اسی طرح آپ کو خاتم النبیین کہا گیا ہے، اس کا جواب یہ ہے کہ جن علماء کو خاتم الحدثین اور خاتم المفسرین کہا گیا ہے وہ مجازاً کہا گیا ہے اور آپ حقیقۃً خاتم النبیین ہیں نیز مجاز کا ارتکاب اس وقت کیا جاتا ہے جب حقیقت محال ہو اور آپ کے خاتم النبیین ہونے میں کوئی شرعی یا عقلی استحالہ نہیں ہے۔

اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو خاتم المہاجرین فرمایا اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت عباس نے مکہ سے سب کے آخر میں ہجرت کی تھی اس کے بعد مکہ دار الاسلام بن گیا تھا سو اس حدیث میں بھی خاتم کا معنی آخر ہے۔

مرزائی یہ بھی کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ہے میری مسجد آخر المساجد ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اس ارشاد کی وضاحت دوسری حدیث میں ہے آپ نے فرمایا میں خاتم الانبیاء ہوں [illegible] ● (کنز العمال، فضائل سید الانبیاء، الفصل الثانی، ج ۱۱، ص ۴۴۹)

اس اعتراض کا جواب کہ لا نبی بعدی میں نافی کے لیے ہے نفی جنس کے لیے

مرزائیوں کا ایک اور مشہور اعتراض یہ ہے کہ لا نبی بعدی میں نافی جنس کے لیے ہے جیسے لاصلوۃ الا بفاتحۃ الکتاب میں ہے۔ یعنی سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں اسی طرح لا نبی بعدی کا معنی ہے میرے بعد کوئی کامل نبی نہیں ہوگا ناقص نبی ہو سکتا ہے نہیں ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اس طرح تو کوئی مشرک کہہ سکتا ہے کہ لا الٰہ الا اللہ میں نافی کمال کے لیے ہے یعنی اللہ کے علاوہ کامل خدا کوئی نہیں ہے ناقص خدا موجود ہیں۔ حالانکہ یہ ہے کہ لا نفی جنس کا نفی کمال کے لیے ہونا اس کا مجازی معنی ہے اور نفی جنس کے لیے حقیقی معنی ہے اور جب تک حقیقت محال یا یہ متعذر نہ ہو اس کو مجاز پر محمول نہیں کیا جاتا لا نبی بعدی میں حقیقت متعذر نہیں ہے اس لیے اس کا معنی ہے میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ لاصلوۃ الا بفاتحۃ الکتاب میں اس طرح نہیں ہے سورہ فاتحہ کے بغیر نماز ہو جاتی ہے لیکن چونکہ سورہ فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے اس لیے نماز کامل نہیں ہوتی اور یہاں حقیقت متعذر ہے اس لیے لا کو نفی کمال اور مجاز پر محمول کیا ہے۔ ❶

اسی طرح مرزائیہ اعتراض کرتے ہیں کہ حدیث میں ہے جب کسریٰ مر جائے گا اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو پھر اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا (صحیح مسلم، ج ۲، ص ۳۹۶، کراچی) اور کسریٰ ایران کے بادشاہ کو اور قیصر روم کے بادشاہ

---

❶ ہم کہتے ہیں مرزا قادیانی کے نزدیک حدیث مبارکہ لا نبی بعدی میں کلمہ لا برائے نفی جنس ہے برائے نفی کمال کے اس واسطے مرزائیہ کا اعتراض ایک دم باطل و مردود ہے۔ ملاحظہ ہو۔
مرزا قادیانی خود لکھتا ہے: اور حدیث لا نبی بعدی میں بھی نفی عام ہے۔ ہاں یہ کسر قدر مراد ہے اور گنتی ہے کہ خیالات رکیکہ کی بیخ کنی کر کے نصوص صریحہ قرآن کو محدثیت کے بعد ایک نبی کا آنا مان لیا جائے۔
مرزا قادیانی مذکور خاتمی نبی لکھتا ہے اور حدیث لا نبی بعدی میں جو کلمہ لا نفی جنس کا ہے اس کو نفی کمال
(ازالہ اوہام ص ۱۱۹)

کہتے ہیں اور ان کے بعد بھی ایران اور روم کے بادشاہ ہوتے رہے ہیں۔ ❶

علامہ نووی اس کے جواب میں لکھتے ہیں:

اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ جس طرح رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں کسریٰ ایران کا بادشاہ تھا اور قیصر روم کا بادشاہ تھا اس طرح وہ بعد میں بادشاہ نہیں ہوں گے اور اسی طرح ہوا، کسریٰ کا ملک روئے زمین سے منقطع ہو گیا اور اس کا ملک ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا، اور قیصر شکست کھا کر شام سے بھاگ گیا اور مسلمانوں نے ان دونوں ملکوں کو فتح کر لیا۔ ❷ خلاصہ یہ ہے کہ بعد میں اس نام کے بادشاہ نہیں گزرے۔ ❸

مرزائیہ یہ بھی کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے فرمایا: خاتم النبیین کہو اور یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ ❹

(مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۵، ص ۳۳۷، رقم الحدیث: ۲۶۶۳۳، دار الکتب العلمیہ بیروت)

اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا منشاء یہ ہے کہ چونکہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) نے آسمان سے نازل ہونا ہے اس لیے یوں نہ کہو کہ کوئی نبی نہیں آئے گا بلکہ یوں کہو کہ کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا ❺ کیونکہ جب مطلقاً یہ کہا جائے کہ کوئی نبی نہیں آئے گا تو اس کا متبادر

---

❶ احمدیہ پاکٹ بک ص ۳۸۹ مسئلہ وحی ونبوت کے بارے اسلامی نظریہ ص ۳۰۹، انوار العلوم ج ۲۳ ص ۳۰۳، کتب مرزائیہ

❷ شرح نووی مع صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۹۶۔

❸ امام بدر الدین عینی علیہ الرحمہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: "لا یبقی کسری بالعراق وقیصر بالشام" یعنی نہ عراق میں کوئی کسری باقی رہا اور نہ شام میں کوئی قیصر رہا۔ (عمدۃ القاری شرح بخاری ج ۱۶ ص ۲۰۸)

[illegible] فرمایا: لا قیصر ولا کسری وفیہ معجزۃ اذ وقع کما اخبر ﷺ نہ کوئی قیصر اور نہ کوئی کسری۔ اس حدیث میں نبی کریم ﷺ کا معجزہ ہے، کیونکہ ویسا ہی ہوا جیسے آپ نے خبر دی تھی۔ (ایضاح [illegible] ص ۲۶۱)

[illegible] "لا نبی بعدی" کی طرح اس میں بھی کلمہ "لا" [illegible] جنس ہے۔

[illegible]

❹ [illegible] ص ۹۹ کتب مرزائیہ

❺ [illegible] علیہ السلام کے نازل ہونے کی نفی نہ ہو۔

سکتی ہے کہ کوئی نبی آئے گا نہ پیدا ہوا، اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول ان احادیث کے خلاف نہیں ہے جن میں یہ تصریح ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے صحیح سند کے ساتھ روایت ہے:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مبشرات کے سوا بعد نبوت میں سے کوئی چیز باقی نہیں رہے گی، صحابہ نے پوچھا اور مبشرات کیا ہیں؟ فرمایا: اچھے خواب جن کو کوئی شخص دیکھتا ہے یا کوئی شخص اس کے لیے دیکھتا ہے۔ ●

(مسند احمد، ج ۶، ص ۱۲۹، حافظ زین نے کہا اس حدیث کی سند صحیح ہے، حاشیہ مسند احمد رقم الحدیث ۲۴۸۵۸، دارالحدیث قاہرہ، ۱۴۱۶ھ)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے نازل ہونے کے متعلق احادیث

تیسرا مشہور اعتراض یہ ہے کہ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کا آنا محال ہے تو پھر ان احادیث کی کیا توجیہ ہوگی جن کے مطابق قرب قیامت میں حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کا نزول ہوگا وہ احادیث حسب ذیل ہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے عنقریب تم میں ابن مریم نازل ہوں گے، احکام نافذ کرنے والے، عدل کرنے والے، وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کردیں گے اور اس قدر مال لٹائیں گے کہ اس کو قبول کرنے والا کوئی نہیں ہوگا، حتی کہ ایک سجدہ کرنا دنیا اور مافیہا سے بہتر ہوگا، اور تم چاہو تو (اس کی تصدیق میں) یہ آیت پڑھو:

● یہی اس روایت کی بھی آپ راوی ہیں: انا خاتم الانبیاء ومسجدی خاتم مساجد الانبیاء (مسلم، ج ۱، ص ۴۴۶)

[illegible] یہ کہ اس سے یہ کام کرنا مطلب نہیں ہے ہو مرا [illegible] بالفرض ہو بھی [illegible] ہے اس سے استدلال کرنا درست نہیں اس لیے کہ یہ روایت کسی بھی معتبر کتاب میں [illegible] نہیں ہے، اور ثبوت کا اصل مدار [illegible] ہے اس لیے ایسی منقطع روایت [illegible]

وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ "اہل کتاب میں سے ہر شخص حضرت عیسیٰ کی موت سے پہلے ان پر ایمان لے آئے گا"۔

(صحیح البخاری، رقم الحدیث: ۳۴۴۷، صحیح مسلم، رقم الحدیث: ۲۴۲، سنن ترمذی، رقم الحدیث: ۲۴۴۰، سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: ۴۰۷۸، مسند احمد، ج ۳، رقم الحدیث: ۱۰۹۴۴، صحیح ابن حبان، ج ۱۵، رقم الحدیث: ۶۸۱۸، مصنف عبدالرزاق، ج ۱۱، ص ۳۹۹، رقم الحدیث: ۲۰۷۴۰، مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۱۵، ص ۱۴، رقم الحدیث: ۱۹۳۴۱، شرح السنہ، ج ۷، ص ۴۱۷۰)

نیز امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ روایت کرتے ہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس وقت تمہاری کیا شان ہوگی جب تم میں ابن مریم نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

(صحیح البخاری، رقم الحدیث: ۳۴۴۹، صحیح مسلم، رقم الحدیث: ۲۴۴، مسند احمد، ج ۲، ص ۳۳۶، مصنف عبدالرزاق، رقم الحدیث: ۲۰۸۴۱، شرح السنہ، ج ۷، رقم الحدیث: ۴۱۷۲)

امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ روایت کرتے ہیں:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہ کر جنگ کرتی رہے گی اور وہ قیامت تک غالب رہے گی حتی کہ عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) نازل ہوں گے، ان (مسلمانوں) کا امیر کہے گا آیئے آپ ہم کو نماز پڑھایئے۔ حضرت عیسیٰ اس امت کی عزت افزائی کے لیے فرمائیں گے نہیں تمہارے بعض، بعض پر امیر ہیں۔

(مسند احمد، ج ۳، ص ۳۸۴۔۳۴۵ مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت)

امام مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ روایت کرتے ہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، عیسیٰ بن مریم ضرور نازل ہوں گے، (مدینہ سے چھ میل دور ایک جگہ) میں ضرور اتریں گے (لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک) حج کریں گے یا عمرہ کرنے والے ہوں گے یا (دونوں کو) جمع کرنے والے ہوں گے۔ (صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۴۵۲)

امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ روایت کرتے ہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، صلیب کو مٹادیں گے، اور ان کے لیے نماز جماعت سے پڑھائی جائے گی، وہ مال عطا کریں گے، حتی کہ اس کو، کوئی قبول نہیں کرے گا، وہ اونٹوں کو موقوف کردیں گے، وہ مقام روحاء پر نازل ہوں گے، وہاں حج یا عمرہ کریں گے یا قران کریں گے، پھر حضرت ابوہریرہ نے یہ آیت تلاوت کی وان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته حنظلہ کا خیال ہے حضرت ابوہریرہ نے "قبل موت عیسیٰ" پڑھا تھا، یا نہیں یہ بھی حدیث کا جز ہے یا حضرت ابوہریرہ نے خود تفسیر کی تھی۔

(مسند احمد، ج ۲، ص ۴۹۰، مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت)

ہم نے تبیان القرآن ج ۲، ص ۸۷۳۔ ۸۶۲، پر نزول مسیح کے متعلق چالیس احادیث ذکر کی ہیں:

اس امت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے احکام نافذ کرنے کی توجیہ

سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا معنی یہ ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا، اور جو نبی پہلے مبعوث ہو چکے ہیں ان کا آپ کے بعد دنیا میں آنا آپ کی ختم نبوت کے منافی نہیں ہے، جیسے شب معراج تمام نبی مسجد اقصیٰ میں آئے اور انہوں نے آپ کی اقتداء میں نماز پڑھی یا جس طرح جن لوگوں کے نزدیک حضرت خضر علیہ السلام زندہ ہیں تو ان کا آپ کے بعد دنیا میں آنا آپ کے خاتم النبیین ہونے کے منافی نہیں ہے، اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قرب قیامت میں آسمان سے زمین پر نازل ہونا بھی آپ کی ختم نبوت کے منافی نہیں ہے، کیونکہ یہ تمام انبیاء آپ سے پہلے مبعوث ہو چکے تھے آپ کے بعد مبعوث نہیں ہوئے۔●

● [illegible] حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حوالے سے [illegible] اس قسم کے [illegible] مالک ہیں کہ اس [illegible] حوالے سے [illegible] علیہ السلام کے [illegible]

۱۔ **مرزے کا دعویٰ کہ میں مثیل مسیح ہوں:** یہ بات ۔۔۔ ہے کہ اللہ جل شانہ کی وحی اور الہام نے میرے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے میں اسی الہام کی بنا پر اپنے ۔۔۔ (خود کو) وہ موعود مثیل کہتا ہوں۔ (مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۱۷۶۷)

۲۔ **مرزے کا دعویٰ کہ میں عین مسیح ہوں:** اور یہی عیسیٰ ہے جس کی انتظار تھی اور الہامی عبارتوں میں مریم اور عیسیٰ سے میں ہی مراد ہوں۔ (نوح ص ۴۸، خزائن ج ۱۹)

۳۔ **مرزے کا دعویٰ کہ میں ہی عیسیٰ بن مریم ہوں:** مرزا کا دعویٰ یہ ہے کہ میں وہ مسیح موعود ہوں جس کے بارے میں خدا تعالیٰ کی تمام کتابوں میں پیشن گوئیاں ہیں کہ وہ آخری زمانے میں ظاہر ہوگا۔ (تحفہ گولڑویہ ص ۱۹۵، خزائن ج ۱۷ ص ۲۹۵)

۴۔ **مرزے کا دعویٰ کہ وہ عیسیٰ بن مریم تو نہیں لیکن اس سے افضل ہے:** ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے۔ (دافع البلاء ص ۲۰ خزائن ج ۱۸ ص ۲۴۰، درثمین ص ۵۸)

۵۔ **مرزے کا اعلان کہ جو اسے مسیح موعود کہے وہ کذاب ہے:** اس عاجز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح ابن مریم (ازالہ اوہام ص ۱۹۰ حصہ اول، خزائن ج ۳ ص ۱۹۲)

۶۔ **حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بن باپ کے پیدا ہونے کا اعتراف:** وہ (حضرت عیسیٰ) بغیر باپ کے پیدا کئے گئے تھے۔ (ازالہ اوہام ص ۴۴۹، خزائن ج ۳ ۴۶۱)

۷۔ **حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بن باپ کے پیدا ہونے کا انکار:** باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی ہونے کے [illegible] مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے مگر میں کہتا ہوں کہ یہ مجبوریاں تھیں جو پیش آگئیں۔ (کشتی نوح ص ۱۷، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸)

۸۔ **مرزے کا اعتراف کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام آسمانوں پر حیات ہیں قرب قیامت دنیا میں [illegible]** دوبارہ نزول فرمائیں گے: اس کی عبارت ملاحظہ ہو: هو الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله۔ آیت [illegible] سیاسی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے۔ [illegible] وہ ظہور مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا۔ اور جب حضرت مسیح علیہ السلام [illegible] دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام کل آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔ ([illegible] ص ۵۹۳)

۹۔ [illegible] حضرت عیسیٰ [illegible] نزول نہیں ہوگا

[illegible]

بلکہ ایک جگہ تو حیات مسیح کے عقیدے کو ہی شرک قرار دے دیا۔ اس کی عبارت یہ ہے: ان یقال ان عیسی ماماتوان ھو الا شرک عظیم

یہ کہنا کہ عیسیٰ فوت نہیں ہوئے یہ بہت بڑا شرک ہے۔ (الاستفتاء، ص ۳۹، خزائن ۲۲۔ ۶۲۰)

۱۰۔ مرزے کا اعتراف کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سچے انسان تھے: ہم مسیح ابن مریم کو بیشک ایک سچا (سچا) آدمی جانتے ہیں۔ (دافع البلاء، ٹائٹل پیج، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۹)

۱۱۔ پھر کہا: آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔ (ضمیمہ رسالہ انجام آتھم، ص ۵، ج ۱۱ ص ۲۸۹)

نوٹ: یاد رہے مرزا غلام قادیانی نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو وہ منہ بھر بھر کر گالیاں دی ہیں کہ اس خدا کی پناہ تفصیل کے لیے خزائن کی اسی جلد کا ص ۲۸۹ تا ۲۹۱ پڑھیں۔

۱۲۔ کہتا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ملک شام میں ہے: اور لطف تو یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کی بھی بلاد شام میں قبر موجود ہے۔ (اتمام الحجہ ص ۱۸، خزائن ۸ ص ۲۸۶)

۱۳۔ کبھی کہتا ہے کہ مطن گلیل میں ہے: یہ تو مسیح ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہو گیا۔ (ازالہ ص ۷۲۴، خزائن ج ۳ ص ۵۳۳)

۱۴۔ کبھی کہا کہ کشمیر میں ہے: ہم عیسیٰ کی قبر پر مطلع ہیں جو کہ اس خطہ پنجاب کے قریب سرینگر کشمیر واقع ہے اور یہ بات ہمارے لیے دلائل سے ثابت ہو چکی ہے کہ یہ قبر عیسیٰ ہی کی قبر ہے۔ (مواہب الرحمن ص ۸۰، خزائن ج ۱۹ ص ۲۹۹)

۱۵۔ حیات مسیح کا مسئلہ مرزائیہ کے نزدیک سب سے اہم سمجھا جاتا ہے: بلکہ اسے سارے دین پر فوقیت دیتے ہیں اس پہ بحث و تکرار کرتے پھرتے ہیں جبکہ مرزا غلام قادیانی کے نزدیک اس مسئلے کا حقیقت اسلام سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ اس کی عبارت درج ذیل ہے۔

اوّلاً تو یہ جاننا چاہیے کہ مسیح کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں ہے جو ہماری ایمانیات کی کوئی جز یا ہمارے دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہو بلکہ صدہا پیشگوئیوں میں سے یہ ایک پیشگوئی ہے جس کو حقیقت اسلام سے کچھ تعلق نہیں۔ (ازالہ حصہ اول ص ۱۴۰، خزائن ج ۳ ص ۱۷۱)

قارئین کرام: یہ ساری ابحاث اپنی جگہ ان میں بہر حال یہ تو ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی کی باتوں میں تضاد ہوتا اب اس کے بارے اسی کا فیصلہ پڑھیے۔

وہ کہتا ہے: جھوٹے کے کلام میں تناقض ہوتا ہے۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۱۱۱، خزائن ج ۲۱ ص ۲۷۴)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بابت مرزائی شبہ کا ازالہ: مرزائیہ کہتے ہیں کہ اگر اللہ قرآن میں خاتم النبیین حدیث لا نبی بعدی کے ہوتے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسکتے ہیں تو کوئی اور نبی کیوں نہیں آسکتا؟

[illegible] اس کا جواب یہ ہے کہ نزول کسی عقیدہ یا حکم اسلام کے منافی نہیں ہے کیونکہ عقیدہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا اور یہ کہ آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اب پیدا نہیں ہونا بلکہ آسمانوں سے نزول فرمانا ہے۔ لہٰذا آپ کو نئے سرے سے نبوت نہیں ملی بلکہ آپ کو نبوت پہلے کی مل چکی ہے۔ جیسا کہ علامہ سعیدی صاحب علیہ الرحمہ نے وضاحت فرمائی۔

تفسیر البحر المحیط ہے: والمعنی ان لایکون احد بعدہ ولا یرد نزول عیسیٰ من آخر الزمان لانہ عیسیٰ نبی قبلہ ویکون عاملا علی شریعۃ محمد ﷺ۔ اور خاتم النبیین کا معنی یہ ہے کہ آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہوگا اور آخری زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی وجہ سے اس پر اعتراض نہیں ہو سکتا اس لیے کہ ان کو نبوت پہلے کی مل چکی ہے اور جب آپ نازل ہو گئے تو شریعت مصطفیٰ ﷺ پر عمل کریں گے۔ (ج ۷ ص ۳۱۴)

علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ولا یقدح فی کونہ خاتم النبیین نزول عیسیٰ بعد لان معنی کونہ خاتم النبیین انہ لا نبیاً بعدہ ... وعیسیٰ ممن تنبأ قبلہ وحین ینزل انما ینزل علی شریعۃ محمد علیہ السلام۔ آپ ﷺ کے خاتم النبیین ہونے میں نزول عیسیٰ رکاوٹ نہیں ڈالتا۔ اس لیے کہ خاتم النبیین کا معنی یہ ہے کہ آپ کے بعد کسی کو نئے سرے سے نبی نہیں بنایا جائے گا۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تو آپ سے پہلے نبوت مل چکی۔ اور جس وقت وہ نازل ہو گئے تو صرف شریعت محمدی پر ہی عمل کریں گے۔ (تفسیر روح البیان ج ۷ ص ۲۲۳)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا شریعت اسلامیہ پر مطلع ہو کر مسلمانوں میں حکم

اب رہا یہ سوال کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ہمارے رسول سیدنا محمد ﷺ کی [illegible] کیسے ہوا حتی کہ وہ اس علم کے مطابق آپ کی شریعت کے مطابق اس امت میں [illegible] کر سکیں، تو اس کے متعدد جوابات ہیں ایک جواب یہ ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام [illegible] نبی ﷺ کی شریعت کا علم تھا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی آپ کی شریعت کا علم [illegible] مطابق آپ اس امت میں احکام جاری کریں گے، انبیاء سابقین کو ہماری شریعت [illegible] کی دلیل حسب ذیل احادیث ہیں:

امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں وہب بن منبہ نے ذکر کیا ہے کہ جب اللہ عزوجل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے سرگوشی کرنے لیے ان کو قریب کیا تو انہوں نے کہا اے میرے رب! میں نے تورات میں یہ پڑھا ہے ایک امت تمام امتوں میں افضل ہے جو لوگوں کے لیے ظاہر کی گئی ہے وہ نیکی کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں گے اور اللہ پر ایمان رکھیں گے، تو ان کو میری امت بنا دے اللہ نے فرمایا وہ امت احمد ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا میں نے تورات میں پڑھا ہے کہ امت تمام امتوں کے آخر میں مبعوث ہوگی اور قیامت کے دن وہ سب پر مقدم ہوگی تو میری امت بنا دے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ امت احمد ہے۔

حضرت موسیٰ نے کہا اے میرے رب! میں نے تورات میں پڑھا ہے کہ ایک [illegible] صدقات کو کھائے گی اور اس سے پہلے کی امتیں جب صدقہ دیتیں تو اللہ تعالیٰ ایک آگ بھیجتا اس صدقہ کو کھا جاتی، اور اگر وہ صدقہ قبول نہ ہوتا تو آگ اس صدقہ کے قریب نہیں جاتی تھی اللہ تو ان لوگوں کو میری امت بنا دے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ امت احمد ہے۔

حضرت موسیٰ نے کہا اے میرے رب میں نے تورات میں پڑھا ہے کہ [illegible] جب گناہ کا منصوبہ بنائے گی تو اس کا گناہ نہیں لکھا جائے گا اور جب وہ اس گناہ کا کام [illegible]

تو اس کا صرف ایک گناہ لکھا جائے گا اور جب وہ نیکی کا منصوبہ بنائے گی اور اس نیکی کو نہیں کرے گی تو اس کی ایک نیکی لکھی جائے گی اور جب وہ نیکی کرے گی تو اس کو دس گنے سے لے کر سات سو گنے تک اجر دیا جائے گا، اے اللہ تو اس امت کو میری امت بنا دے! اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ امت احمد ہے۔ (دلائل النبوۃ، ج ۱، ص ۳۸۰۔۳۷۹، دار الکتب العلمیہ بیروت)

یہ ہماری شریعت کے وہ احکام ہیں جو سابقہ شریعتوں میں نہیں تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان احکام پر مطلع فرما دیا۔ اسی طرح حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق ہے:

وہب بن منبہ نے حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف زبور میں وحی کی کہ اے داؤد! عنقریب تمہارے بعد ایک نبی آئے گا جس کا نام احمد اور محمد ہوگا، وہ صادق اور سردار ہوگا، میں اس پر کبھی ناراض نہیں ہوں گا اور نہ کبھی وہ مجھ سے ملول ہوگا، اس کی امت کو میں نفل پڑھنے پر انبیاء کے نوافل کا اجر عطا فرماؤں گا، اور اس کے فرائض پر انبیاء اور رسل کے فرائض کا اجر عطا فرماؤں گا، حتی کہ جب وہ قیامت کے دن میرے پاس آئیں گے تو ان پر انبیاء کی طرح نور ہوگا، کیونکہ میں نے ان پر ہر نماز کے لیے اس طرح وضو کرنا فرض کیا ہے جس طرح ان سے پہلے نبیوں پر وضو فرض کیا تھا، اور ان پر اس طرح غسل جنابت فرض کیا ہے جس طرح ان سے پہلے نبیوں پر فرض کیا تھا، اور ان پر اس طرح حج فرض کیا ہے جس طرح ان سے پہلے نبیوں پر فرض کیا تھا اور ان کو اس طرح جہاد کا حکم دیا ہے جس طرح ان سے پہلے نبیوں کو جہاد کا حکم دیا تھا۔ (دلائل النبوۃ، ج ۱، ص ۳۸۰، دار الکتب العلمیہ بیروت)

یہ بھی ہماری شریعت کے مخصوص احکام ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو مطلع فرما دیا تھا، سو اسی طرح جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی ہماری شریعت کے احکام سے مطلع فرما دیا ہو اور وہ اس کے مطابق قرب قیامت میں احکام جاری فرمائیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قرآن مجید میں اجتہاد کر کے احکام جاری فرمانا

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے یہ ممکن ہے کہ وہ قرآن مجید میں غور

کر کے اس شریعت کے تمام احکام کو حاصل کریں، کیونکہ قرآن مجید تمام احکام شریعہ کا ہے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید ہی کے تمام احکام کو اپنی سنت سے بیان فرمایا اور امت کی عقلیں نبی کی طرح ادراک کرنے سے عاجز ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اسی چیز کو حلال کرتا ہوں جس کو اللہ نے اپنی کتاب میں حلال کیا ہے اور میں اسی چیز کو حرام کرتا ہوں جس کو اللہ نے اپنی کتاب میں حرام کیا ہے۔ (المعجم الاوسط للطبرانی بہ حوالہ الحاوی للفتاوی، ج ۲، ص ۱۶۰)

اسی لیے امام شافعی نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس قدر احکام بیان فرمائے ہیں ان سب کو آپ نے قرآن مجید سے حاصل فرمایا ہے۔ پس جائز ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی اسی طرح قرآن مجید سے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے اسلام کے احکام حاصل کر کے اس امت میں نافذ فرمائیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ------ بالمشافہ اسلام کے احکام کا علم حاصل کرنا

تیسری صورت یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی ہونے کے باوجود ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں شامل ہیں اور اس پر حسب ذیل احادیث شاہد ہیں:

حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن ابن عساکر المتوفی ۵۷۱ھ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کعبہ کے گرد طواف کر رہا تھا، میں نے دیکھا کہ آپ نے کسی سے مصافحہ کیا اور ہم نے اس کو نہیں دیکھا، ہم نے کہا یا رسول اللہ! ہم نے آپ کو کسی سے مصافحہ کرتے ہوئے دیکھا ہے، اور جس سے آپ نے مصافحہ کیا اس کو کسی نے نہیں دیکھا، آپ نے فرمایا وہ میرے بھائی عیسیٰ بن مریم ہیں میں ان کا انتظار کر رہا تھا حتی کہ انہوں نے اپنا طواف مکمل کر لیا پھر میں نے ان کو سلام کیا۔

(تاریخ دمشق الکبیر، ج ۵۵، ص ۳۳۹، رقم الحدیث: ۴۰۱۳، دار احیاء التراث العربی بیروت، ۲۰۰۱ء)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمام انبیاء باپ شریک بھائی تھے ان کی مائیں (شریعتیں) مختلف تھیں اور ان کا دین ایک تھا میں عیسیٰ بن مریم کے سب سے زیادہ قریب ہوں، کیونکہ میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے اور وہ جس وقت نازل ہوں گے تو میری امت پر خلیفہ ہوں گے جب تم ان کو دیکھو گے پہچان لو گے وہ متوسط القامت ہوں گے ان کا سرخی مائل سفید رنگ ہوگا ان کے سر سے پانی نہ بھی ہوئی ہوں معلوم ہوگا کہ ان کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے وہ دو گیروے رنگ کے کپڑے پہن کر چل رہے ہوں گے وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے خنزیر کو قتل کریں گے اور مال بہت تقسیم کریں گے جزیہ کو موقوف کر دیں گے اور اسلام کے لیے جنگ کریں گے حتیٰ کہ ان کے زمانہ میں تمام بد مذاہب ختم ہو جائیں گے اور زمین میں امن ہو جائے گا، سیاہ سانپ کے ساتھ اونٹ چریں گے اور چیتے بیلوں کے ساتھ گشت کریں گے اور بھیڑیے بکریوں کے ساتھ اور بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے اور وہ ان کو نقصان نہیں پہنچائیں گے وہ زمین میں چالیس سال ٹھہریں گے پھر فوت ہو جائیں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے (اس حدیث سے یہ وہم نہ کیا جائے کہ حضرت عیسیٰ ہمارے نبی کی شریعت کو منسوخ کرنے والے ہیں بلکہ منسوخ کرنے والے ہمارے نبی ﷺ ہی ہیں، کیونکہ آپ نے بتا دیا کہ جزیہ اور جہاد کی مشروعیت کی مدت نزول عیسیٰ تک ہے۔ سعیدی)

(تاریخ دمشق الکبیر، ج ۵۰، ص ۵۹، رقم الحدیث: ۱۰۷۷۷، دار احیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۲۲ھ)

ان احادیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمارے نبی ﷺ کے اصحاب کے حکم میں ہیں اس لیے یہ ہو سکتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمارے نبی ﷺ سے براہ راست اور بالشافہ احکام حاصل کریں اور نزول عیسیٰ کے بعد چونکہ سب لوگ مسلمان ہو جائیں گے اس لیے جہاد اور جزیہ کی ضرورت باقی نہ رہے گی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہمارے نبی ﷺ کی ------ قبر انور سے سلام کے احکام کا علم حاصل کرنا

چوتھی صورت یہ ہے کہ یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمارے نبی سیدنا محمد ﷺ کی قبر مبارک پر جائیں اور قبر پر جا کر آپ سے استفادہ کریں، اس کی تائید ان احادیث سے ہوتی ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس ذات کے قبضہ وقدرت میں ابوالقاسم کی جان ہے، عیسیٰ بن مریم ضرور نازل ہوں گے، امام اور انصاف کرنے والے حاکم اور عادل ہوں گے وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، لوگوں میں صلح کرائیں گے اور بغض کو دور کریں گے، ان پر مال کو پیش کیا جائے گا تو وہ مال کو قبول نہیں کریں گے، پھر اللہ کی قسم! اگر وہ میری قبر پر کھڑے ہو کر مجھے پکار کر کہیں "یا محمد" تو میں ان کو ضرور جواب دوں گا۔

(مسند ابو یعلی، رقم الحدیث: ۶۵۸۴، تاریخ دمشق الکبیر، رقم الحدیث: ۱۱۳۱۳، مجمع الزوائد، ج ۸، ص ۵، المطالب العالیہ، ج ۴، ص ۲۳)

ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت عیسیٰ حج یا عمرہ کے لیے جائیں گے اور فج روحاء کے راستہ سے گزریں گے اور میری قبر پر کھڑے ہو کر مجھ کو سلام کریں گے اور میں ان کے سلام کا جواب دوں گا۔ (تاریخ دمشق الکبیر، ج ۵۰، ص ۲۳۴، رقم الحدیث: ۱۱۳۱۲)

حافظ جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ اور ان کی اتباع میں علامہ آلوسی متوفی ۱۲۷۰ھ نے ان احادیث سے اس صورت پر استدلال کیا ہے۔

(الحاوی للفتاوی، ج ۲، ص ۱۶۳۔ ۱۶۲، روح المعانی، جز ۲۲، ص ۵۱۔ ۵۰)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہمارے نبی ﷺ کی زیارت اور آپ کی تعلیم سے مستفید ہونا

[illegible] ہمارے نبی ﷺ [illegible] قبر میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا گیا

مسلم، رقم الحدیث: ۲۳۷۴) حضرت موسیٰ اور حضرت یونس علیہما السلام کو تلبیہ پڑھتے ہوئے دیکھا (صحیح مسلم، رقم الحدیث: ۱۶۶) اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام حج کرتے ہوئے دیکھا (صحیح مسلم، رقم الحدیث: ۱۸۱) اور جس طرح ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انبیاء سابقین سے ملاقات ممکن ہے اسی طرح حضرت عیسیٰ کی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ملاقات ممکن ہے تو ہوسکتا ہے کہ حضرت عیسیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کر کے آپ سے اسلام کے احکام حاصل کیے ہوں۔

حافظ جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ نے لکھا ہے کہ امام غزالی، علامہ تاج الدین سبکی، علامہ یافعی، علامہ قرطبی مالکی، علامہ ابن ابی جمرہ اور علام ابن الحاج نے مدخل میں یہ تصریح کی ہے کہ اولیاء اللہ نیند اور بیداری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرتے ہیں اور آپ سے استفادہ کرتے ہیں، ایک مرتبہ ایک فقیہ نے ایک ولی کے سامنے حدیث بیان کی، ولی نے کہا یہ حدیث باطل ہے، فقیہ نے کہا آپ کو کیسے علم ہوا؟ ولی نے کہا تمہارے سر کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے فرما رہے ہیں میں نے یہ حدیث نہیں کہی اور اس فقیہ کو بھی آپ کی زیارت کرادی، سو جب اس امت کے اولیاء کا یہ حال ہے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مرتبہ اس سے کہیں زیادہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیادرت سے مستفید نہ ہوں اور آپ کی تعلیم سے مستفیض نہ ہوں۔

(الحاوی للفتاوی، ج ۲، ص ۱۶۳، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ لائل پور)

اولیاء کرام کا نیند اور بیداری میں آپ کی زیارت کرنا اور آپ سے استفادہ کرنا

نیز علامہ سید محمود آلوسی متوفی ۱۲۷۰ھ لکھتے ہیں:

شیخ سراج الدین بن الملقن نے طبقات الاولیاء میں لکھا ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ، نے فرمایا میں نے ظہر کی نماز سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی، آپ نے فرمایا اے میرے بیٹے! اپنا منہ کھولو، میں نے منہ کھولا تو آپ نے میرے منہ میں سات مرتبہ لعاب دہن ڈالا اور فرمایا لوگوں کے سامنے وعظ کرو اور حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ انہیں اپنے رب کی طرف دعوت دو، پس میں ظہر کی نماز پڑھ کر بیٹھ گیا اور میرے سامنے بہت خلقت جمع ہوگئی، پھر مجھ پر کپکپی طاری ہوگئی پھر میں نے دیکھا کہ اس مجلس میں میرے سامنے حضرت

علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا [illegible] میں نے کہا اے میرے ابا جان! مجھ پر کیفیت طاری ہو گئی ہے، آپ نے فرمایا [illegible] نے منہ کھولا تو آپ نے میرے منہ میں چھ مرتبہ اپنا لعاب دہن ڈالا، پھر آپ نے [illegible] ساتھ مرتبہ لعاب دہن ڈال کر مکمل کیوں نہیں کیا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب کی وجہ سے، پھر آپ مجھ سے غائب ہو گئے، پھر جب [illegible] معارف کا ایک عظیم سمندر میرے سینہ میں موجزن ہے اور میں اپنی زبان سے [illegible] دقائق کے یواقیت اور جواہر بیان کر رہا ہوں۔ (روح المعانی، جز ۲۲، ص ۵)

۱۹۹۳ء میں جب میں دوسری بار برطانیہ گیا تھا تو میں ڈربی شائر میں حافظ فضل [illegible] صاحب کی جامع مسجد میں حضرت غوث اعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کے مناقب پر تقریر کر رہا تھا میں نے روح المعانی کے حوالے سے مذکور الصدر روایت بیان کی اس پر ہمارے احباب میں سے صاحبزادہ حبیب الرحمن محبوبی زید علمہ نے یہ سوال بھیجا کہ حضرت غوث الاعظم کے منہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب دہن ڈالنے کے بعد کیا کمی رہ گئی تھی جس کو پورا کرنے کے لیے بعد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنا لعاب دہن ڈالا، میں نے اس کے جواب میں عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب دہن اور آپ کے فیضان میں کوئی کمی نہیں تھی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب دہن سے استفادہ اور حصول فیضان کو سہل اور آسان بنانے کے لیے اپنا لعاب دہن ڈالا، جس طرح قرآن مجید کے فیضان میں کوئی کمی نہیں ہے لیکن اس سے فیضان کے حصول کو آسان بنانے کے لیے اس کی تفسیر کی جاتی ہے اسی طرح احادیث کی افادیت میں کوئی کمی نہیں ہے لیکن ان سے استفادہ کو سہل اور آسان بنانے کے لیے ان کی شروح لکھی جاتی ہیں۔

نیز علامہ آلوسی لکھتے ہیں:

اور علامہ سراج الدین ابن الملقن نے لکھا ہے کہ شیخ علاء بن موسیٰ الصر [illegible]

بیداری میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کرتے تھے اور وہ نیند اور بیداری میں رسول اللہ ﷺ سے بہت فیض حاصل کرتے تھے انہوں نے ایک رات میں دو مرتبہ آپ کی زیارت کی، ایک مرتبہ آپ نے ان سے فرمایا اے علی تم میری زیارت کے لیے اتنے بے قرار نہ ہوا کرو، کیونکہ کتنے اولیاء تو میرے دیدار کی حسرت میں ہی فوت ہو چکے ہیں، اور شیخ تاج الدین بن عطاء اللہ نے لطائف المنن میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے ابوالعباس المرسی سے کہا کہ آپ نے بہت شہروں میں بہت لوگوں سے ملاقات کی ہے آپ اپنے اس ہاتھ سے میرے ساتھ مصافحہ کرلیں، انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے اپنے اس ہاتھ سے رسول اللہ ﷺ کو اپنی آنکھوں سے اوجھل پاؤں میں تو میں اس ساعت میں خود کو مسلمان شمار نہیں کرتا اور اس قسم کی عبارات اولیاء کرام سے بہت منقول ہیں۔

(روح المعانی، جز ۲۲، ص ۸۲۔ ۸۳، دار الفکر بیروت ۱۴۱۷ھ)

ایک وقت میں متعدد مقامات پر نبی ﷺ کی زیارت کی کیفیت

خاتم الحفاظ حافظ جلال الدین سیوطی نے تنویر الحوالک میں نبی ﷺ کی وفات کے بعد آپ کی زیارت پر اس حدیث سے استدلال کیا ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جس نے مجھ کو نیند میں دیکھا وہ مجھ کو عنقریب بیداری میں بھی دیکھے گا اور شیطان میری مثل نہیں بن سکتا۔

(صحیح البخاری، رقم الحدیث: ۶۹۹۳، صحیح مسلم، رقم الحدیث: ۲۲۶۶، مسند احمد رقم الحدیث: ۷۱۷۳)

علامہ ابن ابی جمرہ نے لکھا ہے کہ متعدد عارفین نے نیند کے بعد بیداری میں آپ کی زیارت کی اور آپ سے سوالات کر کے دینی مسائل کی مشکلات کو سمجھا اور اس حدیث کی تصدیق کی۔ علماء کا اس میں کافی اختلاف ہے کہ آپ کو بیداری میں دیکھنے والا آپ ہی کے جسم اور [illegible] دیکھے گا یا آپ کی مثال کو دیکھے گا، علامہ جلال الدین سیوطی نے عبارات علماء کو نقل [illegible] لکھا کہ احادیث اور عبارات علماء سے یہ ثابت ہے کہ نبی ﷺ اپنے جسم

سمیت زندہ ہیں اور اپنی روح کے ساتھ زندہ ہیں اور آپ اطراف عالم میں جہاں چاہتے ہیں لے جانے کی اور تصرف فرماتے ہیں۔ اور آپ اسی حالت میں ہیں جس حالت میں وفات سے پہلے تھے اور اس میں سرمو فرق نہیں ہوا۔ اور آپ زندہ ہیں سے ہوجاتے ہیں نظروں سے اس طرح غائب ہیں جس طرح فرشتے ان کی نظروں سے غائب ہیں اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندہ کو آپ کی زیارت سے مشرف فرمانا چاہتا ہے تو آپ کے درمیان جو حجابات ہیں ان کو اٹھا دیتا ہے اور اس سے کوئی چیز مانع نہیں ہے تو پھر آپ کے قول کی کیا ضرورت ہے، اور یہ باقی تمام انبیاء علیہم السلام بھی زندہ ہیں، اور ان کو اپنی قبروں سے باہر جانے اور اس جہان میں تصرف کرنے کا اذن دیا گیا ہے اور اس پر بہ کثرت احادیث ناطق اور شاہد ہیں۔

علامہ آلوسی فرماتے ہیں میرا ظن غالب یہ ہے کہ نبی ﷺ کی وفات کے بعد آپ کی زیارت اس طرح نہیں ہوتی جیسے عام طور پر لوگ ایک دوسرے کو دنیا میں دیکھتے ہیں یہ ایک حالت برزخیہ اور امر وجدانی ہے اس کی حقیقت کو وہی شخص پا سکتا ہے جس کو یہ مرتبہ حاصل ہوا ہو، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ دیکھنے والا آپ کی روح کو دیکھتا ہے اور وہ روح کی صورت میں متمثل ہو جاتی ہے جب کہ وہ روح اس وقت آپ کے اس جسم مبارک میں بھی ہوتی ہے جو روضہ مبارکہ میں ہے جس طرح حضرت جبریل آپ کے سامنے حضرت دحیہ کلبی کی شکل میں موجود ہوتے ہیں یا کسی اور صورت میں اور اس وقت وہ سدرۃ المنتہیٰ سے بھی جدا نہیں ہوتے، اور رہا آپ کا جسم مثالی تو اس کے ساتھ آپ ﷺ کی روح قدسیہ متعلق ہوتی ہے اور اس سے کوئی چیز مانع نہیں ہے کہ آپ کے غیر متناہی اجسام مثالی ہوں اور ان میں سے ہر ایک کے ساتھ آپ کی روح واحدہ متعلق ہو اور یہ اس طرح ہو جیسے روح واحدہ کا تعلق ایک جسم کے متعدد اجزاء کے ساتھ ہوتا ہے، اور ہماری اس تقریر سے صبح ابو العباس مکی کے اس قول کی وجہ ظاہر ہو جاتی ہے کہ انہوں نے آسمان، زمین، عرش اور کرسی کو رسول اللہ ﷺ سے بھرا ہوا

دیکھا اور یہ عقدہ بھی حل ہو جاتا ہے کہ حضرت [illegible] نے [illegible]
نبی سلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ (روح المعانی، ج ۲۲، ص ۵۳، [illegible])

اس اعتراض کا جواب کہ عہد صحابہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible] اور آپ سے استفادہ کا اس قدر ظہور کیوں نہیں ہوا؟

اولیاء کرام کو نبی سلی اللہ علیہ وسلم کی جو زیارت ہوتی ہے اور وہ آپ سے [illegible] معاملات میں استفادہ کرتے ہیں اور اپنے اشکالات کو حل کراتے ہیں اس پر یہ [illegible] ہے کہ خلفاء راشدین اور دیگر اکابر صحابہ کرام کو جو اشکالات پیش آتے تھے [illegible] رضی اللہ عنہا کو فدک کی میراث دینے یا نہ دینے کا مسئلہ تھا، حضرت ابوبکر کی خلافت کا مسئلہ تھا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قصاص کا معاملہ تھا جس کی وجہ سے جنگ جمل اور جنگ صفین برپا ہوئیں تو ان اکابر صحابہ کرام کو آپ کی زیارت کیوں نہیں ہوئی اور انہوں نے آپ سے ان الجھے ہوئے معاملات میں رہنمائی کیوں نہیں حاصل کی، بعد کے اولیاء کرام جن کو خنداور بیداری میں آپ کی زیارت ہوتی رہی ہے اور وہ آپ سے اپنی مشکلات میں رہنمائی حاصل کرتے رہے ہیں ان سے تو بہر حال ان صحابہ کرام کا آپ سے قرب بہت زیادہ تھا اور بعد کے عارفین اور مقربین سے ان کا مرتبہ بہت بڑھ کر تھا۔

علامہ سید محمود آلوسی نے اس کے جواب میں یہ کہا ہے کہ خنداور بیداری میں نبی سلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور آپ سے استفادہ اولیاء کرام کی باقی کرامات کی طرح خلاف عادت امور سے ہے، اور عہد صحابہ میں ان کرامات اور خلاف عادت امور کا ظہور بہت کم تھا کیونکہ اس دور میں عہد رسالت اور آفتاب نبوت بہت قریب تھا اور جس طرح سورج کی موجودگی میں ستارے نظر نہیں آتے اسی طرح آفتاب رسالت کے ہوتے ہوئے صحابہ کرام کی کرامات کے ستارے نظر

نہیں آتے تھے۔ ● (روح المعانی، ج ۲۲، ص ۵۶۔ ۵۵، دار الفکر، بیروت ۱۴۱۹ھ)

● قابل غور بات یہ ہے مرزا قادیانی سے لے کر آج تک تمام مرزائی حضرات کے نزدیک حیات و وفات عیسیٰ کا مسئلہ بڑا معرکۃ الآراء سمجھا جا رہا ہے متضاد الکلام مرزا اور اس کی ذریت کا اس پر بڑا زور دینا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں کہ وہ قرب قیامت آسمانوں سے نزول نہیں فرمائیں گے۔

دوسری طرف اہل اسلام نے مرزا سے لے کر آج تک مرزائیہ کے نام صرف شبہات کے دندان شکن جوابات دیئے ہیں بلکہ حیات مسیح اور نزول مسیح کے عقیدے کو قرآن وحدیث اجماع امت قیاس اور اقوال اسلاف سے دوپہر کے دن سے بھی زیادہ واضح بھی کیا ہے اس عنوان پر تفصیلی معلومات کے لیے ان کتب کی طرف رجوع فرمائیں۔

(۱) ہدیۃ الرسول، سیف چشتائی از فاتح مرزائیت حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب علیہ الرحمہ (۲) السوء والعقاب از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں علیہ الرحمہ (۳) الصارم الربانی از حجۃ الاسلام مفتی حامد رضا خاں (۴) درۃ الدرانی از علامہ محمد حیدر اللہ خاں (۵) التحقیق الصحیح از مبلغ اسلام شاہ عبد العلیم میرٹھی (۶) عقیدۂ حیات مسیح از علامہ مہر الدین (۷) الالہام الصحیح از مفتی غلام رسول نقشبندی امرتسری (۸) التقریر الفصیح از محدث بیٹھوی مشتاق احمد (۹) الاستدلال الصحیح از بابو پیر الٰہی بخش لاہوری (۱۰) القول الصحیح از مفتی محمد امید علی خاں وغیرہا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی حکمتیں:

علامہ سعیدی صاحب علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان سے نازل کرنے کی حسب ذیل حکمتیں ہیں:

۱۔ یہود کے اس زعم اور دعوی کا رد کرنا کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نازل کر کے ان کے جھوٹ کو ظاہر فرما دے گا۔

۲۔ جب ان کی مدت حیات پوری ہونے کے قریب ہوگی تو زمین پر ان کو نازل کیا جائے تا کہ ان کو زمین میں دفن کیا جائے جو مٹی سے بنایا گیا ہو اس میں یہی اصل ہے کہ اس کو اس مٹی میں دفن کیا جائے گا۔

۳۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات اور آپ کی امت کو دیکھا تو اللہ سے دعا کی کہ وہ آپ کو ان میں سے کر دے اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور آپ کو باقی رکھا حتی کہ آخر زمانہ میں نازل ہونگے۔

۴۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے نصاریٰ کے جھوٹے دعوؤں کا رد ہوگا جو وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کرتے رہے وہ ان کو خدا یا خدا کا بیٹا کہتے ہیں اور یہ کہ یہودیوں نے ان کو سولی دی اور وہ مرنے کے تین دن بعد زندہ رہے۔

۵۔ [illegible] نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی بشارت دی تھی اور مخلوق کو آپ کی تصدیق اور اتباع کی [illegible] دی تھی اس لیے خصوصیت کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نازل فرمایا۔ (تبیان القرآن، ج ۲، ص ۲۱۲)

[illegible] ۱۵، رجب المرجب ۱۴۲۵ھ، طائف [illegible]

